سرورِ دو عالم ﷺ
کی
نبوّت کے دلائل

www.KitaboSunnat.com

سرور عالم ﷺ کے ایمان افروز اور نشاط آفریں معجزات‘
بشارات اور حیران کن پیشین گوئیوں پر مشتمل

از

ابو مسعود عبدالجبار

الهادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سرورِ عالم ﷺ کے ایمان افروز اور نشاط آفریں معجزات،

بشارات اور حیران کن پیشین گوئیوں پر مشتمل

سیّد الاوّلین و الآخرین

کی

نبوت کے دلائل و براہین

از

ابو مسعود عبد الجبار سلفی

مؤسس مرکز تفہیم القرآن والسنہ

جامع مسجد سعد بن ابی وقاص چوک حجرہ شاہ مقیم، ضلع اوکاڑہ

الھادی للنّشر والتوزیع

۳۸۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور

Ph: 0423-7361473

Mob: 0345-7492334, 0300-6609226

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— سیّد الاوّلین والآخرین کی نبوت کے دلائل وبراہین

مصنف ——— ابومسعود عبدالجبار سلفی

سال اشاعت ——— 2011

ایڈیشن ——— اوّل

ناشر ——— الهادی للنشر والتوزیع

الهادی للنشر والتوزیع

۳۸- غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph: 0423-7361473

Mob: 0345-7492334, 0300-6609226

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ مقدمہ ۱۱

باب اول: سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر آپؐ کے اخلاق اور کردار کی شہادتیں

❀ حضرت رسول کریم ﷺ کا وصف جود وسخا ۲۰

❀ حضرت رسول کریم ﷺ کا وصف عفو وحلم ۲۷

❀ حضرت رسول کریم ﷺ کا خلق زہد وورع ۳۴

❀ حضرت رسول کریم ﷺ کا وصف تواضع ۴۵

❀ حضرت رسول کریم ﷺ کی خشیت وعبادت ۵۱

باب دوم: حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت پر گزشتہ الہامی کتابوں اور نبیوں اور ان کے امتیوں کی شہادتیں

❀ یسعیاء نبی کی شہادت ۶۰

❀ شاہ حبشہ نجاشی کی شہادت ۶۳

❀ توحید پرست نصرانیوں کی شہادتیں ۷۰

❀ حضرت موسیٰ اور حبقوق کی شہادتیں ۷۵

❀ حجی نبی کی شہادت ۷۷

❀ یہودیوں کے ممتاز عالم عبداللہ بن سلام کی شہادت ۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مستجاب الدعوات یہودی بزرگ کی شہادت ۸۴

باب سوم: نبوت محمدیہ کا تابندہ و پائندہ معجزہ

❀ سردار قریش ولید بن مغیرہ کا اعتراف حق ۹۳
❀ سربراہ قریش عتبہ بن ربیعہ کا اعتراف حق ۹۳
❀ یورپین مستشرقین کے اعترافات ۹۴

باب چہارم: اللہ تعالیٰ کا آپؐ کی دعاؤں کا قبول فرمانا

❀ ایک اعرابی کی درخواستِ دعا اور اس کی قبولیت ۱۰۶
❀ حضرت انس بن مالک کے لیے آپؐ کی دعا اور اس کی قبولیت ۱۰۸
❀ ایک تاجر کے لیے برکت کی دعا اور اس کی قبولیت ۱۰۹
❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے آپؐ کی دعا اور اس کی قبولیت ۱۱۰
❀ حضرت عبداللہ بن عباس ہاشمی قریشی کے لیے آپؐ کی دعا اور اس کی قبولیت . ۱۱۳
❀ کفار قریش کی بدتمیزیوں پر آپؐ کی بددعا اور اس کی قبولیت ۱۱۷
❀ عتیبہ بن ابی لہب ہاشمی قریشی کے متعلق آپؐ کی بددعا اور اس کی قبولیت ۱۱۸
❀ ایک متکبر کے گستاخانہ جواب پر آپؐ کی بددعا اور اس کی قبولیت ۱۱۹
❀ آپؐ کی تسلی و تشفی کو مسترد کرنے والے بدو پر آپؐ کی بددعا اور اس کی قبولیت . ۱۲۰

باب پنجم: اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کریم ﷺ کی حفاظت کرنا

❀ سرداران قریش کا آپؐ کے قتل کا معاہدہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا انہیں بے ہمت کر دینا ۱۲۶
❀ ابو جہل ملعون کا آپؐ کی طرف بڑھنا اور فرشتوں کا روکنا ۱۲۷
❀ جنگ اُحد میں اللہ تعالیٰ کا آپؐ کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو بھیجنا ۱۲۸
❀ اللہ تعالیٰ کا آپؐ کو ام جمیل زوجہ ابی لہب کی بدکلامی سے بچانا ۱۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ سفر ہجرت میں اللہ تعالیٰ کا آپ کی حفاظت کرنا ۱۳۰
❀ اللہ تعالیٰ کا آپ کو صفوان بن امیہ اور عمیر بن وھب کے گھناؤنے منصوبے سے بچانا ۱۳۳
❀ اللہ تعالیٰ کا آپ کو یہودی عورت کے زہریلے گوشت سے بچانا ۱۳۶
❀ اللہ تعالیٰ کا آپ کو غورث بن حارث کے وار سے بچانا ۱۳۷

باب ششم: آپؐ کے لعاب مبارک اور پھونک سے مریضوں کا شفایاب ہونا

❀ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کا شفایاب ہونا ۱۴۰
❀ حضرت سلمہؓ بن اکوع کی کٹ جانے والی ٹانگ کا صحیح وسلامت ہو جانا ۱۴۱
❀ حضرت عبداللہؓ بن عتیک کی شکستہ ٹانگ کا فوراً ٹھیک ہونا ۱۴۱
❀ خثعمیہ خاتون کے بیٹے کا عقیل وفہیم ہو جانا ۱۴۲
❀ محمدؓ بن حاطبؓ کے جلے ہوئے بازوؤں کا فوراً درست ہو جانا ۱۴۳

باب ہفتم: معجزات رسول ﷺ

❀ پہلا معجزہ: شق قمر ۱۴۶
❀ دوسرا معجزہ: کھجور کے درخت کا چل کر سامنے آنا ۱۴۹
❀ تیسرا معجزہ: دو درختوں کا آپؐ کی فرمانبرداری کرنا ۱۵۰
❀ چوتھا معجزہ: ایک درخت کا آپؐ کے اشارے پر چلتا ہوا آنا ۱۵۱
❀ پانچواں معجزہ: آپؐ کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا ۱۵۱
❀ چھٹا معجزہ: جمادات کا آپؐ کو سلام کرنا ۱۵۴
❀ ساتواں معجزہ: پہاڑی کیکر کا تین مرتبہ شہادتین کی گواہی دینا ۱۵۵
❀ آٹھواں معجزہ: کھجور کے تنے کا بلک بلک کر رونا ۱۵۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم: حضرت رسول کریم ﷺ کی دعا اور لعاب کی برکت سے مأکولات و مشروبات کی مقدار کا بڑھ جانا

- قلیل سی کھجوروں کا سینکڑوں من بڑھ جانا ۱۵۹
- صاع بھر آٹے اور اندازاً چار کلو گوشت کا ہزار آدمیوں کو کفایت کر جانا ۱۶۰
- صاع بھر آٹے اور بکری کی کلیجی کا ایک سو بیس آدمیوں کو کفایت کر جانا ۱۶۲
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کھجوروں میں برکت کا حیرت انگیز قصہ ۱۶۳
- چند کلو اناج سے چودہ سو آدمیوں کا سیر ہو جانا ۱۶۴
- اناج کی چھوٹی سی ڈھیری کا ہزاروں مجاہدین کو کافی ہو جانا ۱۶۵
- جَو کے آٹے کی چند روٹیوں کا ستر یا اسی صحابہ کو کافی ہو جانا ۱۶۶
- گھونٹ بھر کلی کی برکت سے چند گھونٹ پانی کا منوں کے حساب سے بڑھ جانا ... ۱۶۸
- پیالہ بھر پانی کا تین سو (۳۰۰) صحابہ کو کافی ہو جانا ۱۷۰
- پیالہ بھر دودھ کا ستر اصحاب صفہ کو کافی ہو جانا ۱۷۲
- ثرید بھرے برتن میں کھانے کا بڑھتے جانا اور تقریباً تین سو (۳۰۰) صحابہ کے لیے کافی ہونا ۱۷۳
- اڑھائی تین من اناج سے ایک سو چالیس آدمیوں کا اندازاً اڑھائی سو من اناج لے جانا ۱۷۴
- حضرت رسول کریمؐ کی انگشتان مبارک سے پانی کے چشمے کا موجزن ہونا ۱۷۵
- حضرت رسول کریمؐ کے تیر کی برکت سے کنویں کا موجزن ہونا ۱۷۷
- آپؐ کے روئے انور کی دھون سے چشمے کا موجزن ہونا ۱۷۸
- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا صاع بھر جَو سے مدت دراز تک آٹا پیس کر کھانا ۱۷۹
- نصف وسق جَو کو پورے گھر والوں کا طویل مدت تک کھاتے رہنا ۱۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اُم مالک کے مشکیزے میں ہر وقت گھی کا موجود رہنا 179
❀ اللہ کی طرف سے برکت کی بنا پر انگشتان مبارک سے پانی موجزن ہونا 180
❀ انگشتان مبارک سے موجزن ہونے والے پانی سے پندرہ صد (1500) صحابہ کا سیر ہونا 181
❀ تھوڑے سے پانی کے کثیر ہونے کا ایک اور واقعہ 183
❀ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے دودھ کا اتر آنا 183
❀ حضرت کے ہاتھ کی برکت سے ان جفت بکری کے تھنوں میں دودھ کا رواں ہونا 184
❀ آپؐ کے ہاتھوں کی برکت سے نخلستان کا پہلے سال ہی پھل دار ہو جانا 185

باب نہم: آپ کی پیش گوئیاں جو آپ کی زندگی میں سچ ثابت ہوئیں

❀ آندھی کے طوفان کی پیش گوئی 188
❀ فارسیوں پر رومیوں کے غلبے کی پیش گوئی 189
❀ خفیہ خط کی پیش گوئی 193
❀ حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی شہادتوں کی پیش گوئی . 194
❀ شیطان کے چوری کے لیے آنے کی پیش گوئی 194

باب دہم: آپؐ کی وہ پیش گوئیاں جو آپ کی رحلت کے بعد سچ ثابت ہوئیں

❀ پیش گوئیوں پر مشتمل خطبہ 196
❀ بحری جہاد میں اُم حرامؓ کی شہادت کی پیش گوئی 198
❀ غزوہ تبوک میں کی جانے والی پیش گوئیاں 201
❀ سیدنا اویسؒ قرنی کی آمد کی پیش گوئی 203
❀ پہاڑ سے آگ نکلنے کی پیش گوئی 205
❀ جھوٹے مدعیان نبوت کی پیش گوئی 207

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بنو ثقیف سے ایک کذاب اور ایک مبیر کے خروج کی پیش گوئی ۲۱۰
- منکرین حدیث کے نمودار ہونے کی پیش گوئی ۲۱۱

باب یازدہم: حضرت رسول کریم ﷺ کی اپنے معاصرین کے بارے میں چند پیش گوئیاں

- عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے چھ صحابہ کی شہادت کی پیش گوئی ۲۱۵
- سیدۃ نساء العالمین کے کان میں آپ کی اپنی رحلت کی پیش گوئی ۲۱۸
- اُم المؤمنین میمونہ بنت حارث کی مکہ سے باہر وفات کی پیش گوئی ۲۱۹
- سیدنا ابوعبداللہ حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیش گوئی ۲۲۰
- اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کی پیش گوئی ۲۲۰
- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی تنہائی میں وفات کی پیش گوئی ۲۲۱
- شاہ حبشہ کی وفات کی خبر کی پیش گوئی ۲۲۳
- کفار قریش کے میدان بدر میں قتل کی پیش گوئی ۲۲۴
- سردار مکہ امیہ بن خلف کے قتل کی پیش گوئی ۲۲۵
- ابولہب ہاشمی قریشی کے کفر پر مرنے کی پیش گوئی ۲۲۶
- ایک جانباز کے جہنمی ہونے کی پیش گوئی ۲۲۸
- ایک منافق کی موت کی پیش گوئی ۲۲۹
- غلبۂ روم کی پیش گوئی ۲۳۱

باب دوازدہم: حضرت رسول کریم ﷺ کی اپنی امت کی فتوحات کی خوش خبریاں

- پہلی خوش خبری ۲۳۴
- دوسری خوش خبری ۲۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ تیسری خوش خبری ۲۳۶
❀ چوتھی خوش خبری ۲۳۷
❀ پانچویں خوش خبری ۲۴۰
❀ چھٹی خبر ۲۴۲
❀ ساتویں خوش خبری ۲۴۴
❀ آٹھویں خوش خبری ۲۴۵
❀ نانویں خبر ۲۴۶
❀ دسویں خوش خبری ۲۴۸
❀ گیارھویں خوش خبری ۲۴۸
❀ بارھویں خوش خبری ۲۵۰
❀ تیرھویں خوش خبری ۲۵۱
❀ چودھویں خوش خبری ۲۵۴
❀ پندرھویں خوش خبری ۲۵۶
❀ سولہویں خوش خبری ۲۵۹
❀ سترھویں خوش خبری ۲۶۰

باب سیزدہم: حضرت رسول کریم ﷺ کا فتنوں کی خبریں دینا

❀ پہلا فتنہ: شہادت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ۲۶۲
❀ دوسرا فتنہ: جنگ صفین ۲۶۳
❀ تیسرا فتنہ: ظہور خوارج ۲۶۵
❀ چوتھا فتنہ: جنگ جمل ۲۶۸
❀ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی منقبت ۲۶۹
❀ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی منقبت ۲۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہاردہم: حضرت رسول کریم ﷺ کا قربِ قیامت کی علامات بیان کرنا

❀ پہلی علامت اور اس کا ظہور ۲۷۲
❀ دوسری علامت اور اس کا ظہور ۲۷۴
❀ تیسری علامت ۲۷۵
❀ چوتھی علامت ۲۷۵
❀ پانچویں علامت ۲۷۶
❀ چھٹی علامت ۲۷۷
❀ ساتویں علامت ۲۷۸
❀ آٹھویں علامت ۲۷۹
❀ نانویں علامت جو نبوت محمدیہ کی سچائی کی حیران کن دلیل ہے ۲۷۹
❀ دسویں علامت ۲۸۳
❀ گیارھویں علامت ۲۸۴
❀ بارھویں علامت ۲۸۵
❀ تیرھویں علامت ۲۸۶
❀ چودھویں علامت ۲۸۶
❀ پندرھویں علامت ۲۸۶
❀ سولھویں علامت ۲۸۷
❀ سترھویں علامت ۲۸۸
❀ اٹھارھویں علامت ۲۸۹
❀ انیسویں علامت ۲۹۰
❀ بیسویں علامت ۲۹۱
❀ اکیسویں علامت ۲۹۳
❀ بائیسویں علامت ۲۹۴
❀ دعوت ایمان و اپیل شرم وحیا ۲۹۶

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ عَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَ بعد۔

جب سے اللہ تعالیٰ نے دعائے خلیلؑ اور نوید مسیحؑ سیدنا و مرشدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تاجِ ختم نبوت پہنا کر اولاد آدم کی سیادت کا اعزاز بخشا ہے اس وقت سے پیروان یہودیت و مسیحیت حسداً و بغضاً پیچ و تاب کھا رہے ہیں انہیں اس بات پر بڑا دکھ ہے کہ براق نبوی (دین محمدی)، خرِ عیسیٰ (دین مسیحیت) سے کیوں آگے بڑھ رہا ہے اور وہ فرانس و امریکہ، اٹلی و برطانیہ وغیرہ یورپی ممالک میں کیوں فروغ پا رہا ہے اور اس کے پیروان روز بروز کیوں بڑھتے جا رہے ہیں وہ اس خطرے سے لرزہ براندام ہیں کہ اگر اشاعت اسلام کی رفتار اسی طرح جاری رہی تو وہ دن دور نہیں جب غُلامان محمدؐ یورپ کی اسمبلیوں میں اکثریت حاصل کر لیں گے اور جس اسلام کو ہم مسلم ممالک میں نافذ نہیں ہونے دے رہے وہ اسے یورپ میں نافذ کر دکھائیں گے جب انہوں نے صلیبی جنگیں برپا کر کے دیکھ لیا کہ وہ اسلام کو ختم نہیں کر سکے تو اپنے تربیت یافتہ مستشرقین کو تشکیک و ارتیاب کے ہتھیاروں سے مسلح کر کے مسلمان ملکوں میں بھیج دیا تا کہ وہ تعدد ازواج، حدیث کی تشریعی حیثیت اور متشبہات کو موضوع بحث بنائیں اور مسلمانوں کو نور و بشر اور حاضر و ناظر میں الجھا دیں اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیں چنانچہ وہ وقتی طور پر اس میں کامیاب بھی ہوئے اور مسلمان مجاہدین کو وہابی قرار دے کر مسلمانوں کو ان کی حمایت سے پیچھے ہٹانے میں کامیاب بھی ہو گئے لیکن وہ ان کے سینوں سے محمد رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی عظمت نہ مٹا سکے۔ اب انہوں نے پیغمبر اسلام اور اس کے غلاموں کی شہرت و عظمت کو داغدار کرنے کے لیے خاکے بنانے شروع کر دیئے ہیں اور انہیں دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے لیکن

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
کہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (الصف: ۹)

''وہ اللہ کے نور (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ اپنے نور کو پورا کرنا چاہتا ہے اگرچہ کافر برا سمجھیں۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین برا سمجھیں۔''

انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب مسلمان قائدین سعیدہ وارثی کی طرح یورپ کی اسمبلیوں کے رکن بنیں گے اور کینیڈین مسلمانوں کی طرح یورپی شہروں کے لارڈز میئرز بنیں گے اور ڈاکٹر ذاکر اے نائیک اور یوسف اسلام اور محمد یوسف کرکٹر کی طرح اسلام کے مبلغ بنیں گے۔

کیونکہ ان کے سینوں پر سیدنا و مرشدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور ان کی نبوت و رسالت پر ایمان، پتھر پر لکیر کی طرح ثبت ہے، تحقیقی اعتبار سے بھی اور تقلیدی اعتبار سے بھی، حسی اعتبار سے بھی اور معنوی اعتبار سے بھی اور اس کی بنیادی وجہ مسلم سکالرز کی وہ تصانیف ہیں جو نبوت محمدیہ کے دلائل و براھین سے بھری ہوئی ہیں اور مسلمان انہیں شب و روز پڑھتے پڑھاتے اور سنتے سناتے ہیں۔ اور جن سعید روحوں کو اس مبارک موضوع پر لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان میں سرفہرست امام بخاری،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم، امام آجری، امام بیہقی، امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، سید سلیمان ندوی، مولانا بدر عالم میرٹھی اور ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار جیسی مایہ ناز ہستیاں ہیں۔ انہوں نے اس موضوع پر گرانقدر نگارشات سپرد قلم کی ہیں اور حق ادا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور انہیں سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائے۔ (آمین)

میری یہ کاوش دراصل مؤخر الذکر مؤلف ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کی کاوش کا نقش ثانی ہے، میں نے بڑی جانفشانی سے نقش اول کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے اسے برصغیر پاک و ہند کے پسندیدہ اسلوب بیان میں ترتیب دیا ہے اور اس میں متذکرہ بالا مؤلفین کی نگارشات کو جہاں مناسب سمجھا وہاں شامل کیا ہے اور اس کتاب کی موجودہ ترتیب کچھ اس طرح ہے۔

پہلے باب میں حضرت رسول کریم ﷺ کی لاثانی سیرت پیش کی گئی ہے جو آپؐ کی نبوت و رسالت پر اپنی دلیل آپ ہے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جیسی سعید روحوں نے آپؐ کے انہی اوصاف جمیلہ کا مشاہدہ کر کے ایمان قبول کیا تھا اور فرمایا تھا

رُوحِي الْفِدَاءُ لِمَنْ أَخْلَاقُهُ شَهِدَتْ
بِأَنَّهُ خَيْرُ مَوْلُودٍ مِنَ الْبَشَرِ
عَمَّتْ فَضَائِلُهُ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا
عَمَّ الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ آيَاتٌ مُبَيِّنَةٌ
كَانت بَدِيهَتُهُ تُغْنِي عَنِ الْخَبَرِ

حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت بلال، حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے سابقون الاولون نے آپؐ کے کردار کو دیکھ کر ہی آپؐ کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان قبول کر لیا تھا۔ لہٰذا میں نے پہلے باب میں آپ کی سیرت کی تابندہ جھلکیاں پیش کی ہیں تا کہ متلاشیانِ حق انہیں پڑھ کر اندازہ کر سکیں کہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کو ایسی توفیق کہاں کہ وہ سرد راتوں میں نرم و گرم بستر چھوڑ کر ساری ساری رات مصلیٰ پر گزاریں۔

دوسرے باب میں ہم نے سابقہ الہامی کتابوں اور امتیوں کی شہادتوں کو جگہ دی ہے اور واضح کیا ہے کہ انبیاء کی نبوات کی معرفت رکھنے والے قیصر روم، نجاشی حبشہ، مقوقس مصر وغیرہ سربراہانِ ممالک نے کس طرح آپ کی نبوت کی سچائی کو پرکھا اور آپ کی خدمت میں ہدایا پیش کیے اور لوگوں کو آپ پر ایمان لانے کی ترغیب دی۔

تیسرے باب میں ہم نے آپ کی نبوت و رسالت کی عظیم اور زندہ جاوید شہادت کے تذکرے کو جگہ دی ہے اور وہ ہے معجزہ خالدہ قرآن کریم، جس کی بابت خود رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ، اِلَّا قَدْ اُوْتِیَ مِنَ الْآیَاتِ مَا مِثْلُهٗ آمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ، وَ اِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ))

''نبیوں میں سے کوئی بھی نبی ایسا نہ ہوگا جسے اس قدر معجزات نہ دیئے گئے ہوں جو عالم بشریت کو ایمان لانے کے لیے کافی ہوتے ہیں (اس اصول کے تحت) جو معجزہ مجھے عطا ہوا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ نے میری طرف کی ہے اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ میں قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ امتیوں والا ہوں گا۔''

یہ معجزہ اس اعتبار سے سب سے بڑا اور پائیدار معجزہ ہے کہ اس کے علاوہ باقی معجزات وقتی تھے مثلاً داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا، موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدھا بن جاتا تھا، عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے کی شکل کا مجسمہ بناتے اور پھر اس میں پھونک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے حقیقی پرندہ بن کر اڑنے لگتا تھا اور حضرت رسول کریم ﷺ کی انگلیوں سے چشمۂ آب رواں ہو جاتا تھا اور آپ کی کُلی سے کڑوا کنواں میٹھا ہو جاتا تھا علاوہ ازیں سینکڑوں معجزات جن میں سے چند معجزات اس کتاب میں بھی بیان ہوئے ہیں لیکن یہ سب وقتی ضرورت تھے جب ضرورت نہ رہی تو یہ ناپید ہو گئے اور آج دنیا میں ان کا حقیقی وجود نہیں ہے جبکہ معجزہ قرآن اپنی اصل شکل میں زندہ ہے اور ابد تک زندہ رہے گا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت صادقہ کی شہادت دیتا رہے گا۔

چوتھے باب میں ہم نے آپ ﷺ کے استجابت دعا جیسے معنوی معجزات کو بیان کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ پے در پے دعاؤں کا قبول ہونا بھی انبیاء کے دعوائے نبوت کی سچائی کی دلیل ہوتا ہے اور جھوٹے نبیوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کے دعوے سچے ہوتے ہیں مرزا قادیانی کی مثال ہمارے سامنے ہے اس کی پیش گویاں جھوٹی ثابت ہوئیں اور اس کی دعائیں رائیگاں ہو گئیں۔

پانچویں باب میں ہم نے حفاظت نبی کے وعدے اور اس کی سچائی کو جگہ دی ہے اور ثابت کیا ہے کہ جھوٹا نبی اپنی حفاظت کے لیے سپیشل گارڈز رکھتا ہے کیونکہ اسے اللہ کے وعدے پر یقین نہیں ہوتا جبکہ سچا نبی، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت ھودؑ اور صالحؑ کی طرح اپنی قوم کے لوگوں میں تن تنہا پھرتا ہے اور علی الاعلان ان کے غلط عقائد اور چال چلن پر تنقید کرتا ہے اور وہ اس کو دھمکیاں دیتے ہیں لیکن اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

چھٹے باب میں ہم نے آپؐ کے لعاب مبارک اور پھونک سے شفایاب ہونے والے مریضوں کے تذکروں کو جگہ دی ہے اور ثابت کیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لعاب مبارک اور پھونکوں سے شفایاب ہونے والے مریضوں کی تعداد حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں شفا پانے والوں سے کہیں زیادہ ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر طرح سے احترام کے مستحق ہیں تو ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ان سے بھی زیادہ احترام کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحق ہیں۔

ساتویں اور آٹھویں باب میں ہم نے آپ کے حسی معجزات درج کیے ہیں اور آپ کے معجزات کے بیان پر مشتمل یہ ابواب بڑے ہی ایمان افروز ہیں۔

نانویں باب سے لے کر چودھویں باب تک ہم نے آپ کی ایسی پیش گوئیاں بیان کی ہیں جنہیں لوگوں نے روز روشن کی طرح پورا ہوتے دیکھا اور دیکھ رہے ہیں آخر میں ہم نے دعوت ایمان کے عنوان پر ایمان افروز بیان کو جگہ دی ہے اور اس میں کارلائل، شیکسپیئر، گبن، رینالڈ اور ہربرٹ سپنسر جیسے شعراء و ادباء اور فلاسفہ و مؤرخین کے مدوحین گوئٹے اور مارٹن، ول ڈیورنٹ اور ہیل کے منصفانہ بیانات کے تراجم درج کیے ہیں۔ تاکہ انہیں پڑھ کر اہل ایمان کے ایمان مضبوط ہوں اور غیر مسلم، اسلام کی طرف راغب ہوں۔ میں شکر گزار ہوں پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن صاحب ریسرچ سکالر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کہ مجھے اس کتاب کی تیاری میں قدم بقدم ان کی رہنمائی حاصل رہی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے پیش رو مؤلف ڈاکٹر منقذ السقار کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائے اور ان ائمہ و محدثین کو بھی جن کی کتابوں سے ہم نے استفادہ کیا ہے اور محترم ڈاکٹر عبداللہ الفیصل جیسے مخلصین اور محسنین کو بھی جن کے مخلصانہ تعاون سے کتاب ہذا منصہ شہود پر آئی ہے اور ان محبان رسول کو بھی جو جذبہ ایمان سے سرشار ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ آمین

ابو مسعود عبدالجبار سلفی
ڈاہر تحصیل دیپالپور
ضلع اوکاڑہ

۶۔ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بروز منگل

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر آپؐ کے اخلاق اور کردار کی شہادتیں

تمہید

حضرت رسول کریم ﷺ کے لاثانی اوصاف اور کریمانہ اخلاق آپ کی نبوت حقہ پر شاہد عدل ہیں کیونکہ اس طرح کے کمالات اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں اور امتیازی عطیات تسلیم کیے جاتے ہیں اور دانشمندانِ انسانیت کو آپؐ کی نبوت پر ایمان لانے کے لیے یہی کمالات کافی ہوتے ہیں وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اللہ پر جھوٹ بول کر نبوت کا دعویٰ کرنے والے شخص کے مقدر میں ایسے کمالات نہیں ہوتے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صادق نبی کے صدق اور کاذب متنبّی کے کذب پر دلائل کے انبار موجود ہوتے ہیں۔

لہٰذا جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ثابت ہوا تو وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے افضل اور علم و دین میں سب سے اکمل ثابت ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور نبیوں سے کوئی شخص افضل ہو نہیں سکتا صلوٰت اللہ علیہم وسلامہ ......اور اگر مدعی نبوت، جھوٹا ثابت ہوا تو وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بڑا کافر اور بدترین ثابت ہوا......

جس طرح ایک (سچا نبی عمدہ اخلاق اور حمیدہ افعال کے) اعلیٰ درجات پر فائز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اس طرح ایک (کاذب متنبی) رزیل عادات اور گندے افعال کے جوہڑ کی سب سے نیچے والی تہہ میں غرق ہوتا ہے، ان دونوں کے احوال اور اخلاق کو جاننے والے لوگوں کے سامنے ایک کے سچا نبی ہونے اور دوسرے کے جھوٹا متنبی ہونے کے واضح دلائل اور براہین ہوتے ہیں (اور وہ ان دونوں کے درمیان واضح فرق کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں)۔

لہٰذا جس طرح انبیاء کرام کی سچائی پر دلالت کرنے والے دلائل اور آثار متنوع اور بے شمار ہیں اس طرح جھوٹے مدعیان نبوت کے جھوٹ پر دلالت کرنے والے دلائل اور براہین بھی متنوع اور بے شمار ہوتے ہیں۔ [1]

دلائل نبوت کی اس نوع کی بنا پر ہی سابقین إلی الاسلام میں سے پہلا گروہ (مثلاً سیدنا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ) آپؐ پر ایمان لے آیا حالانکہ ابھی تک آپؐ کے دست مبارک پر واضح معجزات آشکار نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ اہل زمین میں سے پہلی شخصیت جو آپؐ پر ایمان لائی وہ سیدۃ خدیجہؓ تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر کے لاثانی اوصاف اور عمدہ اخلاق اور حد درجہ کی مہر و وفا سے آپ کی نبوت صادقہ پر استدلال کیا اور جب رسول کریم ﷺ غار حراء سے کانپتے ہوئے تشریف لائے تو انہوں نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

((كَلَّا وَاللهِ مَايُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ))

''اللہ کی قسم خطرے کی کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، کیونکہ آپؐ صلہ رحمی برتتے ہیں اور دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، اور نادار کو کما کر روزینہ فراہم کرتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے کاموں

---

[1] الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح (۱/ ۱۲۷۔۱۲۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔"[1]

دیکھئے سیدہ خدیجہؓ نے آپؐ کے کریمانہ طور اطوار کو ہی آپؐ کی سچی رسالت اور نبوت کی دلیل قرار دیا اور اس سلسلے میں آپؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے۔

﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (القلم: ۴)

"کہ یقیناً آپ محسن خلق کے عظیم درجے پر فائز ہیں۔"

حضرت خدیجہؓ کے علاوہ بھی بہت سے عقلاء نے آپؐ کے کریمانہ اخلاق اور عمدہ اوصاف کو آپؐ کے دعوئے نبوت کی سچائی کے لیے کافی سمجھا۔ ایسے لوگوں میں سے ایک شخص ہرقل کے نام سے مشہور ہے جو اس دور کی سپر پاور سلطنت روما کا حکمران تھا اور نبوات کی تاریخ سے پوری طرح واقف تھا بلکہ وہ اپنے دور کا شہرہ آفاق عالم بھی تھا، جب اسے حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کا حال معلوم ہوا تو اس نے، اس دور کے عظیم دشمن اسلام ابوسفیان قرشی اموی سے آپؐ کے ذاتی اوصاف اور اخلاق کے متعلق سوالات کیے اور جب اس نے اپنے سوالات کے جوابات کی روشنی میں آپؐ کی سچائی پہچان لی تو یوں گویا ہوا۔

((فَإِنْ كَانَ مَاتَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنِّيْ أَخْلِصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ)) [2]

"اگر حالات اور واقعات ایسے ہی ہیں جیسے تو کہتا ہے تو عنقریب وہ میرے ان قدموں کی جگہ کا مالک بن جائے گا اور میں اتنا تو جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے لیکن میرے گمان میں یہ نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا

---

[1] بخاری ح (۴)۔ مسلم ح (۱۶۰)

[2] بخاری ح (۷)۔ مسلم ح (۱۷۷۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر میں جان لیتا کہ میرے وہاں جانے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے تو میں وہاں جانے کی تکلیف برداشت کرتا اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے قدموں کو دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔'' چنانچہ ذیل میں آپؐ کے ایسے کریمانہ اوصاف کا تذکرہ پیش خدمت ہے جو بداہتاً آپؐ کی نبوت و رسالت کی دلیل و برھان ہیں اور عقلائے زماں انہی اوصاف پر غور کر کے آپؐ کی رسالت پر ایمان لائے تھے۔

حضرت رسول کریم ﷺ کا وصف جود و سخا

آپؐ کی عمدہ ترین صفات میں سے ایک صفت آپ کا کریم اور فیاض ہونا ہے، آپؐ جود و کرم کے بحر ذخار تھے آپ کو مال و دولت بانٹتے دیکھ کر گمان ہوتا تھا کہ انہیں سونا چاندی ہاتھ آنے کی کوئی خوشی نہیں اور ہاتھ سے جانے کا کوئی غم نہیں، آپؐ سب لوگوں سے بڑھ کر کریم اور سب سے زیادہ سخی و فیاض تھے آپؐ کے وصف سخاوت کو آپ کے چچا زاد حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یوں بیان کیا ہے۔

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ)) [1]

''حضرت رسول کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ فیاض اور سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب جبرئیل علیہ السلام آپؐ سے ملاقات کرنے آتے تو آپؐ کی سخاوت روز افزوں تیز سے تیز تر ہوتی چلی جاتی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات آپؐ سے ملاقات کرنے آتے اور آپؐ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے، ان دنوں آپؐ طوفانی ہوا کی طرح (چاروں طرف) سخاوت کے جھکڑ چلا دیتے۔

[1] بخاری ح (۶)۔ مسلم ح (۲۳۰۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک انصاریؓ آپ کے ساتھ بطور خادم دس سال رہے وہ فرماتے ہیں کہ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ حَسَنَ الناسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ "حضرت نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے حسین اور سب سے زیادہ دلیر اور سب سے زیادہ فیاض تھے۔" ❶

اور جو کوئی انسان اس کا ثبوت سننا چاہتا ہو تو اسے بگوش ہوش سن لینا چاہیے حضرت رسول کریم ﷺ غزوہ حنین سے واپس آ رہے تھے کہ لوگ مال و زر کی طلب میں آپؐ سے چمٹ گئے لیکن آپؐ جوں جوں اُن پر مال و زر نچھاور کرتے چلے گئے ان کا ہجوم بڑھتا ہی گیا۔ یہاں تک کہ آپؐ پیچھے ہٹتے ہٹتے پہاڑی کیکر کی اوٹ میں جانے پر مجبور ہو گئے اور آپؐ کی چادر مبارک بھی اچک لی گئی اور آپ کھڑے ہو کر ان سے کہنے لگے۔

((اَعْطُوْنِیْ رِدَائِی ، لَوْکَانَ لِیْ عَدَدَ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَلَا کَذُوْبًا وَلَا جُبَانًا)) ❷

"مجھے میری چادر تو واپس دے دو اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد برابر اونٹ ہوتے تو میں وہ تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ تو بخیل پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔"

آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کچھ مانگنے کے لیے آیا، آپ ﷺ نے اسے جواب دیا اب تو میرے پاس کچھ نہیں البتہ میرے حوالے سے اپنی مطلوبہ چیز خرید لے، جب میرے پاس کوئی روپیہ پیسہ آیا تو میں اس کی قیمت ادا کردوں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول جب ایک چیز آپ کے پاس موجود نہیں تو اللہ نے آپ کو اس کی ادائیگی کا مکلف نہیں بنایا۔

حضرت رسول کریم ﷺ کو حضرت عمرؓ کی یہ بات اچھی نہ لگی تو ایک انصاری

---

❶ بخاری ح (۲۸۲۰)

❷ بخاری ح (۲۸۲۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ خرچ کیجیے اور عرش والے سے اس بات کا خوف نہ کیجیے کہ وہ آپ کو تنگدست کر دے گا۔

یہ بات سن کر آپ ﷺ مسکراء دیئے اور انصاری بزرگ کی اس بات سے آپؐ کے چہرے میں سرور کی لہریں موجزن ہو گئیں پھر آپؐ نے فرمایا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ ❶

باوجودیکہ آپؐ کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا پھر بھی آپؐ نے قرض لیکر اس پر سخاوت کردی اس سے بڑی سخاوت اور کیا ہو سکتی ہے۔

آپؐ کے پاس انصاروں کا ایک وفد آیا اور آپؐ سے مال وزر کا سوال کرنے لگا آپؐ نے اسے مال عطا فرمایا اس نے پھر سوال کیا۔ آپؐ نے پھر عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ آپؐ کے پاس کچھ نہ بچا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔

((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يَعِفَّهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ ، وَمَنْ يَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)) ❷

''میرے پاس مال موجود ہو تو میں اسے تم سے بچا کر نہ رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے اور جو شخص لوگوں کی دولت سے بے نیازی اور استغناء اپنانے کی نیت کر لے تو اللہ اسے بے نیازی اور استغناء نصیب کر دیتا ہے اور جو کوئی صبر کی خوبی اختیار کرنے کی نیت کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کر دیتا ہے اور کوئی انسان صبر سے بہتر اور کشادہ عطیہ پا نہیں سکتا۔''

آپؐ کے پاس ایک عورت چادر لیکر حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسولؐ میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بُنی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ آپ اسے زیب تن فرمائیں، حسنِ اتفاق سے آپ کو اس طرح کی چادر کی ضرورت بھی تھی۔ چنانچہ آپؐ

---

❶ تهذيب الآثار الطبري (١٦٨) شمائل ترمذی (٣٥٠) مسند بزار ٢٧٤

❷ مالك (١٨٨٠)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وہ چادر قبول فرمائی اور آپؐ اسے زیب تن کر کے ہمارے ہاں تشریف لائے، اسی دوران ہم میں سے ایک شخص اسے ٹٹول کر کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول یہ چادر مجھے پہنا دیجیے آپؐ نے فرمایا۔ٹھیک ہے (میں ایسا ہی کردوں گا)

چنانچہ آپ ہمارے درمیان تھوڑی دیر تشریف فرما رہے پھر گھر جا کر اسے تہہ کر کے واپس لے آئے اور اسے سائل کی جھولی میں ڈال دیا۔ایک آدمی نے یہ دیکھ کر اس شخص سے کہا تو نے اچھا نہیں کیا۔ تجھے پتہ تو ہے کہ آپ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے اور آپ ﷺ کو بذات خود اس کی ضرورت بھی تھی اس نے کہا۔اللہ کی قسم میں نے اس چادر کا سوال اس لیے نہیں کیا کہ اسے زیب تن کروں، بلکہ میں نے تو اپنے کفن کے لیے اس کا سوال کیا ہے۔ (1)

جی ہاں، آپ ﷺ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے تھے اور اس وقت بھی سخاوت کرتے جب آپ ﷺ خود ضرورت مند ہوتے تھے کسی شاعر کا درج ذیل شعر صحیح معنوں میں آپؐ کی ذات بابرکات کے لیے موزوں ہے۔

هُوَ الْبَحْرُ مِنْ اَيِّ النَّوَاحِي أَتَيتَهٗ
فَلُجَّتُهٗ الْمَعْرُوفُ وَالْبَحْرُ سَاحِلُهٗ
تَرَاهُ إِذَا مَا جِئْتَهٗ مُتَهَلِّلاً
كَأَنَّكَ تُعْطِيهِ الَّذِي أَنْتَ سَائِلُهٗ
وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي كَفِّهٖ غَيْرُ رُوحِه
لَجَادَ بِهَا فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ سَائِلُهٗ

”وہ سخاوت کا دریا ہیں لہٰذا جس سمت سے تمہارا جی چاہے آجایا کرو اس میں ہر وقت سخاوت موجزن رہتی ہے اور دریا محض ساحل کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے جب تم اس کے پاس (مانگنے کے لیے) آؤ تو اسے مسکراتا ہوا پاؤ گے گویا

(1) بخاری ح (۵۸۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اس سے کوئی چیز مانگنے کے لیے نہیں بلکہ دینے کے لیے آ رہے ہو (یعنی وہ تمہیں مال عطا کر کے اتنا خوش ہوتا ہے جتنا تم حاصل کر کے خوش ہوتے ہو) اگر ان کے ہاتھ میں ان کی روح کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو تو وہ اپنی روح کی ہی سخاوت کر دیں گے لہذا سوال کرنے والے کو اللہ سے ڈرنا چاہیے۔"

آپ کے جود و کرم کی بہتات کی وجہ سے حضرت جابرؓ کو کہنا پڑا۔

((مَاسُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ شَیْئٍ قَطُّ فَقَالَ۔ لَا)) ❶

"ایسا کبھی نہیں ہوا کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے جب کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپؐ نے "نہیں" کہہ کر عذر کر دیا ہو۔"

غزوہ حنین کے بعد ایک آدمی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دو پہاڑوں کے درمیان چرنے والی بکریاں مانگ لیں۔ آپؐ نے لحہ بھر توقف کیے بغیر اسے عطا کر دیں تو وہ شخص اپنی قوم کے پاس آ کر کہنے لگا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ اللہ کی قسم (حضرت) محمد ﷺ اس قدر داد و دہش کرتے ہیں گویا انہیں تنگدستی کا خوف ہی نہیں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ آدمی محض دنیا حاصل کرنے کی خاطر مسلمان ہو جاتا لیکن پھر اس کی یہ حالت ہو جاتی کہ اسے اسلام دنیا و ما علیہا سے محبوب ہو جاتا۔ ❷

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے بعد سردار مکہ صفوان بن امیہ اموال غنیمت کے درمیان چل رہا تھا، اچانک اس کی نگاہ اونٹوں، بھیڑوں اور بکریوں کے ریوڑوں پر پڑی اور وہ انہیں دیکھتا ہی رہ گیا، ادھر حضرت رسول کریم ﷺ بھی اسے اپنی نظروں سے تاڑ رہے تھے، آپؐ نے اس کی تعجب بھری نگاہ کو ملاحظہ فرما کر اس سے پوچھا اے ابو وہب کیا یہ جانوروں بھری وادی تجھے پسند ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہ وادی اور جو کچھ اس میں ہے یہ تیرے لیے

---

❶ بخاری ح (۶۰۳۴)۔ مسلم ح (۲۳۱۱)

❷ مسلم ح (۲۳۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ صفوان نے کہا۔ سچے نبی کے سوا اور کوئی انسان اس طرح کی سخاوت نہیں کرسکتا۔
اور فوراً گویا ہوا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

چنانچہ قریش کا یہ دانش مند اور سردار شخص فقط یہ سوچ کر مسلمان ہوگیا کہ اس قدر کثیر مال، اتنی خوش دلی کے ساتھ سوائے سچے نبی کے اور کوئی نہیں دے سکتا، اس نے آپؐ کے بے انتہا جود و کرم اور کشادہ دلی کو آپؐ کی نبوت و رسالت کی دلیل قرار دیا۔

آپؐ کی سخاوت کسی طرح کی شخصی مصلحت کے تابع نہ تھی اور نہ ہی کسی کے ساتھ زیادہ یا کم تعلق کے مطابق ہوتی تھی آپؐ نے فرمایا:

((اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ، خَشْیَةَ اَنْ یَّكُبَّهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ)) ◆

"کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں کسی ایک آدمی پر مال نچھاور کر دیتا ہوں حالانکہ اس کا غیر مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں اللہ اسے جہنم میں اوندھا نہ گرا دے۔"

آپؐ کے جود و کرم کی ایک انوکھی صورت حضرت جابر بن عبداللہؓ کی زبانی سنیے وہ فرماتے ہیں کہ میں کسی غزوہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا، آپؐ نے فرمایا۔ اے جابر کیا تو اپنا اونٹ مجھے ایک دینار میں فروخت نہیں کر دیتا؟ اور اللہ تجھے بخش دے گا۔

میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول جب میں مدینہ پہنچ گیا تو یہ اونٹ آپ کا ہی ہوگا مگر بلا قیمت۔

آپؐ نے پھر فرمایا۔ کیا تو دو دیناروں کے بدلے یہ اونٹ مجھے فروخت نہیں کرسکتا؟ اور اللہ تجھے بخش بھی دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ اونٹ آپ کا ہی ٹھہرا، البتہ مدینہ پہنچ کر اور بلا قیمت۔

آپؐ اس طرح مسلسل دیناروں میں اضافہ کرتے چلے گئے اور ہر دینار پر وَاللّٰهُ

◆ بخاری ح (۲۷)۔ مسلم ح (۱۵۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَغْفِرُ لَكَ کہتے چلے گئے حتی کہ آپؐ نے بیس طلائی دیناروں کی پیش کش کر دی۔

جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو میں نے اونٹ کی مہار پکڑی اور اسے لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہو گیا۔ آپؐ نے بلال سے فرمایا: اے بلال اسے مال غنیمت سے بیس دینار دے دے۔ ❶

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں وہ اونٹ لے کر ایک یہودی کے پاس سے گذرا اور اسے اپنا قصہ سنایا تو وہ تعجب کرتا ہوا کہنے لگا۔ اس نے تجھ سے اونٹ خریدا اور قیمت ادا کر دی اور پھر تجھے وہی اونٹ ھبہ بھی کر دیا؟ میں نے کہا۔ ہاں۔

وہ تعجب کیوں نہ کرتا، ایک شخص ایک آدمی سے اونٹ خریدتا ہے اور اس کا بھاؤ بڑھاتا چلا جاتا ہے پھر اس کو اونٹ کی قیمت بھی ادا کر دیتا ہے اور پھر اسے اونٹ بھی ھبہ کر دیتا ہے، ایسا تو وہی کر سکتا ہے جس کی اللہ نے تربیت کی ہو اور تربیت کا حق ادا کر دیا ہو ورنہ عام لوگ تو کجا خاص لوگ بھی عموماً ایسا نہیں کرتے۔

❀❀❀

---

❶ ابن ماجہ ح (۲۲۰۵)۔ احمد ح (۱۳۸۳۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسول کریم ﷺ کا وصفِ عفو وحلم

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کریمانہ اخلاق اور عمدہ اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے خندہ روئی اور خوش گفتاری، نرم مزاجی اور حلم و بردباری میں کوئی شخص، آدمؑ تا عیسیٰؑ، آپ کا ثانی نہ تھا تمیں جتنی انسانوں جتنی طاقت رکھنے کے باوجود آپؐ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاوف کردیتے تھے اور کسی جاھل کی جہالت کا بدلہ جہالت سے نہ دیتے تھے بلکہ تحمل اور بردباری سے کام لیتے تھے آپؐ کا ہر طرح کا قول و فعل نفسانیت سے پاک تھا آپ ﷺ جو کچھ بھی کرتے، صرف اللہ کے لیے کرتے تھے، حدیث شریف میں آیا ہے۔

((ما انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ اِلاَّ اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا)) [1]

"حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا ہاں اگر اللہ کی حرمت پامال ہوئی تو آپؐ نے اللہ کی خاطر انتقام لیا۔"

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔

((لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سِبَابًا وَلاَ فَحَّاشًا وَلاَ لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ؟ تَرِبَ جَبِينُهُ)) [2]

"حضرت نبی کریم ﷺ نہ تو کسی کو گالی دیتے تھے اور نہ بدگوئی کرتے تھے نہ

---

[1] بخاري ح (۳۲۹۶)۔ مسلم ح (۳۲۹۴)

[2] بخاري ح (۲۰۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی پر لعنت کرتے تھے، اور جب کبھی ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو یوں فرماتے ،اسے کیا ہوا؟اس کی جبین خاک آلود ہو۔''

ایک مرتبہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

((لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا ولا مُتَفَحِّشًا وَلاَصَخَّابًا فی الْأَسْوَاقِ ، وَلاَيَجْزِیْ بالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ)) ❶

''حضرت نبی کریم ﷺ نہ تو ارادتاً بدگوئی کرتے تھے اور نہ غیر ارادی طور پر بد زبانی کرنے والے تھے اور نہ ہی آپؐ بازاروں میں چیخ وپکار کر گفتگو کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ عفوودرگزر سے کام لیتے تھے۔''

قرآن سے قبل نازل ہونے والی سماوی کتب میں آپؐ کی یہی صفات مذکور ہیں چنانچہ صحیح بخاری (۲۱۲۵) میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی قریشی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

((وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرٰةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ۔۔۔ لَيْسَ بِفَظٍ وَلاَ غَلِيظٍ ، وَلاَ سَخَّابٍ فِي الْاَ سْوَاقِ وَلاَ يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا۔ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا ، وَآذَانًا صُمًّا وقُلُوبًا غُلْفًا))

''اللہ کی قسم حضرت نبی کریم ﷺ اپنی بعض قرآنی صفات سے تورات میں بھی موصوف ہیں۔۔۔ کہ نہ تو آپؐ سخت مزاج ہوں گے اور نہ پتھر دل اور نہ ہی بازاروں میں شوروغل کرنے والے ہوں گے اور نہ برائی کا دفاع برائی

---

❶ ترمذی ح (۲۰۱۶)۔ صحیح مشکاۃ المصابیح (۵۸۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کریں گے بلکہ درگذر سے کام لیں گے اور معاف کر دیا کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک ان کی روح قبض نہ کرے گا جب تک اس کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دے اور لوگ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه نہ کہنا شروع کر دیں۔ اور اللہ اس کلمہ کے ساتھ بند آنکھوں اور بہرے کانوں اور ڈھکے دلوں کو کھول نہ دے۔"

صحابی موصوف نے سچ فرمایا۔ حضرت یشعیا نبی کی طرف منسوب سفر میں مذکور ہے کہ وہی میرا بندہ ہے جس کو میں تقویت دوں گا، وہ میرا چنیدہ ہے اس سے میں مسرور ہوں، اس پر میں نے اپنا روح نازل کیا ہے، امتوں کے لیے حق نکلے گا نہ وہ چیخے گا اور نہ بلند (آواز) ہوگا اور نہ گلیوں میں اس کی آواز سنائی دے گی۔۔۔ وہ جو چراغ کی ہلکی سی لو کی طرح ہے بجھے گا نہیں (پیغمبر بر) حق امان والی جگہ کی طرف نکلے گا اور جب تک وہ (دین) حق کو زمین میں رکھ نہ دے، شکستہ نہ ہوگا اور نہ اس کو کسی کے رحم وکرم پر چھوڑے گا، جزیرے اس کی شریعت کا انتظار کریں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ اللہ جو رب ہے خالق سماوات ہے نے فرمایا ہے۔ [1]

آپ کے عفو و حلم کا مظاہرہ غزوہ حنین کے بعد تقسیم غنائم کے موقعہ پر سامنے آیا اس موقعہ پر آپ ﷺ نازک الایمان مسلمانوں کو اسلام پر مضبوط کرنے کے لیے کشادہ دلی سے اموال غنیمت عطا کر رہے تھے۔ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ پر نا انصافی اور جانبداری کا بہتان لگاتے ہوئے کہا۔ اس تقسیم میں اللہ کی رضا جوئی کو مدنظر نہیں رکھا گیا اس شخص کی اس بات کو سن کر آپ کو بڑا غصہ آیا اور اس کا اثر آپؐ کے چہرہ انور پر نظر آنے لگا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

((یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰی ، قَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ)) [2]

حضرت موسیٰ پر اللہ رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ایذاء پہنچائی گئی تو انہوں

---

[1] یسعیا: ۴۲/ ۱۔۴

[2] بخاری ح (۳۴۰۵)۔ مسلم ح (۱۰۶۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صبر کیا۔

چونکہ آپ کو بھی اللہ نے ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ (الحجر : ۸۵) کہہ کر صبر کرنے کا حکم دیا تھا لہذا آپؐ نے صبر کا مظاہرہ کیا۔

ایک دفعہ آپؐ اپنی مسجد میں داخل ہو رہے تھے اور ابھی درمیان میں پہنچے ہی تھے کہ ایک اعرابی نے پیچھے سے آپ کی چادر مبارک کو زور سے کھینچ لیا، آپ کی چادر موٹی اور کھردری تھی اس لیے آپؐ کی گردن مبارک رگڑ کی وجہ سے سرخ ہو گئی پھر وہ بڑی بد تمیزی سے بولا۔

اے محمد، میرے یہ دونوں اونٹ اناج سے بھر دے کیونکہ یہ مال نہ تیرا ہے، نہ تیرے باپ کا۔

آپؐ نے فرمایا۔نہیں، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، جب تک تو میری گردن سے چادر کھینچنے کا قصاص نہ دے گا تب تک میں تیرے اونٹ اناج سے نہ بھروں گا۔

اعرابی کہنے لگا۔نہیں، اللہ کی قسم میں قصاص نہ دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔جب ہم نے اعرابی کی بات سنی تو اس کی طرف لپکے اچانک آپؐ کی نظر ہم پر پڑی تو آپؐ نے فرمایا۔

جو کوئی میری بات سن رہا ہے اسے میں تاکید کرتا ہوں وہ اپنی جگہ کھڑا رہے یہاں تک کہ میں اسے وہاں سے چلنے کا حکم دوں۔

پھر آپؐ نے ایک آدمی سے کہا اس کے ایک اونٹ کو جو اور ایک کو کھجوروں سے بھر دو۔ بعد ازاں آپؐ نے صحابہ کو حکم دیا واپس چلے جاؤ۔ [1]

امام سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپؐ اپنے کمال حسن خلق کی وجہ سے یکسر معاف کر دیتے تھے۔اور اس طرح کی احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اگر آپؐ کو

---

[1] نسائی ح (۴۷۷۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات عطا نہ بھی ہوتے تو آپؐ کے یہ اخلاق بھی آپؐ کی نبوت کی دلیل تھے ◆۱

قرآن حکیم میں آپؐ کے اسی وصفِ جمیل کا تذکرہ درجہ ذیل آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾

(آل عمران: ۱۵۹)

''یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ تو ان کے لیے نرم ہے اور اگر تو درشت مزاج اور پتھر دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے اردگرد سے جدا ہو جاتے ہیں ان کو معاف کر اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کر اور درپیش معاملے میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو پختہ ارادہ کرے تو اللہ پر توکل کر بیشک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

آپؐ کے کمال حلم و بردباری کا یہ عالم تھا کہ ایک بدو جو مسجد کی حرمت سے واقف نہ تھا اس نے مسجد کے ایک کونے میں بیشاب کرنا شروع کر دیا، صحابہ کرام اسے ڈانٹتے ہوئے اٹھے تو آپؐ نے انہیں روک دیا اور فرمایا۔ اسے بے اطمینان نہ کرو اسے چھوڑ دو۔ تو صحابہ کرام نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے معلم کے انداز میں سمجھایا کہ یہ مساجد (اللہ کی عبادت کی جگہیں ہوتی ہیں) ان میں بول و براز کرنا جائز نہیں ہے، یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز اور قرآن پڑھنے کے لیے ہیں۔

پھر آپؐ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ پانی کا ڈول لیکر اس پر بہا دے۔ چنانچہ وہ آدمی گیا اور اس پر پانی کا ڈول بہا آیا۔ ◆۲

◆۱ شرح السندی علی النسائی (۸/ ۳۴)

◆۲ بخاری ح (۲۲۱)۔ مسلم ح (۲۸۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے قرض لیا۔ وہ شخص (مدت مقررہ سے پہلے) قرض دی ہوئی چیز لینے آ گیا اور بڑی بدتمیزی سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگا، صحابہ کرام اسے بدتمیزی کا مزا چکھانے کے لیے اٹھے لیکن آپؐ نے انہیں روک دیا اور فرمایا۔

اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا کہ قرض خواہ کا مقروض کو سخت سست کہنا روا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا۔ اس کیلئے اونٹ خریدو اور اس کے ہاتھ میں دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں یہاں جو اونٹ بھی نظر آ رہا ہے وہ اس کے اونٹ سے بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ چلو اچھا ہی خرید کر اسے دے دو تم میں سے بہتر انسان وہ ہے اچھے طور سے قرض ادا کرلے۔ [1]

چنانچہ آپؐ نے اس آدمی کو اس کے بُرے انداز کا بدلہ بُرے انداز سے نہیں دیا بلکہ اسے معاف کر دیا اور درگزر فرمایا اور اس کے ساتھ احسان کیا اور اُدھار لی گی چیز سے بہتر چیز واپس کی اور قرآن کے اس حکم کی پوری پوری تعمیل کی کہ:

﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

(آل عمران: ۱۳۴)

''اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اس طرح کا درگزر اور اس طرح کی بردباری درحقیقت نبوت کے ایسے لباس ہیں جو اللہ نے اپنے برگزیدہ اور چنیدہ حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو پہنچائے ہیں تاکہ یہ آپؐ کی نبوت و رسالت کی ایک اور دلیل بن جائیں۔

امریکی مستشرق واشنگٹن افرنگ اپنی کتاب ''حیات محمدؐ'' میں فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت نبی کریم ﷺ کے عفو عام پر نوٹ لکھتا ہے کہ

---

[1] بخاری ح (۲۳۹۰)۔ مسلم ح (۱۶۰۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اہل مکہ سے برتاؤ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ آپ نبی مرسل ہیں نہ کہ فاتح کمانڈر، آپؐ نے اپنے ہم وطنوں سے اس وقت رحمت وشفقت کا برتاؤ کیا جب آپؐ (ہر اعتبار سے) طاقتور مقام پر فائز تھے لیکن آپ کی فتح ونصرت، رحمت وعفو میں بدل گئی۔

((قَالُوا عَنِ الْاِسْلَامِ لِلشَّیْخِ عَمادُالدِّیْنَ)) ❶

❀❀❀

---

❶ خلیل (ص۔۱۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسول کریم ﷺ کا زہد و ورع

حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آپ کو آخرت سے دل چسپی اور دنیا سے مکمل طور پر بے رغبتی تھی خدانخواستہ اگر آپ ﷺ کذب وافتراء سے کام لیکر نبوت کا دعویٰ کرنے والے ہوتے تو اپنے کاز کے نام پر بہت سی دولت اکٹھی کر لیتے۔ جس طرح کہ ہمارے برصغیر پاک و ہند کے بے شمار پیران طریقت، واقفان رموز شریعت کر رہے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کا حال یہ تھا کہ جب آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چند صاع جو کے بدلے آپ ﷺ کی زرع ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی پائی گئی لہذا ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کا دنیا سے بے رغبت ہونا اور آخرت پر قانع ہونا آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے۔

اس پہلو پر گفتگو شروع کرنے سے قبل ہم گذشتہ انبیائے کرام کے حالات پر غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انبیاء اللہ کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ اپنی دعوت پر کسی طرح کی اجرت کا سوال نہیں کرتے سورہ یٰسین میں مؤمن آل یاسین کے قول پر غور کرو وہ اپنی قوم کو انبیائے کرام پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہوئے کہتا ہے۔

﴿قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ○ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○﴾ (یٰسین)

''اس نے کہا: اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو، ان پیغمبروں کی پیروی کرو جو اپنی دعوت پر اجرت کا سوال نہیں کرتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔''

لہٰذا ثابت ہوا کہ انبیائے کرام کی لوگوں کی اجرت سے بے رغبتی اور بے نیازی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سچے انبیاء ہونے کی دلیل ہے۔

آیئے اب ہم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے طرز زندگی کا مطالعہ کریں اور سوچیں کہ آیا یہ طرز زندگی کسی جھوٹے مدعی نبوت کا ہوتا ہے یا اس سچے نبی کا ہوتا ہے جسے اللہ نے اخلاق عالیہ سے آراستہ کیا ہو۔

حضرت نبی کریم ﷺ زاہدانہ زندگی کو ترجیح دیتے تھے اور اللہ سے دعا کرتے تھے کہ وہ انہیں زاہدوں میں رکھے۔ آپ ﷺ کی تنہائیوں میں یہ دعا ہوا کرتی تھی۔

((اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا ، وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھنا اور مسکین مارنا اور قیامت کے دن مساکین کے گروہ کے ساتھ اٹھانا۔''

آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو اس بات کا اختیار دیا کہ آپ ﷺ پسند کریں تو آپ ﷺ کو زمین میں بادشاہت دے دی جائے اگر پسند کریں تو قوت لایموت پر گذارا کرنے والا بنا دیا جائے تو آپ ؐ نے دنیاوی مال وجاہ وطمطراق کی بجائے زہد کو پسند فرمایا، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے آکر کہا۔ اے محمد مجھے تیرے ربّ نے تیری طرف بھیجا ہے۔ اس نے تجھ سے پوچھا ہے کہ میں تجھے بادشاہ نبی بناؤں یا بندہ رسول؟ حضرت جبرائیلؑ نے مشورہ دیا۔ اے محمد اپنے رب کے سامنے تواضع اختیار کر۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں بندہ رسول بننا پسند کرتا ہوں۔ ❷

اور جب حضرت نبی کریم ﷺ کی گھریلو معیشت کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں عجیب صورت حال نظر آتی ہے آپ ؐ اللہ تعالیٰ کے رسول اور ساری مخلوق سے چنیدہ ہونے کے باوجود گھر میں کوئی ایسی چیز نہ رکھتے جس سے اپنی بھوک مٹا سکیں

❶ ترمذی ح (۲۳۵۲)۔ ابن ماجہ ح (۴۱۲۶)

❷ مسند احمد ح (۷۱۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔

((مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ طَعَامٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى قُبِضَ)) ❶

''کہ آلِ محمد ﷺ آپ ﷺ کی زندگی میں تین دن تک بھی کھانا سیر ہو کر نہیں کھا سکے''

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس معمولی قسم کی کھجوریں بھی نہ تھیں جن سے آپؐ اپنی بھوک مٹا سکیں۔ ❷

اور آپ کو جب کبھی کھانا ملتا تو وہ بھی جو کی روٹی پر مشتمل ہوتا حضرت عبد اللہ بن عباسؓ جو حسن اتفاق سے آپؐ کے صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ آپؐ کے چچا زاد بھائی بھی تھے فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عِشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ)) ❸

''کہ حضرت رسول اللہ ﷺ پے در پے کئی راتیں بھوکے بسر کرتے تھے کیونکہ آپؐ کے گھر والوں کے پاس عشاء کو کھانے کے لیے کوئی چیز موجود نہ ہوتی تھی اور زیادہ تر آپؐ کی روٹی جو کے آٹے کی ہوتی تھی۔''

اور وہ بھی اس قدر کم کہ آپؐ پوری طرح سیر بھی نہ ہو پاتے اور یہ جو کا آٹا بھی عمدہ نہ ہوتا تھا کیونکہ اس میں چھان شامل ہوتا تھا۔

حضرت سہل بن سعد سے پوچھا گیا کہ آیا حضرت رسول اللہ ﷺ جو کا چھنا ہوا آٹا کھایا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے معبوث ہونے کے بعد آخری دم تک چھنا ہوا آٹا دیکھا بھی نہ تھا۔

ان سے پوچھا گیا کہ پھر تم بے چھانا آٹا کیسے کھا لیتے تھے؟

---

❶ بخاری ح (۵۳۷۴)

❷ مسلم ح (۲۹۷۸)

❸ ترمذی ح (۲۳۶۰)۔ مسند احمد ح (۲۳۰۳)۔ ابن ماجہ ح (۳۳۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے جواب دیا کہ ہم جو پیس کران پر پھونک مارتے اور جو اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا ہم اس میں پانی ڈال کر بھگو لیتے اور کھا لیتے (بخاری ۵۴۱۳) حضرت عائشہؓ اپنے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کرتی ہیں کہ اے میرے بھانجے ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے تب تک حضرت رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی۔

انہوں نے پوچھا: خالہ جان پھر تمہاری گذر بسر کس چیز پر ہوتی تھی؟

ام المومنین نے فرمایا۔ دو سیاہ چیزوں پانی اور کھجور پر اور پھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے انصار پڑوسی دودھ والی اونٹیاں اور بکریاں رکھا کرتے تھے وہ تحفتاً دودھ بھیج دیا کرتے تھے جو ہم لوگ نوش کر لیتے۔ [1]

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ کو روسٹ کی ہوئی بکری کا گوشت پیش کیا گیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلے گئے لیکن جو کی روٹی سے بھی سیر نہ ہوئے۔ [2]

ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر میں بھوک مٹانے کے لیے داخل ہوتی ہے تو اسے آپ ﷺ کے گھر میں کیا ملا ہے؟

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ میں نے وہ کھجور اسے دے دی تو اس نے اس کے دو حصے کر دیئے اور اپنی دو بیٹیوں کو کھلا دی اور خود کچھ بھی نہ کھا سکی اور اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضرت نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اور میں انہیں یہ خبر سناتی ہوں تو آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) [3]

جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی مسئلہ سے دو چار ہو گیا تو یہ اس کے لیے جہنم

---

[1] بخاری ح (۵۴۱۴)

[2] بخاری ح (۵۴۱۴)

[3] بخاری ح (۱۴۱۸)۔ مسلم ح (۲۶۲۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ڈھال بن جائیں گی۔

ایک مرتبہ ایک مہمان حضرت رسول کریم ﷺ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور آپؐ کے گھر میں اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہیں ملتا تو آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے گھروں میں کھانا طلب کرنے کے لیے ایک آدمی کو بھیجتے ہیں تو آگے سے جواب ملتا ہے کہ ہمارے گھروں میں پانی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر مجبوراً آپ کو صحابہ کرام سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ ❶

ادھر آپؐ کے گھر کا یہ حال ہے اور اُدھر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے سوال کر رہے ہیں۔

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقَ آلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)) ❷

''اے اللہ آل محمد کو قوت لا یموت عطا فرمایا۔''

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے بقدر سدرمق روزی طلب کر رہے ہیں یعنی ایسی روزی جس سے بدن میں قوت موجود رہے اور کسی سے سوال نہ کرنا پڑے۔اس طرح کی روزی سے انسان مالداری اور تنگدستی کی آفات سے بچا رہتا ہے۔ ❸

اگر آپؐ کے گھر کا اثاثہ پوچھنا چاہتے ہو تو سنیئے آپؐ اپنے صحابہ کی طرح ہی زندگی بسر کرتے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں، آپؐ کا وہ تکیہ جس پر آپ ﷺ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ رنگ دار چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس کے اندر کھجور کے ریشے بھرے ہوئے تھے۔ ❹

آپؐ کا بستر ایک چٹائی پر مشتمل تھا اور اس کے ریشوں کے نشانات آپؐ کے جسم

---

❶ بخاری ح (۳۷۹۸)۔ مسلم ح (۲۰۵۴)

❷ بخاری ح (۶۴۶۰)

❸ فتح الباری (۱۱/ ۲۹۹)

❹ بخاری ح (۶۴۵۶)۔ مسلم ح (۲۰۸۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک پر نظر آ جایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ گھر میں سو کر اٹھے تو آپؐ کے بدن مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے ہم نے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسولؐ ہم آپؐ کے لیے ایک نرم بستر بنا دیں؟ تو آپؐ نے فرمایا:

((مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)) ❶

''میرا دنیا سے سروکار بس ایسا ہی ہے جیسے کوئی مسافر کسی درخت کے نیچے ذرا ستانے کے لیے لیٹا اور پھر چل دیا۔''

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ آپؐ کے گھر میں داخل ہوئے، اس وقت آپ ﷺ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور اس کے نشانات آپ کی کروٹ پر نمایاں دکھائی دے رہے تھے اور آپؐ کے خزانے میں ایک صاع (اڑھائی کلوگرام) برابر جَو پڑے ہوئے تھے اور ایک کونے میں درخت کے کچھ پتے پڑے تھے، انہیں دیکھ کر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو امڈ آئے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابن خطاب کیوں روتے ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے پیارے رسولؐ میں کیوں نہ روؤں، اس چٹائی کے نشان آپؐ کے پہلو پر نظر آ رہے ہیں اور آپؐ کے خزانے میں صاع جو کے علاوہ اور کوئی چیز نظر نہیں آ رہی جبکہ قیصر و کسریٰ نہروں اور پھلوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپؐ تو اللہ کے رسول اور اس کے چنیدہ انسان ہیں اور آپؐ کے خزانے میں اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابنِ خطاب کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ہم راضی ہیں۔ ❷

ایک انصاری عورت آپؐ کے گھر میں داخل ہوئی اس کی نگاہ آپؐ کے بستر پر

---

❶ ترمذی ح (۲۳۷۷)

❷ بخاری ح (۴۹۱۳)۔ مسلم ح (۱۴۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی جو کھردرا تھا وہ اپنے گھر گئی اور ایک نرم و ملائم بستر اٹھا کر آپ کے گھر لے آئی جب آپؐ نے وہ بستر دیکھا تو حضرت عائشہ سے فرمایا۔ اے عائشہ یہ بستر واپس کر دے۔ اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو اللہ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے وہ بستر واپس کر دیا۔ [1]

سو آپ نے اپنے رب کے حکم کے مطابق کفایت شعاری اور زہد سے زندگی بسر کی اور آپؐ سارے انسانوں سے بڑھ کر زاہد ثابت ہوئے اور آپؐ نے اپنی ازواج مطہرات کو بھی اختیار دے دیا کہ وہ یا تو آپؐ کے ساتھ زاہدانہ زندگی بسر کریں یا پھر اچھے طریقے سے جدا ہو جائیں اور اپنے آباؤ اجداد کے گھر چلی جائیں لیکن انہوں نے ہر حال میں آپؐ کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تو ابتداء مجھ سے کی اور فرمایا میں تیرے سامنے ایک بات رکھنے والا ہوں لہٰذا اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا اور اپنے ماں باپ سے مشورہ کر کے جواب دینا پھر آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ○ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ○﴾

''اے نبی، اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے اگر تم دنیا کی زندگانی اور زیبائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں بساط بھر ساز و سامان دیتا ہوں اور تمہیں اچھی طرح رخصت کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت میں گھر کی طلب گار رہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکوکار عورتوں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

---

[1] بیھقی۔ شعب الایمان (۱۴۴۹)۔ الزھد۔ امام احمد (۷۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اس معاملے میں، اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں؟

میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں اس کے بعد دیگر ازواج مطہرات نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ طاہرہ نے دیا تھا۔ ❶

آپ ؐ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا آپ ؐ کے سامنے چکی سے آٹا پیسنے کی مشقت کا شکوہ کر کے آپ ؐ سے ایک خادم یا خادمہ کی درخواست کرتی ہے تا کہ اپنے ذمہ کام کا بوجھ ہلکا کر سکے، اسے کیا جواب ملتا ہے؟

اسے اپنے شفیق اور مہربان باپ کی طرف سے جواب ملتا ہے، کیا میں تم دونوں (علیؓ و فاطمہؓ) کو خادم سے اچھا عمل نہ بتاؤں؟ جب تم دونوں اپنے بستروں پر سونے لگو تو تینتیس ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ ❷

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے باپ اور ان جیسے مومنین سے اس بات کا شعور حاصل کر لیا تھا کہ آخرت کا گھر دنیا کے گھر سے بہتر ہے۔ ایک دن سیدہؓ اپنے باپ ؐ کے پاس جو کی روٹی کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ ؐ نے وہ ٹکڑا تناول کیا اور فرمایا:

((هَذَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلَهُ أَبُوكِ مُنْذُ ثَلَاثٍ)) ❸

''یہ تین دنوں کے بعد یہ پہلا کھانا ہے، جو تیرے باپ نے کھایا ہے۔''

دستور کے مطابق دن گذرتے چلے گئے اور مسلمانوں کا فقر و فاقہ مالداری میں بدلنا شروع ہو گیا، اس صورت حال کو دیکھ امیر مصر سیدنا عمرو بن العاصؓ خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔

((ما اَبْعَدَ هَدْيُكُمْ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ ﷺ أَمَاهُوَ فَكَانَ اَزْهَدُ

---

❶ بخاری ح (۴۷۸۶)۔ مسلم ح (۱۴۷۵)

❷ بخاری ح (۶۳۱۸)

❸ مسند احمد ح (۱۲۸۱۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتُمْ أَرْغَبُ النَّاسِ فِيهَا)) ❶

"لوگو تمہارا طور طریقہ حضرت نبی کریم ﷺ کے طور طریقے سے کس قدر دور چلا گیا ہے۔ وہ تو سب لوگوں سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبت تھے اور تم سب سے زیادہ اس میں رغبت کرنے لگے ہو۔"

ایک مرتبہ آپ ؐ نے جبل احد کی طرف دیکھا اور اپنے صحابہ کرام سے فرمایا۔ یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے تو میں پھر بھی پسند نہ کروں گا کہ اس سے کوئی دینار تین دن سے زیادہ عرصہ تک میرے گھر میں پڑا ہے مگر وہ دینار جو میں نے قرض کی ادائیگی کے لیے رکھا ہوا ہو۔ اس کے بعد آپ ؐ نے فرمایا۔ مالدار ہی نادار ہوں گے مگر وہ مالدار جنہوں نے اپنا مال اپنے سامنے اور اپنے داہنے اور بائیں طرف بیٹھنے والوں پر خرچ کر دیا۔ ❷

اس سلسلے میں سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک حیران کن قصہ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے گھر میں سونے کی ڈلی رہ گئی۔ آپ ؐ نے پوچھا! اے عائشہ سونے کی ڈلی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا کہ وہ موجود ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا۔ وہ لے آ۔

چنانچہ میں اسے لیکر حاضر ہوئی اور آپ ؐ کے دست مبارک پر رکھ دی۔ آپ ؐ نے اسے نیچے پھینک کر فرمایا:

((مَا ظَنَّ مُحَمَّدٌ بِاللّٰهِ لَوْلَقِيَ اللّٰهَ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ))

"اگر محمد اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ یہ اس کے پاس موجود ہو، تو اس کا اللہ کے متعلق کیا گمان ہوگا؟!" اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔ ❸

آپ ؐ نے لاثانی زہد اور ورع اس لیے اختیار فرمایا کہ آپ ؐ نے اپنے صحابہ کرام کو دنیا میں میانہ روی اختیار کرنے کی وصیت کی اور آپ ؐ کی وصیت اس وقت ہی اثر کر سکتی

---

❶ مسند احمد ح (۱۷۳۵۴)

❷ بخاری ح (۲۳۸۸)۔ مسلم ح (۹۴)

❸ مسند احمد (۲۴۹۶۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی جب آپ ﷺ ان سے بڑھ کر زاہد ہوتے حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں۔

((إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا أَنْ يَكُوْنَ بُلْغَةُ أَحَدِنَا مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ)) [1]

"اللہ کے رسولؐ نے ہم سے ایک عہد لیا کہ ہم میں ہر مسلمان کا دنیا سے اتنا ہی حصہ ہونا چاہیے جتنا کسی مسافر کو منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے درکار ہوتا ہے۔"

جب آپؐ نے دنیا کو چھوڑا تو آپؐ کے گھر والوں کے لیے کیا کچھ موجود تھا؟ اس کا جواب اُم المومنین جویریہؓ کے بھائی حضرت عمرو بن حارثؓ سے سنیئے وہ فرماتے ہیں۔

((مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً)) [2]

"حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت اپنے گھر نہ تو کوئی درہم چھوڑا نہ دینار، نہ کوئی غلام نہ لونڈی، نہ کوئی اور چیز ہاں ایک سفید خچر اور ہتھیار اور زمین موجود تھی جسے آپؐ نے صدقہ کر دیا تھا۔"

امام احمد رحمہ اللہ اپنے مسند میں روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپؐ کی زرع تیس صاع جو کے بدلے ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔ [3]

جس طرح حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں دنیا سے بے رغبتی اختیار کیے رکھی تھی اس طرح اپنے بعد بھی دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کا نفع اپنے گھر

---

[1] مسند احمد ح (۲۳۱۹۹)

[2] بخاری ح (۲۷۳۹)

[3] احمد (۲۷۱۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں یا رشتہ داروں کو پہنچتا ہو آپؐ نے فرمایا:

((لَا نُوَرِّثُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)) ◆

''ہم کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔''

اب ہمارا بھی حق بنتا ہے کہ ہم منکرین نبوت محمدیہؐ سے سوال کریں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت سے کونسا دنیاوی مفاد حاصل کیا؟

آپؐ نے اپنی دعا اور تمنا کے مطابق مساکین کی طرح زندگی بسر کی آپؐ عام طور معمولی قسم کی کھجوریں اور بن چھنے جَو کی روٹیاں تناول کرتے رہے اور آپ کا تکیہ اور بستر آپ کے زہد اور دنیا سے بے رغبتی پر شاہد عدل ہے۔

شاعر نے کیا خوب فرمایا

کسریٰ کا تاج روندنے کو پاؤں تلے
لیکن گھر میں بوریا کھجور کا بچھا ہوا

❀❀❀

◆ بخاری ح (۳۰۹۴)۔ مسلم ح (۱۷۵۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسول کریم ﷺ کا وصف تواضع

کہنے والا بڑی آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ بسا اوقات دینی پیشوا عوام الناس کی نگاہوں میں بلند مقام حاصل کرنے کے لیے زہد اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کے ہاں اس سے بڑی لذت اور کیا ہو سکتی ہے کہ لوگ ان کی طرف انگلیوں سے اشارے کر کے کہیں ادھر دیکھو وہ فلاں شخصیت جا رہی ہے، چنانچہ وہ اس شہرت اور عظمت کو حاصل کرنے کے بڑے صبر سے فقر و فاقہ برداشت کر لیتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے سجادہ نشیں اور مشائخ کے سینے تکبر کی غلاظت سے بھرے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھوں کو بوسے دلوانے کی غرض سے زہد کی نمائش کراتے ہیں۔ جبکہ اللہ کے سچے انبیاء علیہم السلام اس طرح کی چاہتوں سے پاک ہیں ان میں زہد کے ساتھ ساتھ تواضع اور فروتنی بھی ہوتی ہے اور اس تواضع سے اللہ کے ہاں ان کی وجاہت اور رفعت شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا مندرجہ ذیل یادگار واقعات آپ ﷺ کے اس وصف جمیل کی نقاب کشائی کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ مسجد نبوی شریف میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک مسافر ابو رفاعۃ مسجد میں داخل ہوا اور کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول ایک مسافر ہے جو اپنے دین کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے کیونکہ اسے اپنے دین کا پتہ نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے اپنا خطبہ ترک کر دیا اور منبر سے اتر کر اسکی طرف چلے آئے اور آپ ﷺ کے لیے لوہے کے پاؤں والی کرسی لائی گئی، اس پر بیٹھ کر آپ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اللہ کا دین سمجھایا اور پھر واپس جا کر خطبہ پورا کیا۔ ❶

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس قصے میں حضرت رسول کریم ﷺ کی تواضع اور مسلمانوں پر نرمی اور شفقت کا بیان ہے۔ ❷

اور جب آپؐ کی توجہ صحابہ کرام کی محبت بھری باتوں کی طرف مبذول ہوئی تو آپؐ نے انہیں اپنی مبالغہ آمیز تعریف سے منع کر دیا اور فرمایا۔

((لَا تُطْرُوْنِي ، كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ)) ❸

''مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا میں تو اس کا بندہ ہوں۔ لہٰذا تم کہا کرو۔ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔''

ایک آدمی آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

اے ہمارے سردار، اور ہمارے سردار کے بیٹے، اے ہم میں سے بہتر اور ہم میں سے بہتر کے بیٹے۔

آپؐ نے فرمایا۔ اے لوگو تقویٰ لازم پکڑو اور تمہیں شیطان کہیں بہکا نہ دے۔ میں محمد بن عبد اللہ، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اس مقام سے اوپر لے جاؤ جس پر اللہ نے مجھے فائز کیا ہے۔ ❹

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوہ بدر کے لیے نکلے تو ان میں سے ہر تین صحابہ کے لیے ایک اونٹ میسر ہوا۔ چنانچہ مقررہ میلوں تک دو آدمی اونٹ پر سوار ہوتے اور ایک آدمی پیدل چلتا، اس سفر میں آنحضرت کے اونٹ پر سواری کے لیے آپ کے ساتھ حضرت علی اور ابولبابہ انصاری شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں

---

❶ مسلم ح (۸۷۶)

❷ شرح نووی صحیح مسلم (۶/ ۱۶۵)

❸ (بخاري (۳۴۴۵)

❹ مسند احمد ح (۱۳۱۴۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب حضرت نبی کریم ﷺ کے چلنے کی باری آتی تو یہ دونوں عرض کرتے اے اللہ کے رسول آپؐ اونٹ سے نہ اتریں ہم آپ کی باری پر پیدل چلیں گے تو آپؐ فرماتے۔ تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں اور میں تم سے کم اجر و ثواب پر راضی نہیں۔ ❶

جب قریش کی فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مدینہ کے گرد خندق کھودی جا رہی تھی تو آپؐ اپنے صحابہ کو کام پر لگا کر خود گھر نہیں بیٹھ گئے بلکہ ان کے ساتھ برابر خندق کھودنے اور مٹی ڈھونے میں لگے رہے حضرت براء بن مالک انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس روز آپؐ کے پیٹ مبارک پر مٹی دیکھی جو آپؐ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا رہی تھی اور آپ پڑھ رہے تھے۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا ❷

''اے اللہ اگر تیری توفیق شامل حال نہ ہوتی تو ہم نہ ہدایت پاتے اور نہ صدقہ کرتے اور نہ عبادت کرتے لہذا تو ہم پر سکینت نازل فرما اور اگر ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو ہمارے قدم مضبوط فرما، بیشک تیرے دشمنوں نے ہم پر بغاوت کی ہے اور جب انہوں نے ہمیں دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی تو ہم نے انکار کر دیا۔''

حضرت نبی کریم ﷺ ہر اس فعل سے نفرت کرتے تھے جس میں تکبر کی بو آتی تھی اور نہ ہی آپ اپنے ساتھ امتیازی برتاؤ کو پسند کرتے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے

---

❶ مسند احمد ح (۳۷۶۹)

❷ بخاری ح (۳۰۳۴)۔ مسلم ح (۱۸۰۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے صحابہ کو اپنی آمد کے موقعہ پر کھڑا ہونے سے روک دیا تھا۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ :

((مَا كَانَ شَخْصٌ اَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانُوا إِذَارَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَّتِهٖ لِذَالِكَ)) ❶

''کہ صحابہ کرام کو کوئی شخص، حضرت رسول کریم ﷺ سے بڑھ کر محبوب نہ تھا۔ لیکن وہ آپؐ کی آمد پر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ انہیں علم تھا کہ آپؐ اس فعل سے نفرت کرتے ہیں۔''

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھانا شروع کی۔ دورانِ نماز آپؐ کی نگاہ ہم پر پڑی، ہم آپؐ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوئے تھے آپؐ نے ہمیں اشارہ کیا تو ہم بھی بیٹھ کر آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے، جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا۔ قریب تھا کہ تم بھی فارس اور روم والوں کا فعل کر بیٹھتے، وہ اپنے بادشاہوں کے ہاں کھڑے رہتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں، ایسا نہ کیا کرو اپنے اماموں کی اقتدار کیا کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو۔ اگر وہ بیٹھ کر پڑھائیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ ❷

ایسا آپؐ نے کیوں فرمایا؟ اس لیے کہ آپؐ اللہ کے متواضع بندے اور رسولؐ تھے اور آپؐ کو عجمیوں کا سا پروٹوکول اور طمطراق سخت ناپسند تھا۔ آپ ﷺ نہیں چاہتے تھے کہ میں بیٹھا رہوں اور لوگ میرے اردگرد کھڑے رہیں۔

آپؐ کا متواضعانہ وصف جمیل یہ بھی تھا کہ آپؐ ہر داعی الی الطعام کی دعوت قبول کر لیتے تھے خواہ اس کا کھانا سادہ ہوتا یا لذیذ ہوتا آپؐ فرمایا کرتے تھے:

((لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ

❶ بخاری ح (۳۰۳۴)۔ مسلم ح (۱۸۰۲)

❷ مسلم ح (۴۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَبِلْتُ)) ◆[1]

''اگر مجھے کسی جانور کے پائے کی دعوت پر بلایا جائے تو میں قبول کر لیتا ہوں اور اگر مجھے پایہ بھی ہدیہ دیا جائے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔''

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ خلیق اور شفیق پیغمبر تھے اور آپ لوگوں کی دلجوئی کرتے تھے۔ ◆[2]

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں۔

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ والصَّلٰوةَ وَيُقْصِرُ الخُطْبَةَ وَلَايَأْنِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرمِلَةِ وَالمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ)) ◆[3]

''حضرت رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکر کرتے اور فضول بات سے گریز کرتے، نماز طویل کرتے خطبہ مختصر کرتے اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار نہ سمجھتے اور ان کی ضرورت پوری کرتے تھے۔''

اس طرح کرنے سے نہ آپ کا رتبہ کم ہوتا تھا اور نہ وقار میں کمی آتی تھی خدانخواستہ اگر آپ دنیا دار ہوتے تو عام دنیاداروں بلکہ دین باز گدی نشینوں کی طرح مسکینوں اور بیواؤں سے نفرت کرتے۔ آپ کے خادم حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کمزوری تھی وہ آپ سے کہتی یا رسول اللہ مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ فرماتے اے ام فلاں جونسی گلی میں تو چاہے میں تیری بات سننے کو تیار ہوں چنانچہ آپ نے کسی گلی میں تنہا بیٹھ کر اس کی بات سنی اور اس کا کام کر دیا۔ ◆[4]

اس قدر تواضع اور ملنساری کے باوجود لوگوں کے دلوں میں آپ کا بے

◆[1] بخاری ح (۵۱۷۸)

◆[2] فتح الباری (۹/ ۱۵۴)

◆[3] نسائی ح (۱۴۱۴)

◆[4] مسلم ح (۴۲۹۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد احترام اور رعب تھا۔ ایک آدمی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے بات کرتے وقت کانپنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا، اے شخص دلجمعی سے گفتگو کر، میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں میں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی۔ ❶

آپؐ کی تواضع اور انکساری لوگوں کے سامنے تصنع پر مبنی نہ تھی بلکہ ایک شریفانہ خصلت تھی جو جلوت اور خلوت میں آپؐ کی زینت تھی ام المومنین حضرت عائشہ طاہرہ سے پوچھا گیا کہ آپؐ گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپؐ اپنے اہل خانہ کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے نکل جاتے تھے۔ مسند امام احمد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ انسانوں میں سے ایک انسان تھے، اپنے کپڑے میں جوئیں تلاش کرتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنی مدد آپ کرتے۔ ❷

گذشتہ صفحات (۲۶) میں گذر چکا ہے کہ آپؐ کے رب نے آپ کو اختیار دیا کہ یا تو بادشاہ رسول بننا پسند کرلیں یا بندہ رسول، تو آپؐ نے اپنے (خالق و مالک کا) بندہ رسول بننا پسند کرلیا۔ آپ کا یہ وصفِ جمیل اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ آپؐ اللہ کے سچے رسول تھے کیونکہ جھوٹے مدعیان رسالت میں اس طرح کی طبعی رواضع سرے سے موجود ہی نہیں ہوتی۔

❀❀❀

---

❶ ابن ماجہ ح (۳۳۱۲)

❷ بخاری ح (۶۷۶)۔ احمد ح (۲۵۶۶۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نبی کریم ﷺ کی خشیت وعبادت

آپ ﷺ کا تاریک راتوں میں تنہا اٹھ کر اللہ کے سامنے گریہ زاری کرنا اور سفر و حضر، سردی و گرمی، جلوت اور خلوت میں نماز پنجگانہ کے علاوہ اشراق وضحیٰ کا اہتمام کرنا بھی آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے اور سچائی کی علامت ہے، خدانخواستہ اگر آپ ﷺ خود ساختہ نبی ہوتے تو سرد راتوں میں نرم و گرم بستر پر سوئے رہتے اور عبادت کے لیے ہرگز نہ اٹھتے اور نہ اپنے آپ کو اتنا تھکاتے کہ قدموں پر ورم پڑ جاتے اور آپ کا حال بھی جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح ہوتا جو خواہشات نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر محرمات کو حلال کر لیتے ہیں، مسیلمہ کذاب کا حال کس سے پوشیدہ ہے اس نے نبوت کا دعویٰ کر کے اپنے پیروکاروں کے لیے شراب اور زنا کو حلال کر دیا اور ان کے لیے نماز روزہ جیسی تکالیف شرعیہ کی تعداد گھٹا دی کیوں؟ اس لیے کہ جھوٹے نبیوں پر تکالیف شرعیہ بڑی گراں ہوتی ہیں اور ان کی نبوتِ کاذبہ کا بھانڈا بڑی جلدی سے چوراہے پر پھوٹ جاتا ہے جبکہ اللہ کا سچا رسول تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ کا عبادت گذار اور ان سب سے زیادہ اللہ سے خوف کھانے والا ہوتا ہے۔

اب ذرا حضرت نبی کریم ﷺ کی خشیت الٰہی اور عبادت گذاری ملاحظہ کیجیے۔

آپ ﷺ کے مہد سے لحد تک کے وفادار صحابی حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بالوں میں قدرے سفیدی دیکھ کر پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ بوڑھے ہو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے سورہ ہود، واقعہ، مرسلات عَمَّ یتسا، لون اور سورہ تکویر نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھا کردیا۔ ❶

امام طیبی فرماتے ہیں کہ ان سورتوں میں گذشتہ امتوں کی بربادیوں اور قیامت کی ہولناکیوں کا بیان ہے اس لیے آپؐ نے فرمادیا کہ انہوں نے مجھ پر اثر دکھایا اور میں وقت سے قبل ہی بزرگی میں داخل ہوگیا۔ ❷

چنانچہ جو لوگ اپنے ربّ کی کما حقہ معرفت رکھتے ہیں وہ بھی ان سورتوں کو پڑھ کر ایسے ہی ڈرتے ہیں جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ ڈرا کرتے تھے۔

سیدة عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس انداز سے ہنستے نہ دیکھا کہ میں آپؐ کے تالو کا سرخ گوشت دیکھ سکی ہوں۔ جب آپؐ بادل یا آندھی کو دیکھتے تو اس کا تاثر آپؐ کے چہرے پر نمایاں نظر آتا۔ ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ اے اللہ کے رسولؐ لوگ جب بادل کو دیکھتے ہیں تو بارش کی امید پر خوش ہوتے ہیں اور آپ بادل کو دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ اس میں عذاب ہو تو میرے بچنے کی کیا ضمانت ہے، ایک قوم کو ہوا سے نیست ونابود کر دیا گیا اور ایک قوم نے ایک بادل کو دیکھا تو کہا:

﴿هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ (احقاف: ۲۴)

تو اس کا جو حال ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔

ایک رات حضرت نبی کریم ﷺ نے خواب میں فتنے دیکھے، اس رات آپؐ حضرت اُم سلمہؓ کے گھر سوئے تھے۔ آپؐ نے مارے خوف اور ڈر کے اپنی تمام بیویوں کو اٹھ کر قیام اللیل کا حکم دیا۔ حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ اس رات گھبرائے ہوئے اٹھے اور کہنے لگے سبحان اللہ آج رات کس قدر خزانے اور کس قدر فتنے نازل کیے گئے۔ ان حجروں والیوں کو کون جگائے کتنی ساری تن پوش قیامت کے دن بے لباس اٹھیں گی۔ ❸

---

❶ ترمذی ح (۳۲۹۷)

❷ تحفۃ الاحوذی (۹/ ۱۳۱) ❸ بخاری ح (۱۰۵۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک رات آپ کو آپ کی کسی بیوی نے دیکھا کہ آپ رات کے آخری حصے میں بستر پر کروٹیں بدل رہے ہیں اور نیند نہیں آ رہی کیوں؟ اس کا جواب حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی قریشی سے سنیئے وہ فرماتے ہیں۔

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَائِمًا فَوَجَدَ تَمْرَةً تَحْتَ جَنْبِهٖ فَأَخَذَ هَا فَأَكَلَهَا ثُمَّ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفَزِعَ لِذَالِكَ بَعْضُ أَزْوَاجِهٖ فَقَالَ إِنِّيْ وَجَدْتُ تَمْرَةً تَحْتَ جَنْبِيْ فَأَكَلْتُهَا فَخَشِيْتُ أَنْ تَكُوْنَ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ)) ◆

''کہ ایک رات حضرت نبی کریم ﷺ بستر پر سوئے ہوئے تھے کہ ایک کھجور آپ کی پسلیوں کے نیچے پڑی ہوئی محسوس ہوئی آپ نے اسے پکڑ کر کھالیا پھر رات کے آخری حصے میں بے قراری کی ٹیسیں لینے لگے۔ آپ کی ایک بیوی اس صورتحال سے گھبرا کر پوچھنے لگی تو آپ نے بتایا ایک کھجور میرے پہلو (کروٹ) کے نیچے پڑی تھی میں نے اٹھا کر کھالی، میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں وہ صدقہ کی کھجور نہ ہو۔''

(اللہ اکبر) آپ کو اس خوف نے بیدار کر رکھا تھا کہ کہیں وہ کھجور صدقہ کی نہ ہو جو آپ کے لیے حلال نہ تھا۔ یہ تھا آپ کا خوف خداوندی۔

اب آپ کی عبادت کا بیان پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ بھلا جھوٹا مدعی نبوت ایسی عبادت کر سکتا ہے جو ایک طرف تو اپنے رب پر جھوٹ بولے اور دوسری طرف وہ اپنے آپ کو عبادت میں کھپا رہا ہو ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا جھوٹے مدعیان نبوت میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ وہ ذوق شوق سے اللہ کی عبادت کرتا ہو جبکہ حضرت نبی کریم ﷺ جو اللہ کے سچے رسول تھے کی عبادت و ریاضت کا حال ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے پوچھے فرماتی ہیں۔

◆ مسند احمد ح (۱۱۴۰۰)۔ ابن ماجہ ح (۳۲۰۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ۔لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَأَخَّرَ؟ فَقَالَ ۔أَفَلاَ أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)) [1]

''حضرت نبی کریم ﷺ رات کو اتنا قیام کرتے کہ آپؐ کے قدموں پر ورم آ جاتا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، جب کہ آپؐ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں''

اُمّ الْمُؤمِنِیْنَ سیدہ عائشہؓ آپؐ کی نماز تہجد کا وصف بیان کرتی ہیں۔ کہ آپؐ رات کو گیارہ رکعات کا قیام فرماتے تھے اور آپ کی رات کی نماز (کی رکعات کی تعداد) اتنی ہی ہوئی تھی اور آپؐ ان میں اتنا طویل سجدہ کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی آپؐ کے سجدہ سے سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات پڑھ سکتا تھا اور آپؐ نماز فجر سے قبل دو رکعات پڑھتے اور پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک نماز کا منادی آپ کو جماعت کے لیے بلانے آ جاتا۔ [2]

غزوہ بدر کی رات آپ ﷺ کی نماز کا وصف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زبانی سنیے آپؓ بیان کرتے ہیں:

((وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَافِيْنَا اِلاَّ نَائِمٌ اِلاَّ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَيَبْكِيْ حَتّٰى أَصْبَحَ)) [3]

'میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو دیکھا وہ سب سوئے ہوئے تھے البتہ حضرت رسول کریم ﷺ درخت کے نیچے صبح تک نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے۔''

---

[1] بخاری ح (۴۸۳۷)۔ مسلم ح (۲۸۲۰)

[2] بخاری ح (۱۱۲۳)۔ مسلم ح (۷۳۴)

[3] مسند احمد ح (۱۰۶۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام مدینہ سے بدر تک کا طویل سفر طے کر کے تھک چکے تھے ان کی نیند بھی اللہ کی رحمت اور فضل کا اظہار تھی لیکن انہیں سوتا چھوڑ کر فقط آپ ﷺ کا اللہ کے سامنے کھڑا ہو جانا اور صبح تک نماز میں رو رو کر اللہ سے فتح و نصرت کی دعا کرنا کس بات پر دلالت کرتا ہے جھوٹے مدعیان نبوت کو اس طرح کی توفیق کب ملتی ہے! ایسا عمل تو سچا مدعی نبوت ہی کر سکتا ہے۔

اور آپؐ نماز میں کس طرح گڑگڑایا کرتے تھے؟ اس کا وصف حضرت عبداللہ بن شخیر کی زبانی سنیے وہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ)) ◆

''میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور آپؐ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آ رہی تھی۔''

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا وصف قیام کس خوبی سے بیان کیا ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ﴾

(مزمل: ۲۰)

''تیرا رب جانتا ہے کہ تو رات کے دو تہائی حصے کے قریب قیام کرتا ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔''

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کس خوبی سے آپؐ کا وصف بیان کیا اور کتنے لطیف پیرائے میں مشرکین پر طنز کیا ہے۔

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُوا كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

◆ نسائی ح (۱۱۹۹)۔ ابو داؤد ح (۷۶۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہم میں اللہ کا رسول موجود ہے جو پو پھوٹنے تک اس کی کتاب تلاوت کرتا رہتا ہے وہ رات گئے تک اپنی کروٹیں بستر سے جدا رکھتا ہے جبکہ مشرکین پر اس وقت بستر سے اٹھنا نہایت گراں گزرتا ہے۔''

کبھی سنا آپ نے یا کبھی دیکھا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت نے کبھی نصف رات یا تہائی رات تک اللہ کے سامنے گڑگڑا کر بسر کی ہو؟

اب آپ کے روزے پر غور کیجیے آپ اللہ کا تقرب اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ)) ❶

''سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزے سے ہوں۔''

آپ فقط سوموار اور جمعرات کا روزہ ہی نہ رکھا کرتے تھے بلکہ پے در پے روزے بھی رکھتے تھے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی ماہ کے نفلی روزے چھوڑ دیتے تو ہم سمجھ بیٹھتے کہ آپ اس ماہ کے روزے نہ رکھیں گے اور جب روزے رکھنا شروع کر دیتے تو ہم سمجھ بیٹھتے کہ اب آپ اس ماہ کا کوئی روزہ نہ چھوڑیں گے اور رات کی نماز کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا کہ جب یہ گمان ہوتا کہ آپ سوئے ہوئے ہوں گے تو آپ نماز پڑھتے نظر آتے اور جب یہ گمان ہوتا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں گے تو سوئے ہوئے نظر آتے۔ ❷

آپ شدید گرمی کے موسم میں بھی روزے کا ثواب ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر پر تھے اور

---

❶ ترمذی ح (۶۷۸)

❷ بخاری ح (۱۱۴۱)۔ مسلم ح (۱۱۵۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم میں ہر کوئی شدید دھوپ کی وجہ سے اپنے سر پر ہاتھ رکھ رہا تھا اور ہم میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہؓ کے سوا کوئی شخص روزے سے نہ تھا۔ [1]

آپؐ تادمِ واپسیں اسی طرح اللہ کی عبادت کرتے رہے کیونکہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا: ﴿وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ ''کہ آخر دم تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا۔''

اگر خدانخواستہ آپؐ سچے رسول نہ ہوتے تو کبھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کی عبادت نہ کرتے اور نہ شدید گرمی میں روزے رکھتے بلکہ اپنی ذات اور اپنے صحابہ کو طول قیام اور صیام ھَوَاجر کی مشقتوں سے مستغنی سمجھ لیتے لیکن آپؐ نے آسائشیں ترک کر دیں اور مشقتیں برداشت کر لیں کیوں؟ اس لیے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا۔

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝﴾ (الم نشرح)

''کہ جب تو (امورِ دین و دنیا سے) فارغ ہو جائے تو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو جایا کر اور اپنے رب کی طرف رغبت کیا کر۔''

❀❀❀

---

[1] مسند احمد ح (۲۰۷۰۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت پر گذشتہ الہامی کتابوں اور امتیوں کی شہادتیں

تمہید

گذشتہ انبیاء ورسل کی کتابوں میں حضرت محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی بشارت کا وجود ایک ایسی اہم چیز ہے جسے قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ نے وضاحت سے ذکر کیا ہے انہوں نے یہ چیز بیان کی ہے کہ نبیوں میں سے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو نبوت محمدؐیہ سے آگاہ نہ کیا ہو اور ان سے اس بات پر وعدہ نہ لیا ہو کہ اگر حضرت محمد ﷺ ان کی زندگی میں تشریف لائیں تو انہیں ان پر ایمان لانا ہوگا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ﴾ (آل عمران: ۸۱)

''اور جب اللہ نے نبیوں سے پختہ وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت سے سرفراز کردوں پھر تمہارے پاس ایسا رسول آئے جو اس چیز کی تصدیق کرے جو تمہارے ساتھ ہے تو تم اُس پر ضرور ایمان لانا اور اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرت کرنا (اللہ نے) فرمایا کیا تم نے اس کا اقرار کیا اور اس بات پر مجھ سے پختہ وعدہ کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: بس اب گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔"

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا آدَمَ فَمَنْ دُوْنَهُ۔ اِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ الْمِيثَاقَ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ (صلی اللّٰه علیه وسلم) وَهُوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ وَلَيَتَّبِعَنَّهُ)) [1]

"اللہ نے آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی نبی بھیجے ان سے اس بات کا عہد لیا کہ اگر ان کی زندگی میں محمد (ﷺ) مبعوث ہو جائیں تو وہ ان پر لازماً ایمان لائیں اور ان کی نصرت کریں اور ان کی پیروی کریں۔"

یہود ونصاریٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت صادقہ کو اس طرح جانتے تھے جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو جانتے تھے کیونکہ ان کے انبیاء اور ان کی کتابوں نے کثرت سے آپ کا تذکرہ کیا ہے قرآن کریم نے بیان فرمایا۔

﴿اَلَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمُ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الانعام: ۲۰)

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ (ہمارے) پیغمبر کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچان لیا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے۔"

قرآن کریم نے یہود ونصاریٰ کی کتابوں میں ہمارے ہادی ومرشد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت کی موجودگی کو تاکید سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ اس نے آپ کی بعض صفات یہود ونصاریٰ کی یاد دہانی کے طور پر بیان کی ہیں۔ سورۃ اعراف میں ہے۔

---

[1] (تفسیر طبری (۳/ ۳۳۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (۱۵۷)

''وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو امی نبی ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتا ہے اور انہیں برے کاموں سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام ٹھہراتا ہے اور ان کے (سروں سے) بوجھ اور ان کے (گلوں سے) طوق اتارتا ہے۔''

یسعیا نبی کی شہادت

باوجودیکہ یہود و نصاریٰ کی کتابوں میں تحریف کے سبب آپ کا تذکرہ بھی متاثر ہوا لیکن پھر بھی اُن میں اس طور پچی شہادتیں موجود ہیں جو ہمارے پیغمبر ﷺ کی نبوت پر شاہد عدل ہیں۔ چنانچہ یسعیا نبی کے سِفر (سورت) میں لکھا ہوا ہے، اور یہ سفر (سورت) تورات کے ان سِفروں (سورتوں) میں شامل ہے جن پر آج کے یہود و نصاریٰ ایمان رکھتے ہیں، اس سفر میں یسعیا نبی ایسے بنی اسرئیل کو دھمکاتا ہے جو شریعت الٰہیہ کی پیروی نہیں کرتے اور کتاب اللہ میں تحریف کر ڈالتے ہیں، وہ انہیں سر بمہر سفر والے نبی کی دھمکی دیتا ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا چنانچہ وہ انتیسویں اصحاح میں کہتا ہے۔

یا پھر کتاب اس نبی کو دے دی جائے گی جو لکھنا نہیں جانتا ہوگا، اور اسے کہا جائے گا کہ اسے پڑھ تو وہ کہے گا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ [1]

سِفر یسعیا کی یہ عبارت اس عظیم الشان منظر کی نشان دہی کر رہی ہے جس کا مشاہدہ حضرت محمد رسول ﷺ پر نزول وحی کے موقعہ پر ہوا۔

---

[1] یسعیا: ۲۹/ ۱۰۔۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ صحیح بخاری میں اُمّ المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اللہ ﷺ غار حراء میں تھے کہ آپؐ کے پاس حق (وحی) آ گیا۔ آپؐ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھو، آپؐ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا تو اس نے آپؐ کو دونوں بازوؤں میں لیکر اپنے سینے سے لگا کر بھینچا حتی کہ آپ کو جان کا خطرہ لاحق ہوا پھر اس نے آپ کو چھوڑ دیا اور کہا۔ پڑھو، آپؐ نے فرمایا۔ میں پڑھنا نہیں جانتا، تو اس نے دوسری بار بازوؤں میں لیکر آپ کو بھینچا حتی کہ آپ کو جان کا خطرہ محسوس ہوا پھر اس نے آپؐ کو چھوڑ کر کہا، پڑھو، آپؐ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا، تو اس نے تیسری بار اپنے بازوؤں میں لیکر آپ کو بھینچا اور پھر آپ کو چھوڑ کر کہا۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ○﴾ [1]

سو ہمارے نبی کریم ﷺ ہی ایسے پیغمبر ہیں جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے اور آپؐ ہی وہ پیغمبر ہیں جن کے سامنے سَر بمہر سِفر (پیغام رسالت) پیش کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ میں پڑھنا نہیں جانتا، تو اللہ نے اس سِفر کو وحی بنا دیا جسے آپؐ نے اپنی زبان اور ہونٹوں سے بول کرسنا دیا اور آپؐ کے بعد قیامت تک کے مومنین اسے پڑھتے رہیں گے حضرت نبی کریم ﷺ غار حراء سے کانپتے ہوئے نیچے اترے اور گھر واپس آ گئے پھر آپ کی بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر اہل کتاب کے بوڑھے عالم ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور آپؐ نے اپنی بپتا سنائی تو اس نے یسعیا نبی کے سفر کی روشنی میں آپؐ کی نبوت کو پہنچان لیا اور بول پڑا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا تھا، کاش میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک رہوں جب تجھے تیری قوم مکہ سے نکال دے گی۔ کیونکہ کوئی آدمی ایسا پیغام لیکر نہیں آیا جسے دکھ نہ پہنچایا گیا ہو، اگر میں تیرے اس دن کو پالوں تو میں تیری پوری طرح نصرت کروں گا۔ [2]

---

[1] بخاری ح (۴)

[2] بخاری ح (۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورقہ بن نوفل کا یہ کہنا کہ قریش آپؐ سے عداوت کریں گے اور آپ کو مکہ سے نکال دیں گے، اس بات کا علم بھی اسے یسعیا نبی کے سفر سے ہوا کیونکہ اس موعود نبی کی بشارت اس طرح آتی ہے کہ وہ عرب سرزمین کے پتھریلے ملک میں مبعوث ہوگا۔ چنانچہ توراتی سفر کے اکیسویں اصحاح میں اس طرح ہے۔

((وَحْي مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ، فِي الْعَرْعَرِ فِي بِلَادِ الْعَرَبِ تَبِيْتِيْنَ، يَا قَوَافِلَ الْوُدَانِيِّيْنَ هَاتُوا مَاءً لِمُلَاقَاةِ الْعَطْشَانِ يَا سُكَّانُ أَرْضِ تَيْمَاءَ وَافُوا الْهَارِبَ بِخُبْزِهِ فَإِنَّهُمْ مِنَ السُّيُوْفِ قَدْ هَرَبُوا)) [1]

"ملک عرب کی طرف سے وحی (نبی) ہوگا، ملک عرب کے پتھریلے علاقے میں رات گذارے گی۔ اے ودان کے قافلو، پیاسے کی ملاقات کے لیے پانی لاؤ اے سرزمین تیماء کے باشندو اس روٹی سمیت بھاگنے والے کو ملو کیونکہ وہ تلواروں کے خوف سے بھاگے ہیں۔"

یہ توراتی نص سرزمین تیماء میں بسنے والے ودان کے قبائل کو خبر دے رہی ہے کہ وہ اس نبی کی نصرت کریں جو اپنے صحابہ سمیت تلواروں کی دھاروں کی وجہ سے بھاگ کر نکلا ہے۔ یہ عبارت اشارہ کر رہی ہے کہ اس نبی کی بعثت جزیرہ العرب کے پتھریلے خطے میں ہوگی اور یہ سرزمین مکہ مکرمہ کی صفت ہے جو آپ کی جائے پیدائش اور جائے بعثت ہے سو اہل کتاب کے عالم ورقہ بن نوفل کی شہادت حق، حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت صادقہ پر آفتاب نیمروز سے روشن تر دلیل ہے اور یہ شہادت بڑی معتبر اور ثقہ ہے اور اس نے یہ شہادت اہل کتاب کی مذہبی کتابوں سے حاصل کی ہے اور یہ انوار وحی اور آثار انبیاء کے بقا کی علامت ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِي

---

[1] یسعیا: ۲۱/ ۱۳۔۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ (الرعد: ۴۳)

''کافر لوگ کہتے ہیں کہ تو پیغمبر نہیں ہے کہہ دیجیے اللہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔''

شاہ حبشہ نجاشی کی شہادت

اہل کتاب میں سے ہمارے نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کی شہادت دینے والوں میں حبشہ کا بادشاہ نجاشی بھی ہے اور وہ آپ پر ایمان بھی لے آیا تھا۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نجاشی کے محل میں داخل ہوئے تو انہوں نے شاہ حبشہ کے پوچھنے پر اسے بتایا کہ اللہ نے ہمارے ہاں اپنا رسول بھیجا ہے اور وہ وہی رسول ہے جس کی بشارت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے:

﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾

اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ایک اللہ کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور ہم نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔ شاہ حبشہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تمہارا پیغمبر حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا۔ وہ کہتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کا روح اور اس کا کلمہ ہے، جسے اس نے کنواری مریم سے نکالا ہے اور کوئی مرد اس کے قریب نہیں جاسکا۔

نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا۔ اے پادریو اور راھبو، حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں یہ جو کچھ انہوں نے بتایا ہے اس کے مقابلے میں عیسیٰ کے بارے میں تمہارے عقیدے کا وزن اس تنکے برابر بھی نہیں: خوش آمدید اور اسے بھی جس کے پاس سے تم آئے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور وہ وہی ہے جس کی حضرت عیسیٰ بشارت دے چکے ہیں اور اگر مجھے اپنے امور مملکت سے فرصت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تو میں اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے جوتے اٹھا لیتا۔ [1]

اس نے اس بنا پر اسلام قبول کیا کہ اللہ نے اسے اسلام سے پہلے والی کتابوں کی معرفت عطا کی تھی اور اس نے ان کی روشنی میں آپؐ کی نبوت و رسالت کے سچے دلائل معلوم کر لیے۔ اور جس دن وہ فوت ہوا تو اللہ کے رسولؐ نے اسی دن اپنے صحابہ کو اس کی خبر دی اور اس پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگو آج مردِ صالح (اَصْحَمَہ نجاشی حبشہ) فوت ہو گیا ہے، اٹھو اور اس کی نماز جنازہ پڑھو (رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ) سو اس کا اسلام قبول کرنا بھی حضرت نبی کریمؐ کی نبوت و رسالت کے روشن دلیل ہے۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ طاہرہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب نجاشی فوت ہوا تو ہمیں بیان کیا جاتا تھا کہ اس کی قبر پر نور دکھائی دیتا ہے۔ [2]

قیصر روم (ہرقل) کی شہادت

اور جن لوگوں نے اس حق کو پہچانا، ان میں شاہ روم ہرقل بھی شامل ہے اس کا قصہ اس وقت کے دشمن اسلام اور فتح مکہ والے دن کے مومن، ابو سفیان بن حرب اموی کی زبانی سینے یہ اُس وقت کی بات ہے جب صلح حدیبہ کے نام سے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا اور حضرت رسول کریم ﷺ اپنا نامہ مبارک حضرت دحیہ کلبیؓ کے ذریعے، بصریٰ (شام) کے گورنر کی طرف ارسال کر چکے تھے تاکہ وہ اسے شاہ روم تک پہنچا دے، اُن دنوں شاہ روم ایرانیوں پر فتح کے شکرانے کے طور پر قسطنطینیہ سے پیدل چل کر بیت المقدس (فلسطین) میں آیا ہوا تھا لہٰذا بصریٰ کے گورنر نے وہ خط شاہ روم تک پہنچا دیا جب اس نے اسے پڑھا تو حکم دیا اگر یہاں کوئی تجارتی قافلہ مکہ سے آیا ہوا ہو تو اسے میرے سامنے پیش کیا جائے۔ اتفاق سے ابو سفیان ان دنوں تجارتی قافلہ لیکر بیت المقدس میں آیا ہوا تھا، اسے قافلہ کے ساتھیوں سمیت اس

---

[1] ابو داؤد ح (۳۲۰۵)۔ مسند احمد ح (۴۸۲۶) ابن ابی شیبہ ح (۳۶۶۴۰)

[2] ابو داؤد ح (۲۵۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دربار میں پیش کر دیا گیا، اس وقت شاہ روم کے اردگرد اس کے وزیر مشیر بیٹھے ہوئے تھے۔

ابو سفیان کہتے ہیں کہ اس نے اپنے ترجمان کو بلا کر اس کے ذریعے مجھ سے پوچھا کہ تم میں سے کون آدمی اس شخص کا قریبی رشتہ دار ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، (ابو سفیان کہتے ہیں) میں نے کہا: میں نسب کے اعتبار سے اس کا قریبی رشتہ دار ہوں اس نے کہا: اسے میرے قریب لے آؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے بٹھا دو۔ اور پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ تو اس کے ساتھیوں سے کہہ دے کہ میں (شاہ روم) اس شخص (ابو سفیان) سے دعویٰ نبوت کرنے والے کے بارے میں سوال کروں گا اگر یہ میرے سامنے جھوٹ بولے تو تم نے اسے جھٹلا دینا ہے۔

ابو سفیان کا بیان ہے کہ اگر میں اس بات سے حیا نہ کرتا کہ یہ لوگ زندگی بھر میرے جھوٹ کا ڈھنڈورا پیٹیں گے تو میں نے آپؐ کے بارے میں جھوٹ بول دینا تھا۔ پھر اس نے جو پہلا سوال مجھ سے کیا وہ یہ تھا کہ اس کا تمہارے درمیان نسب کیسا ہے میں نے کہا۔ وہ ہم میں (بلند) نسب والا ہے۔

اس نے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہو گذرا ہے؟

میں نے کہا۔ نہیں۔

اس نے پوچھا۔ اشراف لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا۔ کمزور لوگ۔

اس نے پوچھا۔ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟

میں نے کہا۔ وہ بڑھ رہے ہیں۔

اس نے پوچھا: کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھ کر مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔

اس نے پوچھا۔ کیا تم نے اسکے دعویٰ نبوت سے قبل اس پر کبھی جھوٹ بولنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزام لگایا؟ میں نے کہا۔نہیں۔

اس نے پوچھا کیا وہ دھوکہ بازی کرلیتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک مدت تک صلح کا معاہدہ ہے۔ دیکھتے ہیں وہ کیا کرتا ہے ابوسفیان کہتا ہے کہ مجھے اس بات کے علاوہ اور کسی بات کو اس مکالمے میں داخل کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

ہرقل نے پوچھا۔ کیا تمہاری اس سے جنگ بھی ہوئی ہے؟

میں نے کہا۔ ہاں۔

اس نے پوچھا۔تمہاری اس کے ساتھ جنگ کیسی رہی؟

میں نے کہا: ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی کا معاملہ ڈول کی طرح رہا، کبھی اس نے ہمارا نقصان کیا اور کبھی ہم نے اس کا نقصان کیا۔

اس نے پوچھا: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟

میں نے کہا۔ وہ کہتا ہے صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، اور چھوڑ دو ان باتوں کو جو تمہارے آباء واجداد کیا کرتے تھے اور وہ ہمیں نماز اور زکوٰۃ، سچائی اور پاکدامنی کا حکم دیتا ہے اور صلہ رحمی کی تلقین کرتا ہے۔

اب اس نے اپنے ترجمان سے کہا۔ اس (ابوسفیان) سے کہہ کہ میں (قیصر) نے تجھ سے اس کے نسب کے بارے میں پوچھا تھا تو تو نے بتایا تھا کہ وہ ہم میں (بلند) نسب والا ہے۔ سو انبیاء کرام اس طرح اپنی قوم کے نسب میں سے ہی مبعوث ہوتے ہیں۔

اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس سے پہلے بھی کوئی اس طرح کا دعویٰ کیا تھا، تو، تو نے بتایا۔نہیں۔

میں کہتا ہوں اگر اس سے پہلے بھی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں نے کہہ دینا تھا کہ یہ آدمی (محمد ﷺ) اپنے سے پہلے کہی ہوئی بات کی ریس کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ تو تو نے بتایا نہیں

میں کہتا ہوں اگر اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھ جاتا کہ یہ آدمی اپنے باپ کی بادشاہت چاہتا ہے۔

میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے دعویٰ سے قبل، تم نے کبھی اس پر جھوٹ کا الزام لگایا؟ تو، تو نے بتایا تھا، نہیں نہیں۔ لہذا میں جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں کے بارے میں تو جھوٹ نہ بولتا ہو اور اللہ پر جھوٹ بول رہا ہو۔

اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا۔ کیا سردار لوگ اس کی اتباع کررہے ہیں یا ان میں سے کمزور؟ تو، تو نے بتایا، کمزور لوگ اس کی اتباع کررہے ہیں۔

سو ایسے لوگ ہی رسولوں کے پیروکار ہوتے ہیں۔

اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا۔ کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ تو، تو نے بتایا وہ بڑھ رہے ہیں۔ سو ایمان کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے۔

اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا۔ آیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کوئی آدمی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اسے ناپسند کرکے مرتد ہوگیا ہو؟ تو، تو نے بتایا۔ نہیں۔ سو جب ایمان کی رونق اور تازگی دل میں خلط ملط ہوتی ہے تو اسی طرح ہوتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ وہ وعدہ خلافی اور عہد شکنی کرتا ہے یا نہیں تو تو نے بتایا نہیں۔

سو اسی طرح انبیاء عہد شکنی نہیں کرتے۔

اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ تو، تو نے بتایا کہ وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور وہ ہمیں بتوں کی پرستش سے روکتا ہے اور نماز زکوۃ اور صدق وعفت کا حکم دیتا ہے۔

سو اگر تو سچ کہتا ہے تو وہ عنقریب میرے ان قدموں والی جگہ کا بھی مالک بن جائے گا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس قدر تو جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔لیکن میرے گمان میں یہ بات نہ تھی کہ وہ تم میں سے ہوگا اور اگر میں جانتا کہ میں اس کی طرف نکل سکتا ہوں تو میں مشقت اٹھا کر بھی اس کی ملاقات کرتا اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے پاؤں دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔

امام مازری کہتے ہیں کہ ہرقل نے جو یہ سوالات پوچھے اور ان کے جوابات پر اپنا تبصرہ دیا یہ ان قدیم کتابوں کی روشنی میں تھا۔ چنانچہ تورات میں یہ اور اس طرح کی دیگر علامات نبوت محمدیہ موجود ہیں اور اس نے ان کے ذریعے ہی آپ کو پہچان لیا تھا البتہ آپ کی نبوت پر قطعی دلیل آپ کے خرق عادت روشن معجزات ہیں۔ [1]

(ابوسفیان کہتے ہیں) بعد میں ہرقل نے حضرت رسول اللہ ﷺ کا وہ خط منگوایا جو آپ نے حضرت دحیہؓ کلبی کے ذریعے گورنر بصریٰ تک پہنچایا تھا تاکہ وہ اسے ہرقل تک پہنچا دے۔ جب اس نے اسے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبدالله ورسوله الى هرقل عظيم الروم، سلام على من اتبع الهدىٰ امابعد۔ فانى ادعوك بدعاية الاسلام، اسلم تسلم،

يُؤْتِكَ اللّٰهُ أجرك مَرَّتَيْنِ فان توَلَّيتَ فان عليك اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے روم کے حکمران ہرقل کی طرف۔ اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔امابعد: میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، تو اسلام قبول کر

---

[1] شرح مسلم امام نووی (۱۲/ ۱۰۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سلامتی حاصل کرلے۔ اللہ تجھے دوہرا اجر دے گا، اگر تو نے روگردانی کی تو تیری رعایا کے انکارِ اسلام کا گناہ تیرے سر پر ہوگا۔ اے اہل کتاب آو، ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی طرح کا شرک کریں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو رب مانے اگر وہ پھر جائیں تو (ان سے) کہہ دیجیے کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے) فرمانبردار ہیں۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب وہ کہنے سننے اور خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے پاس شور وشغب ہونے لگا اور آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں اور ہم نکال دیئے گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ بنی اَصْفَرُ (گورے لوگوں) کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے سو میں اس وقت سے پُر یقین تھا کہ عنقریب اللہ اسے غالب کردے گا یہاں تک کہ اللہ نے میرے دل میں اسلام داخل کردیا۔

بلکہ ایک سچی اور مستند روایت ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ غسان کے حکمران کا بھیجا ہوا ایک شخص ہرقل روم کے پاس آیا تاکہ وہ اسے حضرت نبی کریم ﷺ کے ظہور کی خبر دے تو ہرقل روم نے اس سے پوچھا کیا یہ نبی مختون ہے تو انہوں نے اسے بتایا کہ وہ مختون ہے اور عرب ختنہ کرتے ہیں ہرقل بولا تو پھر وہ شخص (محمدؐ) اس امت کا مالک ہے اور وہ ظاہر ہو چکا۔ پھر ہرقل نے اپنے ساتھی کو جو رُومیہ میں تھا اور علم میں اس کے برابر تھا۔ اس بات کی اطلاع دی اور خود حمص کی طرف چل دیا اور ابھی حمص پہنچا بھی نہ تھا کہ اسے اپنے ساتھی کا خط ملا۔ اس نے بھی ہرقل کے موافق رائے دی کہ وہ نبی ہے اور وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ سو ہرقل نے روم کے سربرآوردہ لوگوں کو اپنے حمص والے محل میں بلایا اور حکم دیا کہ اس کے دروازے بند کردیئے جائیں۔ پھر وہ ان کے اوپر فروکش ہو کر بولا۔ اے روم کی عوام اگر تمہیں ہدایت اور کامیابی کی چاہت ہے اور تم چاہتے ہو کہ تمہاری سلطنت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائیدار ہو تو اس نبی کی بیعت کرلو۔ تو وہ جنگلی گدھوں کی طرح کودتے ہوئے دروازوں کی طرف بھاگے، آگے سے دروازے بند تھے جب ہرقل نے ان کی نفرت دیکھی تو وہ ایمان سے مایوس ہو گیا اور کہا انہیں واپس بلا کر بٹھاؤ اور پھر ان سے کہا کہ میں نے جو بات تمہیں ابھی ابھی کہی تھی وہ اس لیے کہی تھی کہ تمہاری اپنے دین کے بارے میں مضبوطی دیکھ سکوں سو میں نے وہ دیکھ لی ہے۔ تو انہوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔ [1]

اس طرح ہرقل نے حق بات کو جان لینے کے بعد ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ اسے اس صورت میں اقتدار ہاتھ سے جاتا دکھائی دینے لگا تھا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہرقل کا یہ عذر کہ اس طرح حکومت اور سلطنت ہاتھ سے جاتی رہے گی، قابل قبول نہیں کیونکہ اس نے حضرت نبی کریم ﷺ کی سچائی معلوم کر لی تھی لیکن اس نے ریاست کی محبت اور حکومت کی محبت کو قبول اسلام پر ترجیح دی اگر اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت کا ارادہ کر لیتا تو اس کو بھی نجاشی کی طرح قبول اسلام کی توفیق مل جاتی اور بادشاہت بھی ہاتھ سے نہ جاتی۔ [2]

توحید پرست نصرانیوں کی شہادت

اِمامُ المغازِی محمد بن اسحاق بن یسار اپنی سند سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا قصہ بیان کرتے ہیں اور اس سلسلے میں انہیں پیش آنے والی مشکلات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اصفحان کے رہنے والے تھے اور آتش پرست تھے اور آتش پرستی کے اس قدر دلدادہ تھے کہ چوبیس گھنٹے اپنے والد کے ساتھ آگ دہکانے میں مصروف رہتے مبادا کہ وہ بجھ جائے۔

ایک دن وہ اپنے والد کی زمینوں کی دیکھ بھال کے لیے اپنے کھیتوں کی طرف

---

[1] بخاری ح (۷)۔ مسلم ح (۱۷۷۲) [2] شرح مسلم (نووی) (۱۲/ ۱۰۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارہے تھے کہ ان کا گذر عیسائیوں کے چرچ پر ہوا، انہوں نے اس میں آوازیں سنیں جب انہوں نے اندر جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے طریقے کے مطابق عبادت کررہے ہیں، انہیں ان کی عبادت کا طریقہ پسند آیا اور کہنے لگے، واللہ یہ تو ہمارے اس دین سے بہتر ہے جسے ہم نے اختیار کیا ہوا ہے، چنانچہ یہ غروب آفتاب تک ان کے پاس رہے اور ان سے پوچھا کہ تمہارے اس دین کا مرکز کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا۔ ملک شام۔

ادھر حضرت سلمان کے والد کو بھی خبر ہوگئی تو اس نے انہیں بیڑیوں میں جکڑ دیا۔ اب یہ بیڑیاں حضرت سلمان کو تلاش حق سے کیسے روک سکتی تھیں وہ کسی ذریعے بیڑیاں اتروا کر ملک شام کی طرف فرار ہوگئے تا کہ وہ حقیقت کی تلاش میں اپنا سفر شروع کرسکیں اور ان کا یہ سفر بھی ہمارے خیال میں نبوت محمدؐ یہ کی روشن دلیل ہے۔ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب میں ملک شام میں پہنچ گیا تو وہاں کے نصاریٰ سے پوچھا۔ یہاں دین کے اعتبار سے افضل ترین آدمی کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا لاٹ پادری جو گرجے میں رہتا ہے۔ سو میں اس کے پاس گیا اور اس سے درخواست کی کہ میں تمہارے مذہب میں دلچسپی رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپؑ کے ساتھ رہوں اور گرجے میں تمہاری خدمت کروں اور تم سے دین سیکھوں اور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں۔ اس نے کہا۔ اندر آجاؤ۔ سو میں اس کے گرجے میں داخل ہوگیا۔

لیکن وہ برا پادری ثابت ہوا وہ انہیں صدقے کا حکم دیتا اور اس کے فضائل بیان کرتا۔ جب وہ اس کے پاس صدقات جمع کرادیتے تو وہ اپنے لیے رکھ لیتا اور مساکین پر خرچ نہ کرتا۔ یہاں تک کہ اس نے سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے سات مٹکے جمع کرلیے مجھے اس سے نفرت ہوگئی۔ جب وہ فوت ہوا اور وہ لوگ اسے دفنا کر واپس آئے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ یہ کیسا انسان تھا میں نے انہیں بتایا کہ اب جب کہ تم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از خود مجھ سے پوچھا ہے تو سنو یہ برا انسان تھا یہ تم لوگوں کو صدقے کی برکات بیان کرتا اور صدقے کا حکم دیتا تھا جب صدقات اس کے پاس جمع ہو جاتے تو وہ اپنے لیے رکھ لیتا تھا اور مساکین پر خرچ نہ کرتا تھا۔ اور چلو میرے ساتھ اور دیکھو اس کے خاص حجرے میں سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے مٹکے پڑے ہیں (چنانچہ انہوں نے اس کی لاش نکال کر سولی پر لٹکا دی اور اسے پتھر مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا) اور اس منصب پر ایک اور شخص کو فائز کر دیا۔ وہ آدمی بڑا نیک ثابت ہوا، میں نے اس سے زیادہ عبادت گذار اور اس سے بڑھ کر اچھی نماز پڑھنے والا کوئی آدمی نہ دیکھا، وہ سب سے زیادہ زاہد اور سب سے بڑھ کر آخرت کا طلب گار تھا اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتا تھا، مجھے اس سے اتنی محبت ہو گئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا چنانچہ میں ایک عرصے تک اس کے ساتھ رہا پھر اس کا آخری وقت آ گیا تو میں نے اس سے پوچھا۔ صاحب میں تمہارے ساتھ رہا اور تجھ سے اس قدر محبت کرتا تھا کہ بیان سے باہر ہے اب تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ کا امر آنے والا ہے لہٰذا مجھے وصیت کیجیے اور بتائیے کہ میں آپ کے بعد کہاں جاؤں؟

اس نے کہا۔ اے میرے بیٹے، بخدا میں نہیں جانتا کہ میرے اس طریقے پر کوئی آدمی موجود ہو کیونکہ لوگ فوت ہوتے جا رہے ہیں جو موجود ہیں وہ بدل چکے ہیں اور ان کی اکثریت دینی اقدار کھو بیٹھی ہے البتہ موصل میں ایک آدمی ہے جو میرے طریقے پر ہے۔ چنانچہ جب وہ فوت ہو گیا اور اسے دفن کر دیا گیا تو میں موصل والے بشپ کے پاس چلا گیا اور اس کی وفات تک اس کے ساتھ رہا جب وہ فوت ہونے لگا تو اس نے مجھے توحید پر قائم رہنے والے شخص کے پاس جانے کی وصیت کی جو نصیبین میں رہا کرتا تھا۔ سو میں اس کے پاس چلا گیا اور اس کے پاس رہا جب وہ فوت ہونے لگا تو اس نے مجھے توحید پر قائم رہنے والے ایک شخص کے پاس جانے کی وصیت کی جو روم کی سرزمین عموریہ میں رہا کرتا تھا چنانچہ میں اس کی وفات کے بعد عموریہ چلا گیا اور اس کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی بسر کرنے لگا جب اس کی وفات کا وقت قریب ہوا تو میں نے اس سے پوچھا۔ اے صاحب آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں اور مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ اس نے کہا۔ اے میرے بیٹے مجھے نہیں معلوم کہ آج کل کوئی ایسا شخص ہو جو ہمارے اس عقیدہ توحید پر قائم ہو اور میں تمہیں اس کے پاس جانے کا حکم دوں لیکن ایک نبی کے مبعوث ہونے کا دور آ گیا ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے دین توحید کا حامل ہوگا وہ سرزمین عرب میں ظاہر ہوگا اور نخلستانوں والی سیاہی مائل پتھریلی زمین اس کی ہجرت گاہ ہوگی اس کی علامتیں ڈھکی چھپی نہیں ہیں وہ صدقہ نہ کھائے گا اور ہدیات کھا لے گا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ اگر تو پہنچ سکتا ہے تو وہاں چلا جا۔

چنانچہ انہی ایام میں قبیلہ نبوکلب کے تاجر وہاں سے گذرے تو میں نے ان سے کہا کہ میری یہ گائیں اور بکریاں لے لو اور مجھے اپنے ساتھ سرزمین عرب میں لے جاؤ سوانہوں نے مجھے اپنے ساتھ ملایا اور ملک عرب میں لے آئے جب وہ وادی قریٰ میں پہنچے تو انہوں نے مجھ پر ظلم یہ کیا کہ مجھے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا اور اس وجہ میں اس کے پاس رہنے لگا وہاں میں نے کھجوروں کے درخت دیکھے تو دل میں یہ خیال آیا کہ شاید یہ وہی خطہ ہو جو میرے (عموریہ والے) بزرگ نے بتایا تھا لیکن یہ خیال پختہ نہ تھا انہیں آیام میں میرے یہودی آقا کے پاس یثرب سے ایک آدمی آیا جو اس کا چچازاد تھا اور اس کا تعلق بنوقُریظَہ سے تھا اس نے مجھے اس سے خرید لیا اور یثرب (مدینہ) لے آیا، یہاں مجھے وہ سب علامات نظر آئیں جو میرے عموری بزرگ نے بتائی تھیں چنانچہ میں وہاں رہنے لگا۔

اسی دوران حضرت رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں اعلان نبوت کر دیا اور وہاں ٹھہرے رہے اور میں یہاں غلامی کے امور میں مصروف رہا اور مجھے آپؐ کی مشکلات کی مطلقاً خبر نہ تھی پھر آپؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے اللہ کی قسم ایک روز ایسا ہوا کہ میں اپنے یہودی آقا کی کھجور کے اوپر چڑھ کر پھل اتار رہا تھا اور وہ درخت کے نیچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا چچازاد اس کے پاس آیا اور کہنے لگا اے فلاں، اللہ بنو قیلہ (اوس، خزرج) کو غارت کرے، ان کے پاس مکہ سے ایک آدمی آیا ہے اور وہ اس کے اردگرد اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ اسے اللہ کا نبی سمجھ رہے ہیں، اللہ کی قسم اب وہ اس کی سربراہی میں ہمارے خلاف متحد ہو جائیں گے۔

جب میں نے یہ بات سنی تو مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی اور مجھے یوں معلوم ہونے لگا کہ میں اپنے یہودی آقا کے اوپر گرا کہ گرا، سو میں درخت سے نیچے اتر آیا، اور اس کے چچازاد سے پوچھنے لگا کہ تم کیا کہہ رہے تھے؟ تو اس پر میرا یہودی آقا غضب ناک ہو گیا اور مجھے ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا اور کہا تجھے اس بات سے کیا غرض؟ اپنا کام کر میں نے کہا کوئی بات نہیں میں تو فقط اس کی بات سمجھنا چاہتا تھا اور میرے پاس جمع شدہ کوئی چیز تھی، جب شام ہوئی تو میں نے وہ پلے باندھ لی اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا۔ آپؐ اس وقت قبا میں تھے میں آپؐ کے پاس پہنچا اور درخواست کی، جناب مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ آپؐ نیک آدمی ہیں اور آپؐ کے ساتھ ضرورت مند اور غریب الدیار ساتھی ہیں اور میرے پاس صدقہ کے پھل ہیں اور میں تمہیں دوسروں سے زیادہ حقدار سمجھتا ہوں، یہ کہہ کر میں نے وہ پھل آپؐ کے سامنے رکھ دیئے، تو آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ تم کھالو، اور خود نہ کھایا میں نے دل میں کہا، ایک نشانی تو پوری ہوئی۔

پھر میں واپس آ گیا اور کچھ چیزیں اور اکٹھی کر لیں اس دوران آپؐ مدینہ میں تشریف لے آئے اور میں وہ چیزیں لیکر پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور درخواست کی۔ جناب میں نے محسوس کیا ہے کہ آپؐ صدقہ نہیں کھاتے اور یہ ہدیہ ہے اور میں آپ کے اکرام کے طور پر لیکر حاضر ہوا ہوں، تو آپؐ نے اپنے صحابہ کو اپنے ساتھ شامل کر کے تناول فرمالیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا، لو یہ دو نشانیاں پوری ہوئیں۔

پھر میں آپؐ کی طرف آیا اور آپؐ اس وقت اپنے کسی صحابی کے جنازے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس آ کر اپنے صحابہ کے درمیان بقیع الغرقد میں فروکش تھے، میں نے آپ کو سلام کہا اور گھوم کر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تا کہ اس مہر کو دیکھ سکوں جو میرے عموری بزرگ نے بتائی تھی۔ جب آپؐ نے مجھے دیکھا کہ میں کوئی علامت دیکھنا چاہتا ہوں تو آپؐ نے اپنی چادر مبارک پیٹھ سے ہٹا دی، تو میں نے (دو شانوں کے درمیان) مہر نبوت دیکھ کر اسے چوم لیا اور رونا شروع کر دیا۔ میری یہ حالت دیکھ کر آپؐ نے فرمایا۔ ادھر میرے سامنے آ کر بیٹھو چنانچہ میں سامنے آ کر بیٹھ گیا اور آپ کو اپنی کہانی سنائی آپؐ نے اسے پسند کیا اور اپنے صحابہ کو بھی سنانا پسند کیا۔ [1]

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حبقوقؑ کی شہادتیں

آپؐ کی نبوت کے دلائل میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حبقوق علیہ السلام جیسے انبیاء کی بشارتیں بھی ہیں انہوں نے بھی سرزمین حجاز (فاران) سے ظاہر ہونے والے قدوس اور طاہر نبی کی بشارت دی ہے اور تورات میں حجاز کو فاران کے نام سے ذکر کیا گیا ہے آئندہ سطور میں اس کی وضاحت بھی آ رہی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب سفرِ تثنیہ میں مرقوم ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے قبل بنی اسرائیل سے فرمایا: رب طور سینا کی طرف سے آیا اور ان کے لیے سعیر سے روشن ہوا اور جبل فاران سے جگمگایا (تثنیہ ۲/۳۳)

اس پیش گوئی میں حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو خبر دی ہے کہ جس طرح سیناء کے جبل طور سے اس کی طرف اللہ کا پیغام آیا اس طرح وسط فلسطین میں جبل ساعیر سے نبوت طلوع ہو گی اور اس سے مراد حضرت عیسیٰؑ کی نبوت ہے اور پھر نبوت کا سورج جبل فاران سے طلوع ہو گا اور وہ ایک عظیم نبی کی نبوت سے جگمگائے گا۔

---

[1] سیرت محمد بن اسحاق (۱/ ۶۵-۶۶) اسے طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے راوی صحیحین کے راوی ہیں سوائے محمد بن اسحاق کے اور اس نے بھی سماع کی صراحت کی ہے اور البانی نے سلسلۃ الصحیحۃ میں اسے حسن کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبقوق نبی کے سفر نے فاران میں مبعوث نبی کی بشارت کو مزید پختہ کردیا، اس نے فرمایا ہے: جبل فاران کے قدوس کے جلال نے آسمانوں کو ڈھانپ لیا اور اس کی تسبیح سے زمین بھر گئی (حقوق ۳/۳)

انصاف سے بتائیے کہ یہ کونسا پر ہیبت اور پاکیزہ بندہ ہے جو فاران سے نکلے گا اور زمین اس کی اور اس کے متبعین کی تسبیح کے ترانوں سے گونجے گی؟!

اگر اس پیش گوئی میں فاران کا لفظ موجود نہ ہوتا تو ہم اس سے مراد محمدؐ نہ لیتے لیکن چونکہ تورات اپنی زبان میں مکہ مکرمہ کو ہی فاران کہتی ہے اس لیے اس سے محمدؐ کے علاوہ اور کوئی شخص مراد ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ سفر تکوین میں مرقوم ہے کہ اسماعیل علیہ السلام فاران کے جنگل میں پیدا ہوا اور وہاں ہی پرورش پائی حضرت اسماعیلؑ کے متعلق سفر کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔

اللہ بچے کے ساتھ تھا سو وہ بڑا ہوا۔ اور فاران کے جنگل میں رہائش پذیر ہوا (سفر تکوین (۲۱/۲۱)

سو اس طرح پیش گوئی اپنی مکمل تروتازگی کے ساتھ آشکار ہوگئی۔ جس طرح فاران (حجاز) کے جنگل میں اسماعیل علیہ اسلام نے زندگی بسر کی اس طرح جبل فاران (غار حراء) سے نبوت جگمگائے گی۔

سو بتائیے فاران سے مبعوث ہونے والا نبی کون ہے؟ وہ ہیں سیدنا ومولنا محمد رسول اللہ ﷺ۔

حضرت نبی کریم ﷺ کے بارے میں اس طرح کی مزید بشارتیں بھی اہل کتاب کی الہامی کتابوں میں موجود ہیں چنانچہ حضرت موسیٰؑ کی طرف منسوب سفر تکوین میں مرقوم ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرئیل کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے، اپنے بولنے میں اچھائی اختیار کرو میں ان کے بھائیوں میں تیرے جیسا نبی کھڑا کروں گا، اور اس کے منہ میں اپنا کلام ڈالوں گا اور میں جو کچھ اس کو وصیت کروں گا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سے ان سے کلام کرے گا، اور جو انسان اس کا وہ کلام نہ سنے گا جو وہ میرے نام سے بولے گا تو میں اس سے باز پرس کروں گا۔ ❶

اس نص سے آفتاب نیم روز کی طرح صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ اس عظیم نبی کے متعلق ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے گا اور یہ نص (عبارت) اس نبی کے اوصاف بتا رہی ہے کہ وہ بنی اسرائیل سے نہیں ہوگا بلکہ ان کے چچاؤں کے بیٹوں سے ہوگا اور بنی اسرائیل کے چچے، عیسو بن اسحاق اور اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔

اور اس نبی موعود کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام جیسا ہوگا، اور بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ جیسا کوئی نبی پیدا نہیں ہوا چنانچہ سفر تکوین میں ہے اور بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ جیسا بعد میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا (تثنیہ ۱۰/۲۵) اس مبشر اور موعود نبی کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاہی (زبانی) وحی عطا فرمائے گا جو اللہ تعالیٰ کی تمام وصیتوں کی حامل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں سے انتقام لے گا جو اس کی دعوت کو مسترد کردیں گے۔ اور میں اس کے منہ میں اپنا کلام ڈالوں گا اور وہ ان کو وہ تمام باتیں کہے گا جن کی میں اسے وصیت کروں گا۔ اور میرے نام سے جو میرا کلام انہیں کہے گا اس کلام کو نہ سننے والے انسان سے میں پوچھوں گا۔"

اس کلام میں حضرت موسیٰ جس نبی کی بشارت دے رہے ہیں وہ کون ہوا؟ وہ ہے اس کا بھائی محمد رسول اللہ ﷺ۔

حَجّی نبی کی شہادت

مزید برآن حَجّی نبی کی طرف منسوب سفر میں، وہ حضرت محمد النبی ﷺ کے نام کی صراحت بھی کرتا ہے وہ بنی اسرائیل سے کہتا ہے۔

مت ڈرو کیونکہ رب الافواج نے اسی طرح کہا ہے۔ تھوڑے عرصے بعد یکبارگی ہوگا، میں آسمانوں اور زمین اور تری اور خشکی کو ہلادوں گا اور تمام امتوں کو نازل

❶ تثنیہ ۱۸/ ۱۷-۱۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا۔اور تمام امتوں کا (پسندیدہ) آئے گا،سو میں اس گھر کو بزرگی سے بھر دوں گا، رب الافواج نے کہا ہے۔

اور اس سفر نے اللہ کے گھروں میں ایک جدید گھر کی عظمت بھی بیان کی ہے اس کے الفاظ کا ترجمہ اس طرح ہے''اس آخری گھر کی بزرگی پہلے گھر کی بزرگی سے عظیم تر ہوگی (یعنی بیت المقدس سے) رب الافواج نے کہا ہے،اور اس جگہ میں سلامتی دی گئی ہے (حجی ۲/۶-۹)''

جب ہم تورات کی عبرانی عبارت دیکھتے ہیں اور اس کے الفاظ اس طرح ہیں۔

فبائوا حمدات کول ھا جو ییم، اس کا ترجمہ یہ ہے''اور تمام امتوں کا پسندیدہ آئے گا۔'' اس میں حمدات کا ترجمہ پسندیدہ گیا ہے اور حمدات کا لفظ عبرانی میں ہے یہ عربی میں محمد ہی ہے اور کسی بھی اسم کو اسی طرح ذکر کرنا چاہیے تھا جس طرح وہ بولا گیا ہو کیونکہ اصول یہ ہے اسماء کو بعینہٖ ذکر کیا جاتا ہے، ان کا ترجمہ نہیں لکھا جاتا۔لیکن عبرانی سے عربی میں ترجمہ کرنے والوں نے حمدات کا ترجمہ مشتھی سے کر دیا۔

بیت اللہ الاخیر یعنی مسجد حرام کے بارے میں سفر کا یہ قول کہ (اس جگہ میں سلامتی دی گئی) اس سے مراد سرزمین حرم ہے جہاں سلام یعنی سلامتی اور اسلام ہے کیونکہ سلام اور اسلام کا مادہ ایک ہی ہے اور سلام اور اسلام کا اطلاق دین اسلام پر کیا جاتا ہے جس طرح قرآن حکیم میں ہے

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً﴾

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً سے مراد اسلام ہے اس طرح کی واضح شہادتوں اور روشن پیش گوئیوں نے انصاف پسند اہل کتاب کو حضرت نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور اس بات کے اعتراف کرنے کی طرف مائل کر دیا کہ سابقہ انبیاء کی کتابوں میں مرقوم مبشر اور موعود پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ہی ہے صلی اللہ علیه و آله و اصحابه

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و سلم۔

یہودیوں کے ممتاز عالم عبداللہ بن سلام کی شہادت

ان انصاف پسندوں میں یہودیوں کے ممتاز عالم حضرت عبد اللہ بن سلام بھی ہیں انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لانے کے موقعہ پر اسلام قبول کیا، فرماتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ہمراہ آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا، جب میں نے آپؐ کے چہرہ انور کو دیکھا تو یقین آ گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا اور آپؐ نے جو پہلی گفتگو فرمائی وہ یہ تھی کہ

((اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوالسَّلاَمَ، وَاطْعِمُو الطَّعَام، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَام، تَدْخُلُوا لْجَنَّۃَ بِسَلاَمٍ)) ❶

''اے لوگو کثرت سے السلام علیکم کہا کرو، بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تم نوافل پڑھا کرو تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔''

امام سندھی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کے یہ الفاظ (عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ) کہ میں نے پہچان لیا کہ اس کا چہرہ کذاب کے چہرے جیسا نہیں ہے کیونکہ آپؐ کے چہرے سے نور نبوت کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں اور جب راتوں کو اٹھ کر اللہ کے سامنے آہ و زاری کرنے والے نمازی اور بزرگ اپنے چہروں سے ہی پہچانے جاتے ہیں تو ان کے سردار حضرت محمدؐ رسول اللہ کیوں نہ پہچانے جاتے ﷺ !؟ ❷

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام، حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا میں آپؐ سے تین باتوں کا جواب پوچھوں گا اور ان کا جواب سوائے نبی کے اور کوئی نہیں جانتا (۱) قیامت کی پہلی

❶ ترمذی ح (۲۴۸۵)۔ ابن ماجہ ح (۱۳۳۴)۔ احمد ح (۲۳۲۷۲)

❷ شرح سنن ابن ماجہ (۲/ ۲۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت کیا ہوگی (۲) اہل جنت سب سے پہلے کیا کھائیں گے (۳) اولاد میں باپ کی مشابہت کس ذریعے سے آتی ہے؟

آپ نے فرمایا۔ مجھے جبرئیل نے ابھی ان باتوں کی خبر دی ہے (۱) قیامت کی پہلی علامت آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرلے گی (۲) اہل جنت کو سب سے پہلے مچھلی کا بھنا ہوا جگر کھانے کو ملے گا (۳) جبکہ اولاد میں اس کے ماں باپ کی مشابہت اس ذریعے ہوتی ہے کہ جب شوہر اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے تو اگر اس کا پانی اس کی بیوی کے پانی پر سبقت لے جائے تو اس میں مشابہت شوہر کی ہوگی اور اگر بیوی کا پانی شوہر کے پانی پر سبقت لے جائے تو اس میں مشابہت بیوی کی ہوگی۔ اس نے کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا۔ اے اللہ کے رسول یہودی بڑے بہتان باز ہیں اگر انہیں آپؐ کے سوالات کرنے سے قبل میرے قبول اسلام کا پتہ چل گیا تو وہ آپؐ کے پاس مجھ پر بہتان لگائیں گے۔

چنانچہ جب یہودی آپؐ کے پاس آئے تو حضرت عبداللہ بن سلام ایک مکان کے اندر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا۔ عبداللہ بن سلام تمہارے مذہب کا کیسا انسان ہے؟

انہوں نے کہا۔ وہ ہمارا سب سے بڑا عالم اور سب سے بڑے عالم کا بیٹا۔ اور ہم سب سے اچھا انسان ہے اور سب سے اچھے انسان کا بیٹا ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ کیا خیال ہے تمہارا، اگر وہ اسلام قبول کرلے تو انہوں نے کہا۔ اللہ اسے ایسی بات سے محفوظ رکھے۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن سلام باہر آ گئے اور کہا۔ اشهدان لا اِلٰه اَلّا اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اً رَسُوْلُ اللّٰهِ وہ فوراً بولے۔ یہ ہم میں بدترین انسان ہے اور بدترین انسان کا بیٹا ہے اور اسے برا کہنے لگے۔ سو حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد اللہ بن سلام جو کہ گذشتہ الہامی کتابوں کا عالم ہے، کا اسلام قبول کرنا، حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت صادقہ پر شہادت عدل ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔

﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ (الرعد: ۴۳)

''اور کافر لوگ کہتے ہیں، تو پیغمبر نہیں ہے، کہہ دیجیے اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔''

اہل کتاب کی شہادتوں میں سے ایک اور شہادت بھی حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت پر شاہد عدل ہے چنانچہ مُسند امام احمد میں سلمۃ بن سلامہ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے قبیلے بنی اشہل کے پڑوس میں ایک یہودی رہا کرتا تھا، حضرت نبی کریم ﷺ کی آمد سے پہلے ایک دن وہ بنی اشہل کی مجلس میں آیا، ان دنوں میں حضرت سلمہ بن سلامہ نوخیزی میں قدم رکھ چکے تھے وہ آ کر ان کے سروں پر کھڑا ہو گیا اور اس نے حشر و نشر اور حساب و کتاب اور جنت اور دوزخ کا بیان شروع کر دیا اور کہا یہ لوگ مشرک اور بت پرست ہیں یہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ مرنے کے بعد جی اٹھنا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے اے فلاں تجھ پر افسوس تیرا خیال ہے کہ لوگ مرنے کے بعد پھر اٹھائے جائیں گے اور ایسے گھر میں بھیجے جائیں گے جس میں باغات اور آگ ہوگی اور وہ وہاں اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے؟

اس نے کہا۔ ہاں، اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔

اس نے مکہ اور یمن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان شہروں کی طرف سے ایک نبی مبعوث ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ کب؟ اس نے حضرت سلمہؓ کی طرف دیکھا اور وہ اس وقت نوخیز جوان تھے، اور کہا اگر یہ نوجوان بڑھاپے تک زندہ رہا تو اسے پالے گا۔

حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ ابھی دن اور رات نہ گذرے تھے کہ اللہ نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کو مبعوث فرما دیا اور وہ یہودی ابھی تک ہمارے درمیان زندہ تھا، سو ہم تو آپ ﷺ پر ایمان لے آئے اور اس نے کفر اور عناد کی وجہ سے انکار کر دیا۔

ہم نے اس سے کہا۔ اے فلاں افسوس ہے تجھ پر کیا تو وہی نہیں ہے جس نے ہمیں اس کے بارے میں بتایا تھا اس نے کہا: ہاں، لیکن یہ وہ نہیں ہے۔ ◆

اس طرح اس نے حق کو پہچان لیا لیکن پھر بھی انکار کر دیا حالانکہ وہ آپ کی بشارت دے چکا تھا۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (البقرہ: ۸۹)

"اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آ گئی جو تصدیق کرنے والی تھی اس (کتاب) کی جو ان کے پاس ہے اور وہ اس سے پہلے ان لوگوں پر فتح طلب کیا کرتے تھے۔ سو جب آیا ان کے پاس جسے وہ پہچانتے تھے تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا سو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

چنانچہ انہوں نے اس نبی کا انکار کر دیا جس کا وہ انتظار کر رہے تھے اور وہ اسے ایسے پہچانتے تھے جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ صدق اللہ العظیم

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

"وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو جن لوگوں نے خسارے کا سودا کیا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔"

◆ مسند احمد (۱۵۴۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید برآں یہود یثرب اپنے پڑوس میں رہنے والے اوس اور خزرج قبائل کو ایک عظیم نبی کی آمد کی دھمکی دیتے تھے اور اس کے نام سے یثرب والوں کو خوفزدہ کر کے ان پر سرداری کرتے تھے۔

چنانچہ امام المغازی محمد بن اسحاق اپنی سیرت میں چند انصاروں کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ (اللہ کی رحمت اور ہدایت کے بعد) جس چیز نے ہمیں اسلام کی دعوت دی وہ یہ تھی کہ ہم لوگ مشرک اور بت پرست تھے اور اہل کتاب کے پاس ایسا علم تھا جو ہمارے پاس نہ تھا اور ہمارے اور ان کے درمیان شر وفساد برپا رہتا تھا، جب ہم انہیں ناپسند صورتحال سے دوچار کرتے تو وہ ہمیں یہ کہتے کہ ایک موعود نبی کے معبوث ہونے کا وقت قریب ہے ہم اس کے ساتھ مل کر تمہیں یوں نیست ونابود کردیں گے جیسے عاد اور ارمؑ نابود ہوئے اور ہم یہ بات ان سے اکثر سنتے رہتے تھے۔

جب اللہ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا تو جب اس نے ہمیں اللہ کی طرف دعوت دی تو ہم نے اسے قبول کرلیا اور ہم نے پہچان لیا کہ اسی کے نام کی ہمیں دھکیاں دی جاتی تھیں چنانچہ ہم نے ایمان قبول کرنے میں جلدی کی اور وہ آپؐ کے منکر ہو گئے سو یہ آیت ہمارے اور ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (البقرہ: ۸۹)

قتادہ کہتے ہیں کہ یہود، حضرت محمد ﷺ کے نام پر کفار عرب پر فتح طلب کرتے تھے۔ جب اللہ نے حضرت محمدؐ کو بھیجا اور انہیں معلوم ہوا کہ وہ تو بنی اسماعیل سے ہے تو انہوں حسدًا کفر کیا حالانکہ وہ آپؐ کو جانتے تھے اور اپنے ہاں تورات میں ان کے بارے میں لکھا ہوا پاتے تھے۔ [1]

---

[1] جامع البیان (۱/ ۴۱۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستجاب الدعوات یہودی بزرگ کی شہادت

حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کی شہادت ایک اور یہودی عالم نے دی تھی اس کا نام تھا ابن الھیبان جب اسے پتہ چلا کہ اس کی ہجرت گاہ یثرب ہے تو وہ ملک شام سے یثرب چلا آیا اور پھر وہ زندگی بھر آپ کی بعثت اور ہجرت کا منتظر رہا۔

امام المغازی محمد بن اسحاق بن یسار اپنی سیرت میں بنو قریظہ کے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ملک شام سے ایک یہودی عالم آیا۔ اسے ابن الہیبان کہا جاتا تھا وہ ہمارے ہاں رہا، اللہ کی قسم ہم نے کسی کو اس سے اچھی نماز پڑھتے نہ دیکھا وہ بعثت نبوی سے دو سال قبل ہمارے پاس آیا، جب ہمیں قحط کا سامنا کرنا پڑتا اور ہم خشک سالی سے دوچار ہوتے تو اسے کہتے۔ اے ابن الہیبان باہر نکلو اور ہمارے لیے بارش طلب کرو۔ وہ جواب دیتا۔ اللہ کی قسم جب تک تم اپنے گھروں نکلنے سے قبل صدقہ ادا نہ کرو گے، میں دعا نہیں مانگوں گا۔

ہم اس سے دریافت کرتے کہ کتنا صدقہ ادا کریں؟ وہ کہتا ایک صاع کھجوریں یا دو صاع جَو، چنانچہ ہم صدقہ ادا کرتے پھر وہ ہمارے حرۃ کے میدان میں نکل آتا اور ہم بھی اس کے ساتھ استسقاء کے لیے نکلتے، اللہ کی قسم وہ اپنی جگہ پر کھڑا بھی نہ ہوتا تھا کہ بارش برسنا شروع ہو جاتی اور پانی گھاٹیوں میں بہنا شروع ہو جاتا اور ایسا ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ ہوا۔

اس کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ہم اس کی طرف اکٹھے ہو کر گئے تو اس نے کہا۔ اے گروہ یہود تمہیں کوئی پتہ ہے کہ مجھے کونسی چیز شراب اور خمیر والی سرزمین (شام) سے بھوک اور بدحالی والی سرزمین (یثرب) کی طرف لے آئی؟

انہوں نے کہا۔ اس بات کو تو تم ہی زیادہ جانتے ہو اس نے کہا، میں تو اس امید پر ادھر آیا ہوں کہ یہاں ایک نبی مبعوث ہونے کی توقع ہے اور اس کی آمد کا زمانہ سر پر ہے اور یہ شہر اس کی ہجرت گاہ ہے لہٰذا تم بھی اس کی پیروی کرنا اور دیکھنا کہ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور کے وقت کہیں دوسرے لوگ اس پر ایمان لانے میں سبقت نہ لے جائیں۔ اے گروہ یہود، وہ (منکرین حق کا) خون بہانے اور ان کی عورتوں کو باندیاں بنانے اور ان کے بچوں کو غلام بنانے کے پروگرام کے ساتھ مبعوث ہوگا لہذا تمہیں کوئی چیز اس پر ایمان لانے سے نہ روکے اس کے بعد وہ فوت ہوگیا۔ چنانچہ جب فتح بنو قریظہ والی رات آئی تو ان کے قلعے سے تین آدمی نکلے اور ان سے کہا۔ اے گروہ یہود اللہ کی قسم یہ وہی ہے جس کا تذکرہ تم سے ابن الہیبان نے کیا تھا، وہ کہنے لگے نہیں یہ وہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ واللہ یہ اس کی صفت ہی ہے اور یہ وہی ہے۔ پھر وہ نیچے آئے اور اسلام قبول کرلیا۔ ◆

مذکورہ بالا دلائل سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی کہ اہل کتاب کے بادشاہ اور علماء اس بات کو خوب جانتے تھے کہ اُن کے ہاں مقدس کتابیں صراحت کے ساتھ حضرت نبی کریم ﷺ کا نام اور اس کے دین اور اس کے عظیم گھر کا ذکر کرتی ہیں اس لیے وہ آپ پر صدق دل سے ایمان لائے اور جو ایمان نہ لا سکے انہوں نے آپ کی دعوت کا خیر مقدم کیا اور آپ کی خدمت میں ہدیے بھیجے اور آپؐ کے دعوت ناموں کو ہاتھی دانت کی ڈبیوں میں رکھ کر ہمیشہ کے لیے محفوظ کردیا اور پھر جو چیز حجی نبی کے سفر میں بیان ہوئی ہے کہ اس کے گھر (مکہ) کی بزرگی اور قدر و منزلت حضرت اسحاق کے تعمیر کردہ گھر (بیت المقدس) سے عظیم تر ہوگی اگر کوئی اس کا نظارہ کرنا چاہے تو مکہ والے گھر کے زائرین کی تعداد سے کرلے جو دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے۔ یہ خبر بھی آپ کی نبوت کی روشن دلیل ہے۔

اللہ رب العزۃ نے گذشتہ انبیاء کی کتابوں میں آپ کے متعلق بشارتوں کو تاکیداً بیان کرتے ہوئے کتنی سچی بات کہی اور اس میں مومنوں کو فلاح کی بشارت بھی دی۔

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ

◆ سیرت ابن اسحاق (۱/ ۶۲) ابن ھشام (۲/ ۳۸۔۳۹) بیھقی (۹/ ۱۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(الاعراف: ۱۵۷)

''وہ لوگ جو اس نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام ٹھہراتا ہے اور ان کے (سروں سے) بوجھ اور ان کے (گلوں سے) طوق اتارتا ہے سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم وتکریم کی اور اس کی مدد کی اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

حضرت رسول کریم ﷺ کا تابندہ اور پائندہ معجزہ

تمہید

آپ ﷺ کی نبوت کا عظیم الشان ثبوت، قرآن کریم جیسی لاثانی کتاب ہے جس نے اولین اور آخرین کو اپنی نظیر پیش کرنے سے عاجز کر دیا ہے حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

((مَا مِنَ الْاَ نْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَامِثْلُهٗ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِیْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ◆

"انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جسے اتنے کچھ معجزات نہ دیئے گئے ہوں۔ جو عالم بشریت کو ان پر ایمان لانے کے لیے کافی تھے البتہ مجھے ایک خاص معجزہ عطا ہوا ہے اور وہ ہے وحی، جو اللہ نے مجھ پر نازل کی اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ میں قیامت کے دن تمام انبیائے کرام سے زیادہ امتیوں والا ہوں گا۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (اِنَّمَا كَانَ الَّذِیْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا) کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرا وہ معجزہ جس سے میں نے منکرین کو چیلنج کیا ہے وہ وحی ہے جو مجھ پر

◆ بخاری ح (۴۹۸۱)۔ مسلم ح (۱۵۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل کی گئی ہے یعنی قرآن۔"

بعدازاں انہوں نے اس طرف توجہ مبذول کی کہ اس حدیث سے مراد یہ نہیں کہ آپؐ کے معجزات قرآن میں محصور ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپؐ کے معجزات میں سے قرآن ایسا عظیم معجزہ ہے جو صرف آپؐ سے مختص ہے دیگر انبیاء اس میں شریک نہیں ہیں۔ ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اس کی وفات کے ساتھ ہی منقطع اور معدوم ہو گیا جبکہ یہ قرآن ابدالآباد تک باقی رہنے والی حجت اور دلیل ہے اس کے عجائبات ختم نہ ہوں گے اور نہ یہ کثرت تلاوت سے پرانا ہوگا اور نہ ہی علماء اس سے سیر ہوں گے یہ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کن کتاب ہے کوئی ٹھٹھا مذاق نہیں جس کسی حکمران نے اسے ترک کیا اسے اللہ نے ذلیل کر دیا اور جس نے اسے چھوڑ کر راہ ہدایت تلاش کی اسے اللہ نے ذلیل کر دیا۔ ❷

امام ابن کثیر کا یہ بیان مشہور ضرب المثل "جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے" کا آئینہ دار ہے کیونکہ صحراؤں اور دریاؤں، شہروں اور بستیوں، پہاڑوں کی چوٹیوں اور غاروں، سمندری جزیروں اور بحری جہازوں میں جس قدر اس کتاب کی تلاوت ہو رہی ہے اتنی کسی اور کتاب کی تلاوت نہیں ہو رہی۔ رمضان المبارک میں کروڑوں مسلمان اپنی اپنی مساجد میں اس کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔ ایک امریکن نو مسلم سکالر تین سو مرتبہ قرآن پڑھ کر سیر نہ ہوا اور اب چوتھے سینکڑے کو شروع کیے ہوئے ہے اس کا بیان ہے مجھے ہر دفعہ کوئی نہ کوئی نیا نکتہ سمجھ آتا ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ انبیائے کرام کے معجزات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا سب سے بڑا معجزہ ایسی پائیدار کتاب ہے جو ہمیشہ سرسبز و شاداب اور

---

❶ فتح الباری (۸/ ۶۲۳)

❷ تفسیر القرآن العظیم (۲/ ۶۷۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سدا بہار ہے اس میں کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہوا اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ابھی نازل ہوا ہو، اور وہ ہے قرآن عظیم۔ اس قرآن نے جو بھی خبر دی ہے وہ اپنے وقت پر بعینہ اسی طرح رونما ہوئی جیسے اس نے بتائی تھی۔ ◆

یہی وہ عظیم معجزہ ہے جس کے ساتھ اللہ نے گذشتہ اور آئندہ آنے والے لوگوں کو چیلنج کیا اور جب انہوں نے گمان کیا کہ یہ محمد ﷺ کا کلام ہے تو اللہ نے ان کو ایسا کلام بنا کر لانے کی دعوت دی۔ قرآن میں ہے۔

﴿أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ○﴾ (الطور)

''یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ (قرآن) ازخود گھڑ لیا ہے بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے سو اگر وہ سچے ہیں تو اس جیسا کلام بنا کر پیش تو کریں۔''

جب مشرکین اس جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز آ گئے تو قرآن نے انہیں چیلنج کر دیا کہ وہ اس طرح کی دس سورتیں ازخود گھڑ کر لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ (ھود: ۱۳)

''کہتے ہیں کہ اس نے قرآن ازخود بنا لیا ہے (جواب میں) فرما دیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لو۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے قرآن کا اعجاز بیان کیا ہے کہ کوئی فرد بشر اس جیسا کلام پیش کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ اس جیسی دس سورتیں پیش کر سکتا ہے بلکہ ایک سورت بھی پیش نہیں کر سکتا کیونکہ رب تعالیٰ کا کلام مخلوق کے کلام کے مشابہ نہیں ہو سکتا علاوہ ازیں اس کی ازلی صفات نئی صفات کے مشابہ نہیں ہو سکتیں

◆ اغاثۃ اللھفان (۲/ ۳۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی اس کی ذات کے مشابہ کوئی چیز ہو سکتی ہے۔ ◆

چنانچہ جب وہ دس سورتیں لانے سے عاجز آ گئے تو قرآن نے انہیں کوئی ایک سورت لانے کا چیلنج دے دیا (قرآن میں ہے)

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ (بقرہ: ۲۳)

''اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمایا ہے تو اس جیسی تم بھی کوئی سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے معبودوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو تو۔'' (سورۃ بقرہ۔۲۳)

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی سچائی پر دلیل اور اس کی نبوت کے برحق ہونے کی برہان، اور جو کچھ وہ میری طرف سے تمہارے پاس لایا ہے اس کے حق ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ تم اور تمہارے اعوان وانصار سب کے سب اس کی پیش کردہ سورتوں جیسی سورت پیش کرنے سے عاجز ہو، اور جب تم فصاحت وبلاغت میں کمال رکھنے کے باوجود اس سے عاجز ہو تو جان لو کہ تمہارے علاوہ بھی جتنے لوگ ہیں وہ اس کی نظیر لانے سے قاصر ہیں۔ ◆

اور قرآن کا چیلنج اس وقت نقطہ عروج پر پہنچتا ہے جب وہ خبر دیتا ہے کہ قرآن جیسا اسلوب بیان اور اس کی سورتوں جیسی کوئی سورت لانے کے سلسلے میں مشرکین کا عجز دائمی ہے جس میں انقطاع نہیں آ سکتا قرآن کہتا ہے:

﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا﴾ (البقرہ: ۲۴)

''اگر تم نہیں کر سکے تو آئندہ کر بھی نہ سکو گے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ ﴿وَلَنْ تَفْعَلُوا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ ان کی ہمتوں کو برانگیختہ کرنے اور ان کے نفسوں کو جھنجھوڑنے کے لیے فرمایا تاکہ ان کی عاجزی بھی

◆ تفسیر القرآن الکریم (۲/ ۴۵۵)

◆ جامع البیان (۱/ ۳۷۲-۳۷۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوکھی ہو۔ اور یہ غیب کی پیش گوئی ہے جس کے وقوع ہونے سے قبل ہی قرآن نے اطلاع کر دی ہے۔ ◆

معارضین قرآن کی بے بسی

اور جب مسلیمہ (کذاب) نے قرآن کا معارضہ کرنے کی جسارت کی تو اللہ نے اسے رُسوا کر دیا اور اس کا کلام اہل عقل کے ہاں مضحکہ بن گیا اور بَلَغَاءَ نے اسے فضول قرار دیکر اس سے اعراض کر لیا۔ اس نے کہا تھا

((يَا ضِفْدَعُ، نَقِّي كَمَا تَنقِّيْنَ، لاَ الْمَاءَ تُكَدِّرِيْنَ وَلا الشَّرابُ تَمْنَعِيْنَ))

''اے مینڈکی جس طرح تو ٹرایا کرتی ہے ٹراتی رہ نہ تو، تو پانی گدلا کرتی ہے اور نہ پینے سے روکتی ہے۔''

اسی طرح وہ قرآن کا معارضہ (مقابلہ) کرتے ہوئے کہتا ہے۔

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِالْحُبْلٰى ، أَخْرَجَ مِنْ بَطْنِهَا نَسْمَةً تَسْعٰى، مِنْ بَيْنِ شَرَاشِيْفٍ وَحَشٰى﴾

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے حاملہ عورت کے ساتھ کیا معاملہ کیا، اس کے پیٹ سے چلتی پھرتی جاندار مخلوق نکالی پسلیوں اور انتڑیوں کے درمیان سے۔''

قریش کا فصیح و بلیغ شخص نضر بن حارث قرآن کے مقابلے میں کلام پیش کرتے ہوئے کہتا ہے اور کتنا مضحکہ خیز کلام پیش کرتا ہے:

﴿وَ الزَّارِعَاتِ زَرْعًا، وَالْحَاصِدَاتِ حَصْدًا، وَالطَّاحِنَاتِ طَحْنًا ، وَالْعَاجِنَاتِ عَجْنًا ، وَالخابِزَاتِ خُبْزًا﴾

''قسم ہے کاشتکاری کرنیوالوں کی کاشتکاری کی، اور اسے خوب طرح سے

◆ الجامع الاحکام القرآن (۱/ ۲۶۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاتنے والوں کی اور اچھی طرح پیسنے والوں کی اور اسے عمدہ طریقے سے گوندھنے والوں کی اور اس سے بہترین روٹیاں پکانے والوں کی۔''❶

مشہور ادیب ابن مقفع نے ہر اعتبار سے قرآن کا معارضہ پیش کرنے کی جسارت کی لیکن ناکام اور نامراد رہا اور بول اٹھا کہ میں گواہی دیتا ہوں، اس قرآن کا معارضہ پیش نہیں کیا جاسکتا اور دراصل یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ ما فوق الفطرت ہستی کا کلام ہے۔

اس طرح ہسپانیہ (سابقہ اندلس) کے بلیغ البیان اور فصیح اللسان شخص یحی الغزال نے بھی زور آزمائی کی اور منہ کی کھا کر ہار مان گیا۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمَ

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ (الاسراء: ۸۸)

''کہہ دیجیے اگر انسان اور جن اس قرآن جیسا کلام پیش کرنے کیلئے اکھٹے ہو جائیں تو وہ اس (قرآن) جیسا کلام نہیں پیش کر سکتے اگرچہ وہ باہم ایک دوسرے کے معاون ومددگار کیوں نہ بن جائیں۔''

امام ابن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مٹی سے پیدا ہونے والی مخلوق، ربّ الْاَرْبَابِ کے کلام جیسا کلام کس طرح پیش کرسکتی ہے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں اور نہ ہی کسی انسان کے بس کی بات ہے اور جس کسی انسان کو ادنیٰ سا ذوقِ ادب ہو اور وہ نظم ونثر کی اصناف سے ذرا سی بھی آگاہی رکھتا ہو تو جب وہ قرآن عظیم کا دیگر بلغاء کے کلام سے موازنہ کرے گا تو اسے عظیم ترین فرق معلوم ہوگا۔❷

(اَيْنَ الثُّرَيَّا وَاَيْنَ الثَّرٰى)

''کہاں جگمگاتے ستاروں کا جھرمٹ اور کہاں تہہ کی مٹی۔''

---

❶ ابراہیم خلیل کی کتاب لِمَاذَا اَسْلَمَ صَدِيْقِى (ص۔۵۔۵۴)

❷ تیسیر کلام الرحمٰن) (ص۔۴۵۔۴۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار قریش ولید بن مغیرہ مخزومی کا اعترافِ حق

قرآن کے دشمن بھی قرآن کی عظمت کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے اور اس کی محکم آیات سنتے ہی ان کی گردنیں خم ہو گئیں۔ یہ ولید بن مغیرہ مخزومی ہے جو سید القریش کہلاتا ہے جب وہ حضرت نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

سنتا ہے تو اپنا مشہور جملہ کہہ بیٹھتا ہے۔

﴿وَاللّٰهِ إِنَّ لِقَوْلِهِ الَّذِيْ يَقُوْلُ لَحَلَاوَةً وَإِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً وَإِنَّهُ لَمُثْمِرٌ أَعْلَاهُ مُغْدِقٌ أَسْفَلُهُ، وَإِنَّهُ لَيَعْلُوْ وَمَا يُعْلَا وَإِنَّهُ لَيَحْطِمُ مَا تَحْتَهُ﴾ ❶

”اللہ کی قسم اس کی یہ بات جو یہ کہہ رہا ہے کتنی شیریں ہے اس کے کلام پر (خالص دودھ پر تیرنے والے مکھن کی سی) طراوت ہے اور اس کا اوپر والا حصہ پھلدار ہے اور نیچے والا حصہ زرخیزی سے لبریز ہے اور یہ بلند تر ہوتا جائیگا اور اس سے بلند کوئی کلام نہ ہوگا اور یہ اپنے مقابل کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔“

سربراہ قریش عتبہ بن ربیعہ پوری قوم کا نمائندہ بن کر حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آتا ہے آپؐ اسے سورہ فُصِّلَتْ کی ابتدائی آیات سناتے ہیں، وہ قریش مکہ کی طرف واپس چلا جاتا ہے اور انہیں کہتا ہے۔ اللہ کی قسم میں نے محمدؐ کی زبان سے ایسا کلام سنا ہے جس جیسا کلام میں نے کبھی نہیں سنا، اللہ کی قسم نہ تو وہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ پرفریب کلام ہے، اے گروہ قریش میری مانو اور اس کی ذمہ داری مجھ پر ڈال دو، اس آدمی کو اس کے حال پر چھوڑ دو، اللہ کی قسم میں نے اُس کی زبان سے جو کلام سنا ہے لازماً اس کا کوئی اہم رزلٹ نکلے گا۔ ❷

---

❶ مستدرك حاكم (۲/ ۵۵۰) بيهقى دلائل النبوة وافقه الذهبى على تصيحه (۲/ ۱۹۸)

❷ بيهقى دلائل النبوة (۲/ ۲۰۴-۲۰۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور جدید کے غیر جانبدار مستشرقین سکالرز ◆ نے بھی قرآن کی عظمت کی شہادت دی ہے اور ان کے ریمارکس قرآن کی حقانیت کے بارے میں مزید حیرت و استعجاب کی وجہ سے تاریخ کا حصہ بن گئے ان میں سے ایک قول مشہور مستشرق سکالر Von Hammer کا ہے وہ اپنے ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں لکھتا ہے۔

قرآن کریم، دین اسلام کا محض آئین ہی نہیں بلکہ وہ عربی اسلوب بیان کا نقطہ عروج بھی ہے اور قرآن کا حیران کن اسلوبِ بیان اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہ اللہ کی وحی ہے اور حضرت محمدؐ نے معجزانہ طرز خطاب سے اس کی بادشاہت کو پھیلا یا ہے۔ قرآن کے کلمات (آیات) کوکسی فرد بشر کے فطری ملکہ گویائی کا ثمرہ قرار دینا ممکن نہیں۔ ◆

www.KitaboSunnat.com

جرمن ڈاکٹر Pliup hitti اپنی کتاب (اسلام، دستور زندگی) میں لکھتا ہے

قرآنی اسلوب بیان، دیگر اسالیب بیان سے مختلف ہے اور یہ دیگر اسالیب بیان سے موازنہ قبول نہیں کرتا اور اس کے اسلوب بیان کی تقلید (نقل) کرنا ممکن نہیں ہے اور اس کی بنیادی وجہ قرآن کا اعجاز ہے۔ قرآن کریم تمام معجزات میں سے عظیم معجزہ ہے۔

مشہور مستشرق (Gearg Henna) اپنی کتاب ،قصۃ الانسان، میں لکھتا ہے۔

جب مسلمان اس بات کو معتبر سمجھتے ہیں کہ قرآن کی صحت اس وجہ سے حتمی ہے کہ قرآن منزل من اللہ ہے اور اس میں خطا کا احتمال نہیں ہے تو اس بات کا مسیحیون کو بھی اعتراف ہے قطع نظر اس بات کے کہ یہ منزل من اللہ ہے یا انسانی طبع کا شہکار ہے۔ اس لیے جب انہیں عربی الفاظ کے لغوی معنوں میں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ استشہاد کے لیے قرآن کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔

◆ مستشرقین سکالرز سے مراد ایسے یورپین ریسرچ سکالرز ہیں جنہیں یورپی حکومتوں نے مشرقی علوم پڑھائے تھے تاکہ وہ اسلام میں تشکیک پیدا کر سکیں۔ لیکن اللہ کی شان دیکھیئے ان میں سے اکثر مسلمان ہو گئے۔

◆ جرمن مسلمان کی ڈائری از ڈاکٹر مراد ہوفمان۔ (ص ۱۲۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور فرانسیسی فلسفی Henryserveia اپنی کتاب (فلسفہ الفکر الاسلامی) میں لکھتا ہے۔

قرآن، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلند اسلوب بیان کا نقطہ عروج ہے، کسی بشر کا اسلوب بیان، اس کے مقابلے میں پر کاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔

مستشرق (Blasher) نے قرآن پر اعتراضات کرنے میں پوری توانائی صرف کر دی اور اس کی عداوت میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن حقیقت غالب آ گئی اور اسے کہنا پڑا کہ نہ صرف یہ کہ قرآن اپنے مضامین اور تعلیمات کے سبب معجز ہے بلکہ ممکن ہے وہ ہر طرح کی خوبیوں سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین ادبی تحفہ بھی ہو اور ایسا تحفہ جو عالم انسانیت کے ہاں عظیم اور پسندیدہ تحائف پر فوقیت رکھتا ہو۔

قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت اور عمدہ اسالیب بیان نے مستشرق ادیب گوئٹے کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا اور اس نے اپنے شعری مجموعے (مغربی شاعر کے مشرقی دیوان) میں قرآن کے حق میں یہ شہادت رقم کر دی کہ۔ قرآن، بشر کا کلام نہیں، اگر ہم اسے اللہ کا کلام نہ مانیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ حضرت محمدؐ، خدا ہے (جبکہ بدیہی بات ہے کہ حضرت محمدؐ، خدا نہیں ہے بلکہ وہ خدا کا پیغمبر ہے اور اس پر نازل ہونے والا کلام، پیغمبر کا کلام نہیں بلکہ پیغمبر کے خدا کا کلام ہے)

مستشرقین میں سے ایک صاحب، عربوں کی معاشرتی اور اخلاقی اقدار میں عظیم انقلاب برپا کرنے والی کتاب کے اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اس کتاب (قرآن کریم) نے اسلام میں داخل ہونے والے عربوں اور غیر عربوں کو کتنی سرعت سے متمدن اور مہذب قوم بنا دیا حالانکہ وہ صدیوں سے غیر متمدن اور غیر مہذب چلے آرہے تھے فرانسیسی مفکر (Marseil Poizer) اپنی کتاب (انسانیۃ الاسلام) میں لکھتا ہے کہ قرآن نے جاہلی دور کے عربوں کے اخلاق سنوارنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ انہیں ایسا پائیدار مکمل آئین دیا ہے۔ جو ہر دور کے بشری حقائق اور معاشرتی ضروریات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق ہے۔

(Viudurant) اپنی کتاب قصة الحضارة میں قرآن کے کردار پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ مسلمانوں کے اخلاقی اور ثقافتی معیار کو بلند کرنے میں قرآن کا بہت بڑا کردار ہے۔ اس قرآن نے ان میں معاشرتی نظام اور معاشرتی وحدت کے اصول قائم کیے اور انہیں صحیح اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی اور اس نے ذلیل وخوار طبقے میں عزت اور بزرگی کی روح پھونک دی اور انہیں آزادی کی قدر و قیمت سے آگاہ کر دیا اور مسلمانوں کے درمیان اعتدال کا راستہ اور خواہشات نفسانی سے بعد کا ایسا داعیہ پیدا کر دیا جس کی مثال سفید فام انسان کے مسکن (یعنی براعظم یورپ) میں ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی۔

اٹلی کی مشہور مستشرقہ (Lora veccia vaglieri) اپنی کتاب ،دفاع عن الاسلام، میں لکھتی ہے۔ اسلام کا تیزی سے پھیل جانا نہ تو (مادی) قوت کا کرشمہ ہے اور نہ داعیان اسلام کی لگاتار کوششوں کا نتیجہ ہے بلکہ اس کے پھیلاؤ کا واحد سبب وہ کتاب ہے جو مسلمانوں نے مغلوب اقوام کے سامنے پیش کی ہے۔ یعنی کتاب اللہ جو کلمہ حق ہے۔ یہ کتاب ایک عظیم معجزہ ہے جو محمدؐ نے اس زمین کے پسماندہ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ ◆

نہ صرف یہ کہ قرآن کریم ادبی ،روحانی، دستوری اور تاریخی اعتبار سے معجزہ ہے بلکہ یہ سائنسی اعتبار سے بھی معجزہ ہے اور اس کے اس وصف نے سائنسدانوں کو بھی ششدر اور حیران کر دیا ہے اور انہوں نے جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے جن چیزوں کا انکشاف صدیوں بعد کیا ہے وہ قرآن نے صدیوں پہلے، ٹیکنالوجی کی مدد کے بغیر ہی بیان کر دی تھیں اور انہوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنی منصفانہ شہادتیں قلم بند کر دی ہیں۔ چنانچہ ہم ان شہادتوں کی ابتدا جاپانی پروفیسر (Voshyodekozen) سے کرتے ہیں جو ٹوکیو کی رصد گاہ (فضائی موسمی حالات کی تحقیق کرنیوالا ادارہ) کا

◆ قالوعن الاسلام ، عماد الدین خلیل (ص-۵۲-۷۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انچارج رہا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ قرآن، کائنات میں موجود چیزوں کے اعلیٰ نقطہ پر بحث کرتا ہے اور کائنات کی ہر چیز قرآن پر آشکار ہے۔ اور قرآن نے جو یہ کہا ہے کہ اللہ کائنات کی ہر چیز کو دیکھتا ہے (تو یہ حق اور سچ ہے) یہاں ایسی کوئی چیز نہیں جو اس پر مخفی ہو جامعۃ الملک عبدالعزیز جدہ (سعودی عرب) کے زیر اہتمام منعقدہ کانفرنس برائے سمندری امور میں جرمن پروفیسر (Selroder)، جو کہ سمندری امور کا مشہور سکالر ہے۔ نے اعتراف کیا کہ قرآن کریم میں صدیوں قبل جن موجودات پر بحث کی گئی (اور اس وقت کے لوگ ان کے وجود سے لاعلم تھے) آج کے سائنسدان ان کے حقیقی وجود کا انکشاف کررہے ہیں، میں اس کانفرنس میں شریک سائنسدانوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ کم از کم اس سچی شہادت کو تمام دنیا کے سائنسدانوں تک پہنچا دیں۔

شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی کا جیالوجسٹ پروفیسر (Eerja passad pow) سمندر کے اندھیروں اور اس کی داخلی لہروں کے متعلق قرآن میں اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ تفصیلات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ اس بات کو تسلیم کرنا کہ چودہ صدیاں قبل اس طرح کی (بحری) معلومات موجود تھیں، نہایت مشکل ہے البتہ بعض معلومات سطحی قسم کے نظریئے پر ضرور مشتمل ہوسکتی ہیں لیکن سمندر کی داخلی حالتوں اور کیفیتوں کو اس دور میں اتنی نازک اور باریک تفصیلات سے جاننا بہت مشکل تھا لہذا یہ یقینی بات ہے کہ یہ سادہ سے بشری علم کا کمال نہیں، کیونکہ عام انسان ان ظواہر کی اس قدر تفصیل بیان نہیں کرسکتا۔ چنانچہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ انسان کی قدرت سے ماورئی خارق عادت قوت کا کمال ہے اور یہ معلومات، خارق عادت منبع کی طرف سے آئی ہیں (یعنی اس ذات کی طرف سے جو تکوینی اور طبیعی دستور کے برخلاف کسی کام کو گزرنے پر قادر ہے)

۱۹۸۶ء میں سائنسی اعجاز کے متعلق قاہرہ میں منعقدہ کانفرنس میں امریکی پروفیسر (Viumar) نے اپنے مقالے کا اختتام ان الفاظ پر کیا۔ میں نہیں جانتا کہ محمد ﷺ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانے میں لوگوں کا ثقافتی معیار کیا تھا اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ علمی اعتبار سے کس سطح کے لوگ تھے لیکن جیسا کہ ہم پہلے لوگوں کے احوال سے آگاہ ہیں اور اس دور کے نچلے درجہ کے علمی معیار کو جانتے ہیں، ان کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ وہ اس طرح کی سائنسی معلومات رکھتے ہوں یہ ناممکنات میں سے ہے۔ لہٰذا یہ علم جواب ہم قرآن میں پڑھ رہے ہیں یہ اللہ کا نور ہے جو محمد ﷺ کی طرف وحی کیا گیا تھا۔ ❶

صدق اللہ العظیم

﴿وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (شوریٰ)

ایک مرتبہ علامہ عنایت اللہ مشرقی مرحوم کی کیمبرج یونیورسٹی کے مشہور ماہر فلکیات سر جیمز جینس سے یونیورسٹی کے باہر ملاقات ہوئی جو بارش میں چرچ کی طرف جا رہے تھے۔ علامہ کہتے ہیں ''میں نے قریب ہو کر سلام کیا۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوبارہ سلام کیا تو وہ متوجہ ہوئے۔ اور کہنے لگے ''تم کیا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: دو باتیں، اول یہ کہ زور سے بارش ہو رہی ہے اور آپ نے چھاتا بغل میں داب رکھا ہے۔ سر جیمز مسکرائے اور چھاتا تان لیا۔ دوم یہ کہ آپ جیسا شہرۂ آفاق آدمی گرجا میں عبادت کے لیے جا رہا ہے، یہ کیا؟ میرے اس سوال پر پروفیسر لمحہ بھر کے لیے رک گئے۔ پھر کہا ''آج شام کو چائے میرے ساتھ پیو۔'' علامہ بروقت پہنچ گئے۔ چائے میز پر لگی ہوئی تھی۔ پروفیسر صاحب نے اجرام آسمانی کی تخلیق، ان کے حیرت انگیز نظام، بے انتہا پہنائیوں اور فاصلوں، ان کی پیچیدہ راہوں اور مداروں نیز باہمی کشش اور طوفان ہائے نور پر وہ ایمان افروز تفصیلات پیش کیں کہ میرا دل اللہ کی داستانِ کبریائی و جبروت پر دہلنے لگا۔ ان کے بال کھڑے، آنکھوں سے حیرت و خشیت کی دوگونہ کیفیتیں عیاں

❶ دیکھئے کتاب۔ إنّه الحق (ص ۴۹، ۵۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ اللہ کی حکمت و دانش کی ہیبت سے ان کے ہاتھ قدرے کانپ رہے تھے اور آواز لرز رہی تھی۔ فرمانے لگے: ''عنایت اللہ خاں! جب میں خدا کی تخلیقی کارناموں پر نظر ڈالتا ہوں تو میری تمام ہستی اللہ کے جلال سے لرزنے لگتی ہے۔ اور جب کلیسا میں خدا کے سامنے سرنگوں ہو کر کہتا ہوں ''تو بہت بڑا ہے'' تو میری ہستی کا ہر ذرہ میرا ہمنوا بن جاتا ہے۔ مجھے بے حد سکون اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔ مجھے دوسروں کی نسبت عبادت میں ہزار گنا کیف ملتا ہے۔ کہو، عنایت اللہ خان! تمہاری سمجھ میں آیا کہ میں گرجے کیوں جاتا ہوں؟ علامہ مشرقی نے کہا: جناب والا! آپ کی روح افزا تفصیلات سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ قرآن مجید کی دو آیات یاد آ گئی ہیں۔ اگر اجازت ہو تو پیش کروں۔ فرمایا ''ضرور، چنانچہ میں نے سورۃ فاطر ۳۵ کی آیت نمبر ۲۷، ۲۸ پڑھ کر سنائیں:

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ ○ وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ○﴾

اور ان کا ترجمہ بھی پیش کیا۔ ترجمہ سنتے ہی پروفیسر جیمز بولے: ''کیا کہا! اللہ سے صرف اہل علم ڈرتے ہیں؟ حیرت انگیز، بہت عجیب۔ یہ بات جو مجھے پچاس برس کے مسلسل مطالعہ و مشاہدہ سے معلوم ہوئی۔ محمد کو کس نے بتائی؟ (ﷺ) کیا قرآن میں واقعی یہ آیت موجود ہے؟ اگر ہے تو میری شہادت لکھ لو کہ قرآن ایک الہامی کتاب ہے۔ محمد اُمی (ناخواندہ) تھے (ﷺ) انہیں یہ عظیم حقیقت خود بخود معلوم نہیں ہو سکتی، انہیں یقیناً اللہ نے بتائی تھی۔ بہت خوب، بہت عجیب۔''

قرآن کریم کے سائنسی اعجاز کے بارے میں مشہور فرانسیسی مصنف ڈاکٹر مورس بکائی کی دلچسپ ریسرچ پڑھنے کے لائق ہے۔ ان کی ریسرچ کا قصہ ڈاکٹر محمود غازی مرحوم کے الفاظ میں پڑھیے وہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک زمانہ میں (وہ ڈاکٹر موصوف) غالبًا پورے فرانس کی میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر تھے۔ سائنسدان ہیں اور بہت بڑے ہارٹ سپیشلسٹ ہیں۔ وہ شاہ فیصل مرحوم کے ذاتی معالج تھے اور شاہ فیصل مرحوم کا علاج کرنے کے لیے ان کو وقتاً فوقتاً ریاض بلایا جاتا تھا۔

ایک مرتبہ ان کو ریاض بلایا گیا تو یہ سرکاری مہمان کے طور پر ہوٹل میں ٹھہرے اور کئی روز تک شاہ فیصل سے ملاقات کا انتظار کرتے رہے۔ ظاہر ہے کسی بھی وقت بادشاہ کی طرف سے ملاقات کا بلاوا آ سکتا تھا اس لیے کہیں آ جا بھی نہیں سکتے تھے۔ ہر وقت اپنے کمرے میں رہتے تھے کہ اچانک کوئی فون کال آئے گی تو چلے جائیں گے۔ وہاں ہوٹل کے کمرے میں قرآن پاک کا ایک نسخہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے وقت گزاری کے لیے اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ عیسائی تھے اس لیے ظاہر ہے کبھی قرآن پاک پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اس انگریزی ترجمہ کی ورق گردانی کے دوران خیال ہوا کہ قرآن پاک میں بعض ایسے بیانات پائے جاتے ہیں جو سائنسی نوعیت کے ہیں۔ مثلاً بارش کیسے برستی ہے، انسان کی ولادت کن مراحل سے گزر کر ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی کئی چیزوں کی تفصیلات کا تذکرہ تھا۔

چونکہ وہ خود میڈیکل سائنس کے ماہر تھے اور سائنس ہی ان کا مضمون تھا اس لیے انہوں نے ان بیانات کو زیادہ دلچسپی کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ ایک بار پڑھنے کے بعد قرآن پاک کو انہوں نے دوبارہ پڑھا تو ان مقامات پر نشان لگاتے گئے جہاں سائنس سے متعلق کوئی بیان تھا۔ چند دن وہاں رہے تو پورے قرآن پاک کا ترجمہ کئی بار پڑھا اور اس طرح کے بیانات نوٹ کرتے گئے۔ اس سے ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر اسی طرح کے بیانات بائبل میں بھی ہوں اور ان کے ساتھ قرآن پاک کے بیانات کا تقابل کیا جائے تو دلچسپ چیز سامنے آ سکتی ہے۔

انہوں نے واپس جانے کے بعد اس مشغلہ کو جاری رکھا اور بائبل میں جو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کے بیانات تھی ان کی نشاندہی کی اور پھر ان دونوں بیانات کا تقابلی مطالعہ کیا اور اس میں انہوں نے خالص سائنسی معیار سے کام لیا۔ ظاہر ہے کہ وہ مسلمان نہیں تھے اور قرآن کے ساتھ کوئی عقیدت مندی نہیں تھی۔ انہوں نے خالص Objectively اور خالص سائنسی تحقیق کے پیمانے سے قرآن پاک اور بائبل کے بیانات کو دیکھا۔ اور اس نتیجے پر پہنچے کہ قرآن پاک میں سائنسی نوعیت کے جتنے بیانات ہیں وہ سب کے سب درست ہیں اور بائبل میں سائنسی نوعیت کے جتنے بیانات ہیں وہ سب کے سب غلط ہیں۔ انہوں نے ان نتائج پر مشتمل ایک کتاب شائع کی The Bible, Quran and Science جس کا اردو اور انگریزی سمیت بہت سی زبانوں میں ترجمہ ملتا ہے۔

اس کتاب کے بعد اسلامیات میں ان کی دلچسپی مزید بڑھ گئی اور انہوں نے تھوڑی سی عربی بھی سیکھ لی۔ ڈاکٹر حمید اللہ سے ان کے مراسم اور روابط بڑھ گئے۔ دونوں پیرس میں رہتے تھے۔ بعد میں ان کو خیال ہوا کہ اسی طرح کا مطالعہ صحیح بخاری کا بھی کرنا چاہیے۔ انہوں نے صحیح بخاری کا مطالعہ بھی شروع کر دیا۔ صحیح بخاری میں سائنسی نوعیت کے جتنے بیانات تھے ان کی الگ سے فہرست بنائی۔ انہوں نے اس طرح کے غالباً سو بیانات منتخب کیے۔ ان سو بیانات کا ایک ایک کر کے جائزہ لینا شروع کیا۔ اور یہ دیکھا کہ کس بیان کے نتائج سائنسی تحقیق میں کیا نکلتے ہیں۔ یہ سب بیانات جمع کرنے اور ان پر غور کرنے کے بعد انہوں نے ایک مقالہ لکھا جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کو دکھایا۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کا کہنا تھا کہ جب میں نے اس مقالہ کو پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ صحیح بخاری کے جو سو بیانات میں نے منتخب کیے ہیں ان میں سے اٹھانوے بیانات تو سائنسی تحقیق میں صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ البتہ دو بیانات غلط ہیں۔

لیکن جب ڈاکٹر حمید اللہ نے اس کے سامنے ان بیانات کی سائنسی اصولوں کے مطابق وضاحت کی تو وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے اپنے دونوں اعتراضات واپس لے لیے اور صحیح بخاری کے ان بیانات کی صحت پر سو فیصد اتفاق کر لیا اگر مجھے طوالت کا خوف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتا تو میں وہ تمام باتیں درج کر دیتا جو ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے وضاحتاً اس کے سامنے بیان کی تھیں اگر آپ انہیں دلچسپی سے پڑھنا چاہتے ہوں تو ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم کی محاضرات حدیث کے صفحات ۴۵۰ تا ۴۵۴ ملاحظہ فرمائیں۔

اب ہم قرآن کے سائنسی اعجاز کے بارے میں اپنی گفتگو کا اختتام، قرآن کے اس بیان پر کریں گے جو اس نے جنین کی تخلیق اور اس کے تدریجا تکمیلی مراحل کے بارے میں دیا ہے اور اس کے بارے میں امریکہ کی ریاست فلوریڈا کی ٹامس جیفرسن یونیورسٹی کے دانیال کیمپس کے مدیر پروفیسر مارشل جانسن کی شہادت پیش کریں گے۔ کیونکہ جنین کے بارے میں قرآن کے ذکر کردہ بیان نے اسے ششدر اور حیران کر دیا تھا، وہ کہتا ہے۔ میں بطور سائنس دان فقط اتنا کر سکتا ہوں کہ کسی ذریعے نظر آنے والی اشیاء کی درجہ بندی کر لوں اور علم جنین اور بیالوجی علوم کے تدریجا عمل تکمیل کو سمجھ لوں اور اپنے لیے قرآن کے ترجمہ کردہ کلمات کو سمجھ لوں لیکن مجھے اس شخصیت (محمد ﷺ) کی مراد کو غلط ثابت کرنے کے لیے کوئی چیز اور کوئی دلیل اور کوئی سبب نظر نہیں آ رہا۔ میں اتنی بات سمجھ رہا ہوں کہ یقیناً محمد کو یہ معلومات کہیں سے مل رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی جو اس کی مراد سے ٹکراتی ہو اور یہ شخصیت جس چیز کی تبلیغ کرنا چاہتی ہے اسے ربّانی تائید حاصل ہے۔

اس طرح انٹرنیشنل میڈیکل کالجز کی ریفرینس بک (The Developing. HUMAN) کے مشہور مصنف پروفیسر کیث امور کے ریمارکس بھی ہیں۔ جب اس نے جنین کے تدریجا عمل تکمیل کے متعلق قرآن کا معجز بیان سنا تو بول اٹھا کہ

ان دلائل سے مجھ پر یہ بات آشکار ہوئی ہے کہ محمد کو ان باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا، کیونکہ موجودہ سائنسدانوں پر اس حقیقت کا انکشاف صدیوں بعد حال ہی میں ہوا ہے۔ اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمدؐ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ ◆

◆ (دیکھئے رابطہ العالم الاسلامی کی مطبوعہ کتاب إنہ الحق ص ۴۹۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۸۱۔ ۱۱۶۔ ۱۲۰) صدق اللہ العظیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ (سباء)

''اور جو لوگ علم دیئے گئے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے وہ برحق ہے اور وہ عزیز اور حمید ذات کی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔''

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کی دعاؤں کو قبول فرمانا

تمہید

نبی ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والے خیرہ کن دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ جب بھی اللہ کو پکارے تو وہ اس کی پکار قبول کرلے۔ چنانچہ اللہ کا نبی جب اپنے رب اور مولیٰ کو پکارتے ہوئے اپنے ہاتھ بلند کرتا ہے تو اس کا رب اس کی پکار قبول کرلیتا ہے اور اس قبولیت کا تکرار اور دوام اس کی نبوت کی سچائی کی دلیل ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی صورت میں کسی ایسے کذاب اور مدعی نبوت کی تائید نہیں کرتا جو اس پر جھوٹ باندھے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والا شخص ظالم ترین اور اللہ سے دور رہنے والے لوگوں میں سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (یونس: ۱۷)

”سو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے بیشک مجرمین فلاح نہیں پائیں گے۔“

اسی طرح اللہ کا دستور یہ ہے کہ وہ اپنی تائید سے اس آدمی کو قوت نہیں دیتا جو (اپنے باطل کو فروغ دینے کے لیے) اس کی آڑ لے بلکہ وہ اسے ہلاک اور رسوا کردیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادو گروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ﴾ (طٰہٰ: ۶۰۔۶۱)

''تمہارا ناس ہو، اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ اپنے عذاب سے تمہیں ہلاک کر دے گا اور جس کسی نے جھوٹ باندھا وہ نامراد رہا۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اوپر جھوٹ باندھنے والوں کی اپنی نصرت سے تائید نہیں کرتا اور نہ ہی ان کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴾ (یونس: ۶۹)

''کہہ دیجیے جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے۔''

اور یہ بھی فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾ (الزمر: ۳)

''بیشک اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔''

جبکہ حضرت نبی کریم ﷺ نہ تو گھاٹے میں رہے اور نہ ہی ناکام ہوئے بلکہ آپ راست رو رہے اور ہر میدان میں کامیاب رہے اور آپ کا دین کائنات کے سب ادیان سے پائیدار اور الحمد للہ سب سے زیادہ پھیلنے والا دین ثابت ہوا۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور یہ بات معروف و مشہور ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بار بار قبولیت دعا کا شرف عطا فرماتا ہے تو یہ اس کی راست روی اور دین پر قائم رہنے کی برکت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ سچا ہو تو سب لوگوں سے بڑھ کر سچا ہوگا اور اگر جھوٹا ہے تو سب سے بڑھ کر فاسق اور فاجر ہوگا اور جب اللہ اس کو بار بار قبولیت دعا کا شرف بخشتا ہے تو وہ فاجر نہیں بلکہ نیک ترین ہوتا ہے اور جب وہ دعوئ نبوت کے ساتھ ساتھ نیک بھی ہو تو یہ بات متعین ہوگی کہ وہ سچا نبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا کیونکہ یہ بات عقلاً ممتنع ہے کہ وہ عمداً جھوٹ کا ارتکاب کرلے اور یہ بات بھی ممتنع ہے کہ وہ گمراہ بھی ہو اور اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہو۔ [1]

اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں یہ دلیل اظہر من الشمس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے مواقع پر بارہا ان کی دعا قبول فرمائی اور قبولیت کا ہر موقعہ آپ کی نبوت کی صداقت کے دلائل میں سے ایک دلیل بن گیا۔

ایک اعرابی کی درخواست اور اس کی قبولیت

چنانچہ اس استدلال کی روشنی میں ہم اپنی گفتگو کا آغاز اس سال سے کرتے ہیں جس سال لوگوں کو خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا تھا اس سال حضرت نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک اعرابی کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ مویشی ہلاک ہو گئے اور عیال بھوکے مر گئے ہمارے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ہاتھ اٹھائے اور اس دوران ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہ آرہا تھا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آپؐ نے اپنے ہاتھ ابھی نیچے نہ کئے تھے کہ پہاڑوں کی طرح آسمان پر بادل نمودار ہوئے، اور آپؐ ابھی منبر پر سے اترے بھی نہ تھے کہ بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ میں نے بارش کا پانی آپؐ کی داڑھی مبارک پر رواں ہوتے دیکھا۔ چنانچہ اس دن بھی بارش ہوئی اور پھر اس سے اگلے دن بھی ہوئی اور پھر اس سے اگلے دن بھی یہاں تک کہ اگلا جمعہ آگیا اور پھر اس دن دوران خطبہ وہی اعرابی یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسولؐ گھر منہدم ہونے لگے اور مال غرق ہونے لگا، ہمارے لیے اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ بارش کو تھام لے، تو آپؐ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد بارش برسا اور ہم پر برسانا بند کردے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ بادل کو جس طرف اشارہ فرماتے وہ اسی طرف

---

[1] الجواب الصحیح (۶/ ۲۸۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا جاتا یہاں تک کہ مدینہ کے اوپر سے بادل چھٹ گئے اور وہ گول تالاب کی مانند نظر آنے لگا اور وادی قناہ میں مہینہ بھر پانی بہتا رہا اور جس طرف سے بھی کوئی شخص مدینہ منورہ میں وارد ہوتا وہ بارش کا تذکرہ کرتا۔ ❶

آپ کی دعا سے بارش نازل ہوئی اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک جاری رہی اور ہفتہ بھر جاری رہنے کے بعد آپ کی دعا سے تھم گئی مزید برآں بادل مدینہ سے چھٹ گئے محض آپ کے اتنا کہنے سے ہی اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔ کہ اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر برسانا بند کردے (چنانچہ وہ دیگر علاقوں میں بارش برساتے رہے اور مدینہ میں دھوپ نکل آئی۔)

کیا یہ سب کچھ آپ کی نبوت کے دلائل اور آپ کی سچائی کے براہین میں سے نہ تھا؟

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ذکر کرنے سے امام مسلم کی مراد، رسول کریم ﷺ کا معجزہ بیان کرنا ہے اور اس بات کی خبر دینا ہے کہ آپ کا اپنے رب کے ہاں کتنا عظیم مرتبہ اور عزت ہے کہ اس نے آپؐ کے دعا کرتے ہی فوراً بارش نازل فرمادی اور وہ متواتر سات دن برستی رہی حالانکہ اس وقت آسمان پر بادل کا نام ونشان نہ تھا اور نہ ہی کسی طرح کا کوئی ظاہری اور باطنی سبب تھا۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبوت کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے دعا مانگتے ہی یا اس سے فارغ ہوتے ہی بارش نازل فرمادی ابتداء استسقاء سے ہوئی اور انتہا استصحاء پر ہوئی اور آپؐ کے اشارے پر بادل سرتسلیم خم ہوگئے۔ ❸

شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

---

❶ بخاری ح (۱۰۱۳)۔ مسلم ح (۸۹۷)

❷ شرح صحیح مسلم (۶/ ۱۹۳)

❸ فتح الباری (۲/ ۴۸۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَعَا اللّٰهَ خَالِقَهُ دَعْوَةً
أُجِيبَتْ وَأَشْخَصَ مِنْهُ الْبَصَرْ
وَلَمْ يَكُ إِلَّا كَقَلْبِ الرِّدَاءِ
وَأَسْرَعَ حَتّٰى رَأَيْنَا الْمَطَرْ

''آپؐ نے اپنے اللہ سے جو آپ کا خالق ہے، دعا مانگی تو وہ فوراً قبول ہو گئی اور اس کے سرعت قبولیت سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور اس کی قبولیت چادر استسقاء کے پلٹتے ہی ہو گئی اور اتنی سرعت سے ہوئی کہ ہم نے بارش برستی دیکھ لی۔''

حضرت انسؓ بن مالک کے لیے آپ کی دعا اور اس کی قبولیت

اور بسا اوقات حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے بعض کو خصوصی دعا سے بھی نواز دیا سو اللہ نے آپؐ کے سوال کو سنا اور آپ کی دعا قبول فرمائی۔

اس سلسلے میں آپؐ کے وفادار خادم حضرت انسؓ کے حق میں آپؐ کی دعا قابل ذکر ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی خدمت کا صلہ ایسی دعا سے دیا جو اللہ نے قبول فرمالی اور وہ اس کی برکت کے سائے میں سو سال زندہ رہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری ماں نے مجھے اپنا دوپٹہ پہنایا، آدھا میری تہمد بنا دیا اور آدھا اوپر اوڑھا دیا اور مجھے لیکر حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئی اور عرض کی۔ اے اللہ کے پیارے رسولؐ یہ میرا بیٹا انس ہے، میں اسے آپ کی خدمت کرنے کے لیے لائی ہوں آپ اس کے لیے اللہ سے دعا فرمایئے۔

آپؐ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ))

''اے اللہ اسے، مال اور اولاد کی فراوانی عطا فرما۔''

حضرت انس فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم میرا مال بہت زیادہ ہے اور میرے بیٹے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوتے آج کل تقریباً سو کے قریب شمار کیے گئے ہیں۔ ◆

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا۔

((فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ)) ◆

''آپؐ نے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے تعلق رکھنے والی ایسی کوئی دعا نہ چھوڑی جو میرے لیے نہ مانگی ہو آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کو مال اور اولاد نصیب فرما اور اِس کے لیے اس میں برکت فرما۔''

چنانچہ اللہ نے ہمارے نبی ﷺ کی دعا قبول فرمائی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں تمام انصاروں سے زیادہ مالدار ہوں اور میری بیٹی امینہ نے مجھے بتایا کہ حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے پہلے میری پشت سے ایک سو بیس سے زائد افراد عالمِ آخرت کو سدھار چکے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کے بیان کا جواز ہے اور اس میں معجزاتِ نبیؐ کا بھی بیان ہے کیونکہ آپؐ کی دعا کی قبولیت میں نادر امر کا تذکرہ ہے اور وہ ہے کہ کثرتِ اولاد کے ساتھ کثرتِ مال۔ ◆

ایک تاجر کے لیے برکت کی دعا اور اس کی قبولیت

آپؐ نے حضرت عروہ البارقی رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے مال میں برکت کی دعا فرمائی، ایک مرتبہ آپؐ نے ان کو اپنے لیے ایک بکری خریدنے کی غرض سے ایک دینار دیا انہوں نے ایک دینار سے دو بکریاں خرید لیں اور پھر ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا، اور ایک بکری اور دینار لیکر آپؐ کی خدمت میں پیش ہو گئے تو آپؐ نے اس کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ اس دعا کی قبولیت کی وجہ سے وہ مٹی بھی خرید

◆ بخاری ح (۶۳۴۴)۔ مسلم ح (۲۴۸۱)

◆ بخاری ح (۱۹۸۲)

◆ فتح الباری (۴/ ۲۶۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتے تو اس میں منافع حاصل کر لیتے (گویا وہ جس زمین یا مکان کو خرید لیتے وہ سونے کے بھاؤ فروخت ہو جاتا) ❶

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَهٗ فِي صَفْقَةِ يَمِيْنِهٖ))

"اے اللہ اس کے داہنے ہاتھ کی تالی (جو تکمیل بیع کے موقعہ پر ماری جاتی ہے مراد تجارت) میں اس کے لیے برکت فرما"

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو کوفہ کی کوڑی پر کھڑا دیکھتا ہوں اور اپنے گھر والوں کے پاس پہنچنے سے پہلے پہلے چالیس ہزار درہم منافع حاصل کر لیتا ہوں۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ حضرت عروہؓ کے حق میں حضرت نبی کریم ﷺ کی مستجاب دعا علامات نبوت میں داخل ہے یہاں تک کہ اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں منافع حاصل کر لیتے۔ ❸

حضرت ابو ہریرہؓ کے لیے آپ کی دعا اور اس کی قبولیت

اور جب ہم راوی اسلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بے مثال حافظے کا راز معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں یہ سنائی دیتا ہے کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس حدیث نبوی کے بھول جانے کی شکایت لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں۔

اے اللہ کے رسولؐ میں آپؐ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: اپنی چادر بچھا دے۔ جب میں نے چادر بچھا دی تو آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس میں چلو ڈالا اور فرمایا اسے اپنے سینے سے لگا لو۔ سو میں نے اسے

❶ بخاری ح (۳۶۴۳)

❷ مسند احمد ح (۱۸۸۷۷)

❸ فتح الباری (۶/ ۷۳۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینے سے لگالیا، تو اس کے بعد کوئی چیز نہ بھولا۔ ◆

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ کی ظاہری فضیلت ہے اور علامات نبوت سے متعلق واضح معجزہ ہے کیونکہ نسیان، انسان کے لوازم میں سے ہے اور حضرت ابوہریرہؓ نے اس کا اعتراف بھی کیا ہے کہ وہ کثرت سے نسیان کا شکار ہے پھر وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی برکت سے دور ہو گیا۔ ◆

حضرت ابوہریرہؓ کی ماں کے لیے دعا اور اس کی قبولیت

یہاں ایک اور دعا کا تذکرہ کر دینا مناسب ہوگا۔ جس کی برکت حضرت ابوہریرہؓ کو حاصل ہوئی تھی اور وہ تھی ان کی ماں کے لیے حضرت نبی کریم ﷺ کی دعا۔ حضرت ابوہریرہؓ اسے اسلام کی دعوت دیتے تھے اور وہ مشرکہ تھی اور اسلام قبول کرنے سے انکار کرتی تھی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے اسے دعوت اسلام دی تو اس نے مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی بات کہی جو مجھے ناپسند تھی، تو میں روتا ہوا آپ کی خدمت میں پیش ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ میں اپنی ماں کو دعوت اسلام دیتا ہوں اور وہ انکار کر دیتی ہے۔ آج میں نے اسے دعوت دی تو اس نے آپؐ کے بارے میں مجھ سے وہ بات کہی جو میں ناپسند کرتا ہوں۔ آپؐ دعا فرمائیں کہ اللہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا فرمائے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے وفادار ساتھی کو مایوس نہیں کیا اور دعا فرمائی۔

(اے اللہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا فرما)

چنانچہ وہ اللہ کے نبیؐ کی دعا سن کر خوشی خوشی باہر نکلے، اس امید پر کہ آپ کی دعا ان کی ماں کی ہدایت کا سبب بنے گی۔

فرماتے ہیں کہ میں آیا اور دروازے کی طرف چلا دروازہ بند تھا۔ میری ماں نے

◆ بخاری ح (۱۱۹)

◆ فتح الباری (۱/ ۲۶۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے قدموں کی آہٹ سن لی اور کہا۔ اے ابو ہریرہؓ ٹھہر جاؤ سو میں نے پانی سے نہانے کی آواز سن لی اور وہ اسلام کا غسل کر رہی تھی اور توحید کی شہادت دے رہی تھی۔ فرماتے میں خوشی سے روتا ہوا آپ کی طرف واپس مڑ گیا اور جا کر عرض کی۔ اے اللہ کے رسول بشارت حاصل کرو، اللہ نے آپ کی دعا میری ماں کے بارے میں قبول فرما ہے اور ام ابو ہریرہؓ کو ہدایت عطا فرما دی ہے۔ [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دن کے ابتدائی حصے میں اپنی ماں کے عدم قبول اسلام اور حضرت نبی کریم ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ پر روتے ہوئے آئے اور معاً حضرت نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت سے اس کے قبول اسلام کی خوشی میں روتے ہوئے واپس لوٹ آئے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں مانگی گئی دعاءِ رسولؐ (ہدایت ام ابی ہریرہؓ) کے فوراً قبول ہونے کا ذکر ہے اور یہ آپؐ کے نبی ہونے کے دلائل میں سے ہے۔ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سُرور اور خوشی نے انہیں حضرت نبی کریم ﷺ سے تیسری دعا کی درخواست نہ بھولنے دی۔ آپؓ نے اسی موقعہ پر ان الفاظ میں درخواست کی کہ اے اللہ کے پیارے رسولؐ اللہ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے اور میری ماں کو اپنے مومن بندوں کے دلوں میں پیارا بنا دے اور مومنوں کو ہمارے دلوں میں پیارا بنا دے۔

آپؐ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ))

"اے اللہ اپنے اس بندے اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کے دلوں میں محبوب بنا دے اور مومنوں کو ان کے دلوں میں محبوب بنا دے۔"

---

[1] مسلم ح (۲۴۹۱)

[2] شرح صحیح مسلم (۱۶/ ۵۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی ایسا مومن پیدا نہیں کیا گیا جو میرا تذکرہ سن لے اور مجھے دیکھ نہ پائے مگر وہ مجھ سے رشتہ محبت ضرور رکھے گا۔ ❶

چنانچہ مومنوں کا ہر دور میں راوی اسلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا .اللہ تعالیٰ کے اپنے نبی ﷺ کی دعا کی قبولیت کی نمایاں برھان اور روشن دلیل ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ ہاشمی کے لیے آپ کی دعا اور اس کی قبولیت

اب ترجمان القرآن حبر الامتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ سنیے ان کو جتنا علم اور جتنی دانائی عطا کی گئی تھی .وہ اللہ کے فضل و کرم سے اس دعا کی قبولیت کا ثمرہ تھی جو حضرت نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے مانگی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچپن میں حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے وضوء کے پانی کا اہتمام کرتے تھے آپؐ نے ان کی اس خدمت کے شکریے میں انہیں ان الفاظ میں دعا دی۔

((اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ))

”اے اللہ اسے دین کی فقہ و بصیرت عطا فرما۔“ ❷

ایک روایت میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور دعا فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِیْلَ)) ❸

”اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور قرآن کی تفسیر سکھا دے۔“

یہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کے مانگنے پر مستجاب ہوئی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ابتدائے شباب میں ہی اتنے دانا ثابت ہوئے کہ حضرت عمر فاروقؓ انہیں

---

❶ مسلم ح (۲۴۹۱)

❷ بخاری ح (۱۴۳)۔ مسلم ح (۲۴۷۷)

❸ مسند احمد (۲۳۹۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکابر صحابہ میں جگہ دیتے اور ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے پر عمل کرتے حالانکہ یہ ابھی پوری طرح جوان بھی نہ ہوئے تھے۔

چنانچہ آپؓ اللہ کے عطا کردہ تفقہ فی الدین اور علم تفسیر کی بدولت اپنے ہمعصر لوگوں سے بازی لے گئے۔ صحیح سند سے ثابت ہے کہ فقیہ الصحابہؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کے بارے میں فرمایا۔ اگر عبداللہ بن عباسؓ ہمارے ہم عمر ہوتے تو ہم میں سے کوئی آدمی اس کے دسویں حصہ میں بھی نہ ہوتا (یعنی ان کے علم و فضل اور تفقہ فی الدین کے مقابلے میں) یا ان کو عشرہ مبشرہ سے خارج نہ کرتا۔

آپؓ فرمایا کرتے تھے:

((نِعْمَ تَرْجُمَانُ الْقُرآن ابن عَبَّاس))

''ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔''[1]

اگر آپ ان کی دانائی اور تفقہ فی الدین اور حافظے کے حیرت انگیز واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو اصابہ فی ذکر الصحابہ اور سیر اعلام النبلاء کا مطالعہ فرمائیں۔

معاندین اور متکبرین کے بارے میں انبیاء کی بددعائیں

جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی ان کے صحابہ کے بارے میں دعائیں قبول کرتا تھا اس طرح ان کی نبوت کا انکار کرنے والوں یا ان کے نافرمان امتیوں کے بارے میں ان کی بددعا بھی قبول کرتا تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی۔ انہوں نے کافروں کے بارے میں بددعا کی۔

﴿رَبِّ لَاتَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا﴾ (نوح: ۲۶۔۲۷)

''اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو نے ان کو

---

[1] مصنف عبدالرزاق (۲۲۱۹۔۲۲۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور یہ سوائے فاجر اور بدکار کے اور کچھ پیدا نہ کریں گے۔"

چنانچہ اللہ نے ان کی یہ بددعا سن لی اور کافروں کو غرق کر دیا:

﴿فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ○ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ○ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ○ تَجْرِیْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ○﴾ (القمر)

"سو اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بارالہا) میں (ان کے مقابلے میں) کمزور ہوں (تو ان سے) بدلہ لے ○ ہم نے ان پر آسمان سے زور دار بارش کے دروازے کھول دیئے ○ اور ہم نے زمین میں پانی کے چشمے موجزن کر دیئے اور پانی ایک مقدر شدہ کام کے لیے مل گیا یعنی اوپر سے بارش کا اور نیچے سے چشموں کا ○ اور ہم نے نوحؑ کو ایک کشتی پر جو تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی، سوار کرلیا ○ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ (یہ سب کچھ) اس شخص کے انتقام کے لیے کیا گیا جس کو کافر نبی نہ مانتے تھے (یا اس کی ناقدری کی جاتی تھی)۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون مصر کو اللہ کی توحید اور اس کی فرمان برداری کی طرف بلایا تو اس نے انکار کیا اور تکبر کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں بددعا کی (قرآن میں ہے):

﴿وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ﴾

(یونس: ۸۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور موسیٰ نے کہا۔ اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگانی میں (سامان) زینت اور مال وزر عطا کر رکھا ہے۔اے ہمارے رب (تو نے بھلا ان کو یہ سب کچھ اس لیے دیا ہے) کہ وہ تیرے راستے سے بھٹکا دیں۔ اے ہمارے رب ان کے اموال تباہ کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے۔ کیونکہ یہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک عذاب نہ دیکھ لیں۔

چنانچہ اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور اس کے نتیجے میں فرعون اور اس کے سرداروں کو غرق کر دیا اور وہ موت کے وقت نجات کی استدعا کر رہا تھا۔''

﴿حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (یونس : ۹۰)

''یہاں تک کہ جب اس کو (غرق کی صورت میں عذاب نے آلیا تو وہ پکار اٹھا کہ میں اس حقیقت پر ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

کفار قریش کی بدتمیزیوں پر آپ کی بددعا اور اس کی قبولیت

خاتم النّبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا بھی ایسا ہی معاملہ تھا ایک مرتبہ آپ حالت سجدہ میں تھے کہ مشرکین نے آپ کی پیٹھ مبارک پر اونٹ کی اوجھری لا کر رکھ دی اور کھلکھلا کر ہنسنا شروع کر دیا۔ آپ نے ان پر بددعا کی اور تین مرتبہ فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ))

''اے اللہ قریش کے ان سرداروں کو پکڑ لے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی کافور ہوگئی اور وہ آپ کی بددعا سے ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیط کو پکڑ لے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ساتویں کا نام بھی لیا جو مجھے اب بھول گیا ہے، سواللہ کی قسم جس نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے ان لوگوں کو غزوہ بدر والے دن تڑپ تڑپ کر جان دیتے ہوئے دیکھا۔ بعدازاں انہیں کھینچ کھینچ کر بدر کے کنویں میں گرادیا گیا۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ (ان کا برا انجام) یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ آپ ؐ کی گذشتہ بددعا کی تکمیل ہوئی ہو تو اس صورت میں آپ کی دعا کی قبولیت، نبوت کی عظیم علامات میں شمار ہوگی۔ ◆

کفارِ قریش کے قبولِ حق میں تاخیر پر آپؐ کی بددعا اور اس کی قبولیت

حضرت رسول کریم ﷺ نے قریش کی قبول حق سے روگردانی بلکہ حق کے سامنے ان کی رکاوٹ دیکھی تو فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ سَبْعٌ کَسَبْعِ یُوْسُفَ))

”اے اللہ ان پر سات سال تک ایسا قحط مسلط کردے جس طرح یوسف علیہ السلام کے دور میں سات سال قحط پڑا تھا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں ایسی قحط سالی نے گھیر لیا جو ہر چیز کو بھسم کرگئی یہاں تک کہ وہ چمڑے، مردار اور گلے سڑے لاشے کھانے لگے اور ان میں سے جو کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے بھوک کی وجہ سے آسمان پر دھواں ہی دھواں نظر آتا۔ اس صورتحال کو دیکھ کر ابوسفیان، حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے کہنے لگا۔ اے محمدؐ تو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور تیری قوم ہلاک ہورہی ہے اُن کے لیے اللہ سے دعا کر۔

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ ابوسفیان نے کہا اے محمدؐ، تیری قوم ہلاک ہوگئی،

◆ فتح الباری (۱/ ۳۱۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے دعا کر کہ وہ ان سے خشک سالی دور کر دے۔ چنانچہ آپؐ نے ان کے لیے دعا فرمادی اور پھر کہا۔

اے اللہ اگر یہ دوبارہ سرکشی کریں تو ان پر دوبارہ یہ عذاب پھر سے مسلط کردے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾

''سو اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صریح دھواں لائے گا۔''

یہ آیات آپؐ نے إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ تک پڑھیں۔ چنانچہ آپؐ کی دعا کے باعث مکہ میں کثرت سے بارشیں ہوئیں اور لوگوں میں خوشحالی آ گئی لیکن وہ قبول حق پر پھر بھی آمادہ نہ ہوئے تا آنکہ اللہ نے ان کو بدر میں پکڑ لیا۔ [1]

کفار قریش جانتے تھے کہ محمدؐ (رسول اللہ) اللہ کے ہاں مستجاب الدعوات ہیں تبھی تو وہ آپؐ کے پاس بارش کی دعا کرانے آئے تھے اور انہیں اس بات کا پورا پورا یقین تھا کہ اللہ آپ کی دعا رد نہیں کرے گا۔ (صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ)

﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾

''بیشک وہ تجھے نہیں جھٹلاتے لیکن وہ ظالم، اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔''

عتیبہ بن ابی لہب کے متعلق آپ کی بددعا اور اس کی قبولیت

عتیبہ بن ابولہب ہاشمی قریشی نے قرآن کا مذاق اڑایا اور اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی ہلاک ہونے والوں کے رجسٹر میں درج کر دیا گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کا چچازاد ہونے کے باوجود آپؐ سے بدتمیزی کی تو آپؐ نے اسے درندے کی ڈاڑھوں میں مرنے کی بددعا دی: فرمایا۔

﴿اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ﴾

[1] بخاری ح (۴۸۰۸)۔ مسلم ح (۲۷۹۷)۔ احمد ح (۴۱۴۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو مسلط کر دے۔"

اللہ نے اپنے نبی علیہ السلام کی بددعا قبول فرمالی چنانچہ عتیبہ بن ابی لہب، شام جانے والے قافلے کے ساتھ نکلا اور جب رات ہوئی اور تجارتی قافلہ جنگل میں پڑاؤ ڈالنے لگا تو اس نے کہا۔ مجھے محمدؐ کی بددعا سے ڈر لگ رہا ہے، قافلہ والوں نے اس کے اردگرد اپنا سامان رکھ دیا (اور چاروں طرف اونٹ بٹھا دیئے) اور اس کی حفاظت کرنے بیٹھ گئے رات کے کسی پہر ایک شیر آیا اور سواریوں کے اوپر سے چھلانگ لگا کر اس پر جھپٹا اور اُسے چیر پھاڑ کر لے گیا۔ [1]

ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ ابولہب نے کہا: مجھے یقین تھا کہ یہ محمدؐ کی بددعا سے بچ نہ سکے گا۔ [2]

حضرت حسانؓ بن ثابت نے کیا خوب کہا ہے۔

مَنْ يُرْجِعُ الْعَامَ اِلٰى اَهْلِه
فَمَا اَكِيْلُ السَّبُعِ بِالرَّاجِعِ

"سال بھر میں کوئی اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہے تو لوٹ آئے لیکن درندے کا کھایا ہوا کبھی نہ لوٹ سکے گا۔"

ایک متکبر کے متعلق آپ کی بددعا اور اس کی قبولیت

بسر اشجعی، حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے بیٹھا بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا آپؐ نے اسے دائیں ہاتھ سے کھانا یاد دلایا تو وہ قبول حق سے ناک بھوں ہو گیا اور ازراہ تکبر کہنے لگا۔ میں نہیں کھا سکتا۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر دائیں ہاتھ سے کبھی نہ کھا سکے گا۔ اس کے بعد وہ شخص زندگی بھر اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ لے جا سکا۔ [3]

---

[1] حاکم (۲/ ۵۸۸) بسند صحیح۔ فتح الباری (۴/ ۲۹) بسند حسن

[2] تفسیر ابن کثیر (۴/ ۳۱۶)

[3] مسلم ح (۲۰۲۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے اس کے حق میں اپنے نبی کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ فوراً قبول کر لیے اور آپ کی بددعا سے اس کا ہاتھ فوراً شل ہو گیا۔

یہ سزا تھی اس بات کی کہ وہ حق کے سامنے اکڑ گیا اور اس کے سامنے سرنگوں نہ ہوا۔

آپ کی تسلی و تشفی کو مسترد کرنے والے بدو پر آپ کی بددعا کی قبولیت

اس طرح ایک بدو بھی آپ کی تسلی و تشفی کو مسترد کر کے آپ کی بددعا کی زد میں آ گیا۔ آپؐ اس کی بیمار پرسی کرنے گئے اور اسے تسلی دینے کی غرض سے فرمایا:

((لَا بَأْسَ ، طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

"کوئی نقصان نہیں، اللہ نے چاہا تو یہ گناہ سے پاک ہونے کا سبب بن جائے گی۔"

بدو نے اس بات کا جو جواب دیا وہ اللہ کے متعلق بدظنی اور مایوسی سے بھرا ہوا تھا، وہ کہنے لگا تم کہتے ہو یہ گناہوں سے پاک ہونے کا سبب بنے گا؟

یہ تو جوش مارتا ہوا بخار ہے جو بوڑھے شیخ کو قبروں کا دیدار کرا کر رہے گا۔

آپؐ نے فرمایا۔ چلو پھر ایسے ہی سہی۔ [1]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کے بعض طرق اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ اسے علامات نبوت میں درج کر دیا جائے کیونکہ امام طبرانی وغیرہ نے اسے بیان کر کے آخر میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب کہ تو نے میری تسلی قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تو پھر ایسا ہی ہو گا جیسے تو کہہ رہا ہے اللہ کا کرنا ہو کر رہے گا، اگلے دن شام نہ ہوئی تھی کہ وہ فوت ہو چکا تھا۔ [2]

یہ اور اس طرح کی مستجاب دعائیں اللہ تعالیٰ کے اپنے نبیؐ سے راضی ہونے اور

---

[1] بخاری ح (۵۶۵۶)

[2] فتح الباری (۶/ ۷۲۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اپنی تائید سے نوازنے کی دلیل ہیں کیونکہ اگر آپؐ نبوت ورسالت کے بارے میں ازخود کوئی بات بنا لیتے اور اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیتے تو اللہ آپ کو رسوا کر کے ہلاک کر دیتا کیونکہ اس نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝﴾ (الحاقة)

''اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنا لاتا۔ تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔''

لیکن آپؐ اللہ کے سچے رسول تھے اور آپؐ بغیر وحی الٰہی کے کوئی بات نہ کہتے تھے اس لیے آپؐ کی صداقت صدیوں پر محیط ہوگئی اور آپ کا دین مشرق بعید سے مغرب بعید تک پھیل گیا ہے اور آپؐ کے متبعین انگور کی بیل کی طرح کٹنے پر پھیلتے چلے جا رہے ہیں اور دنیا میں کوئی ایسی گھڑی نہیں جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اشهد ان محمداً رسول الله کی آواز نہ گونج رہی ہو۔

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کریم ﷺ کی حفاظت کرنا

تمہید

اللہ تعالیٰ کا اپنے انبیاء کی حفاظت کرنا اور انہیں ان کے بیوقوف دشمنوں کی سازشوں سے نجات دینا بھی ان کی نبوت کے دلائل میں شامل ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے کفار کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

﴿يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ﴾ (یونس: ۷۱)

"اے قوم اگر تمہیں میرا یہاں ٹھہرنا اور تمہیں اللہ کی آیات سے نصیحت کرنا ناگوار ہے تو میں نے اللہ پر توکل کیا ہے پس تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر میرے بارے میں فیصلہ کرلو اور پھر تمہارا وہ فیصلہ تم میں سے کسی پر پوشیدہ نہ رہے اور پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے کسی قسم کی مہلت نہ دو۔"

چنانچہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔ کیونکہ اللہ نے ان کی حفاظت کی تھی۔

اور انہی کی طرح ان کے بھائی ہود علیہ السلام کا قول ہے۔

﴿قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ○ مِنْ دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ○ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَبِّكُمْ﴾ (هود)

''کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں لہذا تم سب مل کر میرے بارے میں جو تدبیر کرنا چاہتے ہو کر لو پھر مجھے کوئی مہلت نہ دو میں اللہ پر، جو میرا اور تمہارا رب ہے بھروسا رکھتا ہوں۔''

اور جب بیوقوف مشرکوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا اور انہیں زندہ جلانے کے لیے آگ میں بھی ڈال دیا تو اللہ نے اپنی قدرت اور فضل سے ان کو نجات عطا فرمائی: قرآن کریم میں ہے۔

﴿قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ ○ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ﴾ (انبیاء)

''ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا اور انہوں نے ان کا برا کرنا چاہا تو ہم نے جواباً ان کا (برا چاہنے والوں) کو خسارا اٹھانے والوں میں کر دیا۔''

ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بھی یہی حال ہوا اللہ نے آپ کو ان سازشوں سے بچایا جن کا سامنا آپؐ اپنی بعثت کے وقت سے کر رہے تھے۔

چنانچہ اللہ نے آپؐ کو آپؐ کے دشمنوں کی زیادتیوں اور مکر و فریب سے سلامت رہنے کی خبر دی اور فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ : ۶۷)

''اے رسول ان کو وہ چیز پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف نازل ہوئی ہے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو پھر تو نے اس کی رسالت نہ پہنچائی اور اللہ تجھے لوگوں سے بچانے والا ہے۔''

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تو میری رسالت پہنچا دے اور میں تیرا نگہبان اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرا مددگار ہوں اور تیرے دشمنوں کے مقابلے میں تیرا مؤید ہوں اور تجھے ان پر کامیابی عطا کرنے والا ہوں، لہٰذا نہ ڈر اور نہ غم کھا۔ ان میں سے کوئی بھی تجھے دکھ نہیں پہنچا سکتا۔ ◆

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی پہرہ داری کی جاتی تھی حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿والله يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ)

تو اللہ کے رسول نے قبہ سے سر مبارک نکالا اور لوگوں سے فرمایا۔ اے لوگو واپس چلے جاؤ مجھے اللہ نے بچا لیا ہے۔ ◆

اس آیت میں نبوت کی دو دلیلیں ثابت ہوئیں ایک تو اللہ کا آپ کو اس بات کی خبر دینا کہ وہ آپ کی حفاظت فرمائے گا اور ایسا ہی ہوا، امام ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

آپ کا اپنے دشمنوں سے محفوظ رہنا، آپ کے معجزات میں سے ہے دیکھیے وہ جم غفیر اور عدد کثیر کی صورت میں تھے اور وہ آپ کو ختم کرنے اور جلا وطن کرنے کی پوزیشن میں تھے لیکن اس کے باوجود آپ ان کے درمیان بڑی بہادری اور دلیری کے ساتھ موجود رہے ان کی تیکھی نگاہیں آپ کا پیچھا کرتیں اور (انجانے) خوف سے ان کے ہاتھ واپس پلٹ آتے اور آپ کے صحابہ اپنے دشمنوں سے بچنے کے لیے ہجرت کر گئے یہاں تک کہ آپ نے تن تنہا ان میں تیرہ سال بسر کیے پھر سلامتی کے ساتھ ہجرت کر گئے ـــــ یہ سب کچھ اس وعدہ تحفظ کی بدولت ہوا جو اللہ نے آپ سے کیا تھا اللہ نے قرآن میں فرمایا۔

((والله يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ))

"سو اللہ نے آپ کو دشمنوں سے بچائے رکھا۔" ◆

◆ تفسیر القرآن الکریم (۲/ ۱۴۲)

◆ ترمذی (۳۰۴۶)۔ سلسلة الصحيحه البانی (۲۱۸۹)

◆ اعلام النبوہ ص ۱۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل نبوت سے متعلقہ دوسری دلیل ہر اس شخص پر آشکارا ہوگی جو اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ دشمنوں کا قصد آپ کو (عیاذ اًباللہ) قتل کرنا تھا اور صحابہ کرام اس خوف کے پیش نظر آپ کی پہرہ داری کیا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے انہیں واپس بھیج دیا کیونکہ آپ کو اللہ کے نازل کردہ وعدہ پر پورا یقین تھا اور اگر آپؐ (نعوذ باللہ) خلاف حقیقت دعویٰ نبوت کرنے والے ہوتے تو اس وعدے پر یقین نہ کرتے اور نہ اپنے آپ کو خطرات میں ڈالتے۔

ایک مستشرق بارٹلمی ہیلر نے کتنی سچائی کے ساتھ اعتراف کیا ہے کہ جب اللہ نے اپنے رسول کے ساتھ اسکی حفاظت کا وعدہ ان الفاظ میں کیا۔ ((وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ))

تو انہوں نے اپنے سیکورٹی گارڈز واپس بھیج دیئے۔ یہ ایک فطرتی امر ہے کہ کوئی انسان اپنی جان پر جھوٹ نہیں بولتا اگر اس قرآن کا منبع آسمان کے علاوہ کوئی اور چیز ہوتی تو محمدؐ ہمیشہ اپنے ساتھ سیکورٹی گارڈز رکھتا۔ ◆

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت پر اللہ کی تائید، اور آپ کی جانی حفاظت اور آپؐ کے دین کی نصرت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) اور اللہ نے آپ کی ایسی تائید کی کہ ایسی تائید سوائے انبیاء کے اور کسی کی نہیں ہوسکتی بلکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نبی اس قدر تائید نہیں کیا گیا جس قدر آپؐ تائید کیے گئے ہیں مزید برآں آپؐ افضل کتاب کے ساتھ افضل امت کی طرف افضل شریعت دیکر بھیجے گئے ہیں اور اللہ نے آپ کو اولاد آدم کا سردار بنایا۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں میں سے کوئی ایسا آدمی معلوم نہیں ہوسکا کہ اللہ نے اس کی جڑ نہ کاٹ دی اور اسے ذلیل نہ کیا ہو اور اس کے کذب کو طشت ازبام نہ کیا ہو، نبوت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے جس کسی کی اللہ نے تائید کی وہ سچا ہی تھا جیسے حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان بلکہ حضرت شعیب، حضرت

◆ دیکھیے عبدالمعطی دلالاتی کی کتاب رَبِحْتُ مُحَمَّداً وَلَمْ اَخْسَرِ الْمَسِيْحَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہود، حضرت صالح، اللہ نے ان سب کی تائید کی (اور یہ سب سچے نبی تھے) کیونکہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان لوگوں کی بھی جو ایمان قبول کر لیتے ہیں دنیا میں بھی اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کے دن) یہ امر واقع ہے لہذا جو شخص کسی معاملے کی حقیقت محض اللہ کے دستور اور عادت سے جاننے کا خوگر ہے (اور کسی حکمت اور مصلحت کا قائل نہیں ہے) تو وہ جان لے کہ یہ اللہ کی عادت (دستور) اور سنت ہے (اس نے آج تک کسی جھوٹے مدعی نبوت کی نصرت و تائید نہیں کی ہے) لہذا وہ شخص اس کسوٹی سے پہنچان لے گا کہ اللہ کیا معاملہ سرانجام دیتا ہے اور جو شخص اللہ کی حکمت کے ذریعے کسی معاملے کی حکمت جاننے کا خوگر ہے تو وہ اس حقیقت پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ اس شخص کی کبھی تائید نہیں کرتا جو اس پر جھوٹ بولے۔ ❶

سرداران قریش کا آپؐ کے قتل کا معاہدہ کرنا

اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کریم ﷺ کو بچانے کی کئی صورتیں ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ کہ ایک مرتبہ قریش مکہ حطیم کعبہ میں جمع ہوئے اور لات وعزی اور تیسرے منات کی قسم کھا کر کہا کہ اگر محمد ہمیں (یہاں) نظر آیا تو ہم مشترکہ طور پر یکبارگی اس پر پلٹ پڑیں گے اور اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اُسے قتل نہ کر دیں (اس منصوبے کی اطلاع پاکر) آپؐ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہؓ آپؐ کی طرف روتی ہوئی آئیں اور اس بات کی اطلاع دی کہ قریش کے یہ سردار باہم معاہدہ کر چکے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ پائیں گے تو وہ آپ کی طرف بڑھ کر آپ کو قتل کر دیں گے اور ان میں ایسا کوئی آدمی باقی نہ رہے گا جس کی گردن پر آپ کا خون نہ ہو، آپؐ نے فرمایا۔ اے میری بیٹی، مجھے وضوء والا پانی لا دے چنانچہ آپؐ نے وضوء کیا اور تن تنہا ان پر مسجد حرام میں داخل ہوئے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو بولے۔ لو یہ آ گیا۔ پھر انہوں نے اپنی

---

❶ الجواب الصحیح فمن بدل دین المسیح (۱:۴۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہیں نیچی کرلیں اور ٹھوڑیاں سینوں پر رکھ لیں اور جہاں کہیں بیٹھے تھے بیٹھے ہی رہ گئے۔ مرعوبیت کی وجہ سے آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے اور نہ ہی ان میں سے کسی کو کھڑا ہونے کی جرأت ہوئی۔ آپؐ سیدھے ان کے سروں پر کھڑے ہوگئے اور مٹھی بھر مٹی لی اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ، کہ چہرے بگڑ گئے اور وہ مٹی ان کے سروں پر پھینک دی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس مٹی کا ذرہ جس جس کافر کے سر پر گرا، وہ جنگ بدر والے دن قتل ہوا۔ ◆

اللہ اکبر: قریش مکہ اپنے کبر وغرور میں چور ہو کر ایک نہتے آدمی کو قتل کرنے کے لیے اپنے معبودوں کی قسم کھاتے ہیں پھر ان میں سے کسی کو اپنے عزم پر عمل کرنے کی ہمت نہیں پڑتی بلکہ وہ نہتا آدمی ان کے سروں پر کھڑا ہو کر انہیں چیلنج کرتا ہے اور ان کے سروں پر سنگریزے پھینکتا ہے اور ان کے گھٹیا پن اور عجز و لاچارپن کو طشت از بام کردیتا ہے۔ یہ کیسے ہوا؟ اس بنا پر کہ اللہ اُس کی تائید کر رہا ہے اور اسے رعب و دبدبہ نصیب کر رہا ہے۔

﴿وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ: ٦٧)

ابوجہل لعین کا بدتمیزی کے لیے آپ کی طرف بڑھنا اور فرشتوں کا روکنا

اس امت کے فرعون ابوجہل نے بھی حضرت نبی کریم ﷺ کے قتل کا پروگرام بنایا تھا۔ وہ ایک دن مکہ کی گلیوں میں کبر وغرور سے چور ہو کر اتراتا ہوا آیا اور کہنے لگا۔ کیا محمدؐ تمہاری موجودگی میں سجدہ ریز ہوتا ہے؟ اسے جواب ملا۔ ہاں۔

اس نے کہا۔ لات اور عزیٰ کی قسم اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو اس کی گردن روند ڈالوں گا یا سجدے میں ہی اس کے چہرے کو خاک آلود کردوں گا۔

چنانچہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ اس وقت نماز پڑھ رہے

◆ مسند احمد (۲۷۵۷) حاکم (۳/ ۱۷۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے وہ آپ کی گردن روندنے کے لیے آگے بڑھا تو اچانک الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے منہ کو ہاتھوں سے بچانے لگا۔

اسے کہا گیا کہ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میرے اور اس کے درمیان آگ کی خندق ہے اور کسی ان دیکھی چیز کے پر ہیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر وہ میرے قریب آ جاتا تو فرشتے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ ❶

یہ عظیم معجزہ تھا جو اللہ کے دشمن ابوجہل نے دیکھا۔ اس نے اللہ کے فرشتوں کے پر بھی دیکھ لیے جو اس کے نبی کو بچا رہے تھے اور اس نے اس بات کا بھی یقین کر لیا کہ اللہ نے اپنے لشکروں اور اپنی مدد سے اسے بچایا ہے لیکن تکبر اور سرداری کی حرص میں مبتلا ہونے کی وجہ سے حق کے سامنے سرنگوں نہ ہوا چنانچہ اس کا اور دیگر مشرکین کا وہی حال ہوا جو قرآن نے بیان کیا ہے۔

﴿فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾

(الانعام: ۳۳)

''کہ وہ تجھے نہیں جھٹلاتے لیکن وہ ظالم اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے تحت بہت سی مثالیں ہیں کہ اللہ نے ابوجہل وغیرہ دشمنانِ رسول کی ایذاؤں سے اپنے رسول کو بچایا، اللہ نے فرمایا ہے:

((واللہ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ)) ❷

جنگِ اُحد میں اللہ تعالیٰ کا آپ کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو بھیجنا

مزید برآں جس طرح فرشتوں نے حضرت نبی کریمؐ کو ابوجہل ملعون کی ایذاء سے بچایا اسی طرح احد کے دن بھی بچایا تھا، اس روز مشرکین چاروں اطراف سے آپؐ پر پل پڑے تھے اور آپؐ کے صحابہ آپؐ سے جدا ہو چکے تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ احد میں دو آدمی دیکھے

❶ مسلم (۲۷۹۷) ❷ (شرح مسلم لنووی (۱۷/ ۱۴۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن پر سفید کپڑے تھے وہ آپؐ کے دائیں اور بائیں موجود رہے جو میں نے اس دن سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے اور نہ بعد میں یعنی جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام۔ (۱)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اللہ کے نبی کے اللہ کے ہاں احترام کا بیان ہے کہ اس نے اس کے اردگرد جنگ کرنے کے لیے اپنے فرشتوں کو نازل کیا اور اس چیز کا بھی بیان کہ فرشتوں کا قتال میں شریک ہونا جنگ بدر سے مختص نہیں (بلکہ وہ دیگر جنگوں میں بھی نازل ہوتے رہے)۔ (۲)

اللہ تعالیٰ کا آپ کو اُم جمیل زوجہ ابی لہب کی بدکلامی سے بچانا

حضرت نبی کریمؐ کے قریبی رشتہ داروں میں سے جو لوگ مشرکین تھے وہ بھی آپ کو ایذاء پہنچانے اور آپؐ کے خلاف منصوبہ بندی سے پیچھے نہیں رہے۔

جب سورۃ اللھب نازل ہوئی تو آپ کے چچا ابو لہب ہاشمی کی بیوی اُمِ جمیل آپؐ کی طرف آتی دکھائی دی اس وقت آپؐ کے پاس حضرت ابو بکرؓ بھی موجود تھے جب ابو بکرؓ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ یہ منہ پھٹ عورت ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ یہ آپ کو ایذاء دے گی اگر آپؐ یہاں سے کسی اور جگہ تشریف لے جائیں تو بہتر ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ وہ مجھے نہیں دیکھ پائے گی۔ چنانچہ اُمِ جمیل آئی اور حضرت ابو بکر سے کہنے لگی تیرے صاحب نے میری ہجو کی ہے۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا نہیں وہ تو شعر کہنا جانتے ہی نہیں۔ وہ کہنے لگی۔ تُو میرے نزدیک سچا ہے اور پھر وہ چلی گئی۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ اس نے آپ کو دیکھا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ مجھے فرشتے نے اپنے پر سے چھپا لیا تھا۔ (۳)

---

(۱) بخاری ح (۴۰۵۴)۔ مسلم ح (۲۳۰۶)

(۲) شرح مسلم (۱۵/ ٦٦)

(۳) ابو یعلی فی المسند ح (۲۳۵۸)۔ ابن حبان (٦٥١١)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر ہجرت میں اللہ تعالیٰ کا آپ کی حفاظت کرنا

قریش مکہ نے ہجرت سے قبل کئی مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ نے آپ کو بچایا اور ان سے نجات دی، جب حضرت نبی کریم ﷺ نے مکہ سے ہجرت کا عزم کرلیا تو وہ آپؐ کے گھر کے چاروں طرف گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ اسی دوران اللہ نے ان کی آنکھیں اندھی کردیں اور آپؐ ان کے درمیان سے نکلے اور وہ آپ کو دیکھ بھی نہ سکے۔ ◆

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسی واقعہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔

﴿وَاِذْ يَمْكُرُبِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْيَقْتُلُوْكَ اَوْيُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ﴾

"اور جب کافر لوگ آپؐ کے بارے میں چال چل رہے تھے کہ آپ کو قید کردیں یا جان سے ماردیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) اللہ چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔" (انفال۔۳۰)

آپؐ اللہ کی نگرانی میں مکہ سے چھپ کر نکلے اور اپنے ساتھی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو لیکر غار ثور تک پہنچ گئے اور مشرکین مکہ کی نگاہوں سے بچنے کے لیے غار میں داخل ہوگئے اور وہ بھی آپ کی تلاش میں غار تک جاپہنچے اور اس کے دہانے پر کھڑے ہوگئے اور حضرت ابوبکر کو ہلاکت کا گمان ہونے لگا۔ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں پر نظر ڈال لی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔

آپؐ نے اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے اور اس بات پر یقین کرتے ہوئے کہ وہ انہیں دشمنوں کے سپرد نہ کرے گا، درج ذیل جواب دیا کہ اے ابوبکر تیرا ان

◆ الروض الانف لسھیلی (۴/ ۱۷۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کے بارے کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے؟ [1]

جی ہاں، اللہ ان کے ساتھ تھا اور وہ انہیں بچا رہا تھا اور ان کی مدد کر رہا تھا۔

قرآن کریم میں ہے۔

﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (توبہ:۴۰)

''اگر تم اس کی نصرت نہ کرو گے (تو یاد کرو اس وقت کو) جب اللہ نے اس کی مدد کی جب نکال دیا تھا کافروں نے ان دو میں سے دوسرے کو جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے رفیق (سفر و حضر) سے کہہ رہا تھا کہ تو غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے سو اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل فرمائی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جنہیں تم نہیں دیکھ سکے اور اس نے کافروں کے کلمے (منصوبے) کو پست کر دیا اور اللہ کا کلمہ (منصوبہ) بلند ہی رہا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

اس طریقے سے اللہ نے ان کے سامنے اپنے پیغمبرؐ کو نجات دی اور وہ نئے سرے سے عازم مدینہ ہوئے اس تمام سفر میں اللہ کی عنایت شامل حال رہی اور ان کی نگہبانی کرتی رہی۔ لیکن قریش نے پھر بھی ہار نہ مانی اور آپؐ کو قتل کرانے کے لیے پر عزم رہے لہٰذا انہوں نے قبائل عرب کی طرف پیغامات بھیج دیئے کہ جو کوئی قبیلہ یا شخص ان دونوں (حضرت نبی کریمؐ اور ابوبکرؓ) کا سر لے آئے گا اسے انعامات دیئے جائیں گے لیکن وہ دونوں اطمینان سے اللہ کی نگہبانی اور امان میں چلتے رہے۔ حضرت رسول کریمؐ وادیٔ قدید سے گذر رہے تھے کہ سراقہ بن مالک نے آپؐ کو جا لیا، حضرت ابوبکرؓ

[1] بخاری ح (۳۶۵۳)۔ مسلم ح (۲۳۸۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ جب ہم پتھریلی زمین پر پہنچے تو ہم نے سراقہ بن مالک کو دیکھا، وہ گھوڑا دوڑائے ہماری طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ہم دھر لیے گئے۔ آپؐ نے فرمایا غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آپؐ نے اس پر بددعا کی تو اس کی گھوڑی پیٹ تک زمین میں دھنس گئی۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں سراقہ اپنی کہانی خود سناتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرأت سنی اور آپؐ دائیں بائیں جھانکے بغیر سیدھے منہ جا رہے تھے جبکہ ابوبکر بکثرت ادھر اُدھر جھانکتے جا رہے تھے، اسی دوران میری گھوڑی کے اگلے دونوں پاؤں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئے، میں منہ کے بل زمین پر جا گرا، پھر میں نے اسے ڈانٹا تو وہ بڑی مشکل سے پاؤں نکال سکی جب وہ زور لگا کر کھڑی ہوئی تو اس کے پاؤں سے دھوئیں کی طرح فضا میں گرد اٹھی۔ سراقہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ مجھے پتا ہے کہ تم نے میرے حق میں بددعا کی ہے لیکن اب میرے لیے دعا کرو میرا اللہ ضامن ہے کہ میں تمہاری تلاش سے لوگوں کو روک دوں گا۔ تب ان دونوں نے دعا کی تو اللہ نے اسے نجات دی اس بنا پر وہ تلاش کرنے والوں کو یہ کہہ کر واپس کر دیتا کہ واپس چلے جاؤ، یہاں والے لوگ تمہاری طرف سے اس کے لیے کافی ہیں۔

وہ جس کسی سے ملتا اسے واپس لوٹا دیتا۔ [1]

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں وہ دن کے اگلے پہر اللہ کے نبی پر حملہ آور ہونے جا رہا تھا اور پچھلے پہر آپ کا سیکورٹی گارڈ بنا ہوا تھا۔ [2]

چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سراقہ بن مالک کے حملہ سے بچانا ہی سراقہ کے اسلام کا سبب بنا۔

چنانچہ وہ ابوجہل کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

---

[1] بخاری ح (۳۹۰۶)

[2] بخاری ح (۲۹۱۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبَاحَکَم وَاللّٰهِ لوکنت شَاهِدًا
لِأمر جوادی اِذْ تَسُوخُ قَوَائِمُهٗ
عَلِمْتَ وَلَمْ تَشُكُ بِاَنَّ مُحَمَّدًا
رسول ببرهان فمن ذا يُقَاوِمُهٗ

اے ابوالحکم (ابوجہل) اللہ کی قسم اگر تو میری گھوڑی کے پاؤں زمین میں دھنسنے کے موقع پر موجود ہوتا تو تو بلاشبہ یقین کر لیتا کہ محمد دلائل کی رو سے اللہ کا رسول ہے اس کا مقابلہ کون کرسکتا ہے؟ [1]

اللہ تعالیٰ کا آپ کو صفوان اور عمیر کے گھناؤنے منصوبے سے بچانا

جب مشرکین مکہ اللہ کی قوت کے مقابلے میں جنگ بدر میں شکست کھا کر واپس لوٹے تو عمیر بن وہب، صفوان بن امیہ کے پاس حجر اسماعیل (حطیم) میں آ کر بیٹھ گیا، صفوان بولا۔ بدر کے مقتولین کے بعد زندگی میں کوئی لطف نہیں رہا، اللہ ہمیں ایسی زندگی سے بچائے عمیر بولا۔ ہاں بلاشبہ ان کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں اگر میرے اوپر قرض نہ ہوتا جس کے ادا کرنے کی مجھ میں استطاعت نہیں اور میرے اہل و عیال کی گذر بسر کا کوئی ذریعہ ہوتا تو میں یقیناً محمد کی طرف چل پڑتا اور اُسے دیکھتے ہی قتل کر دیتا کیونکہ میرے پاس اس کے پاس جانے کا بہانہ ہے وہ یہ کہ میرا بیٹا ان کے پاس قید ہے اور میں کہوں گا کہ میں اپنے بیٹے کی رہائی کے لیے آیا ہوں۔

صفوان بن امیہ، عمیر بن وہب کے اقدام اور منصوبے سے بہت خوش ہوا اور اس کے منصوبے کی تکمیل کے سامنے پیش آنے والی رکاوٹیں دور کرنے کی سعی کرنے لگا۔ اور بولا تیرا قرض میرے ذمے رہا اور تیرے اہل و عیال، خرچ اخراجات میں میرے اہل و عیال کے برابر حقدار رہیں گے، میرا جہاں تک بس چلا میں ان کی کفالت میں کوئی کسر

[1] فتح الباری (۷/ ۲۸۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ چھوڑوں گا۔

چنانچہ دونوں کا اس منصوبے پر اتفاق ہو گیا اور صفوان نے اسے زادِ سفر دیا اور سواری کی لگام تھما دی اور عمیر کی تلوار کو تیز کروا کر زہر میں بجھانے کا حکم دیا اور اسے مشن پر روانہ کر دیا، عمیر نے کہا کہ چند دن اس منصوبے کو افشا نہ کرنا (چند دنوں بعد) عمیر بن وہب مدینہ پہنچ گیا، مسجد نبوی کے دروازے پر سواری سے اترا اور سواری کو باندھ کر تلوار تھام لی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا، حضرت عمر فاروقؓ اس وقت انصاروں کی مجلس میں تشریف فرما تھے، جب انہوں نے عمیر کو دیکھا تو گھبرا گئے اور حضرت رسول اللہ کے پاس چلے گئے اور درخواست کی کہ اے اللہ کے نبیؐ اس پر اعتبار نہ کیجیے اور اپنے آپ کو اس سے محفوظ نہ سمجھئے: آپؐ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ، حضرت عمر فاروق باہر نکلے اور صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ حضرت رسول اللہؐ کے پاس چلے جائیں اور عمیر پر کڑی نگاہ رکھیں مبادا کہ وہ آپؐ کو گزند پہنچائے۔

چنانچہ حضرت عمرؓ فاروق، عمیر کو لے کر رسول اللہؐ کے پاس آئے، اس وقت عمیر تلوار حمائل کیے ہوئے تھا آپؐ نے حضرت عمر سے فرمایا۔تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ جب عمیر بن وہب، حضرت رسول اللہؐ کے قریب ہوا تو آپؐ نے پوچھا۔عمیر کیسے آنا ہوا؟

اس نے کہا، تمہارے پاس ہمارا قیدی ہے، اسے ملنے آیا ہوں اور آپؐ ہمارے خاندان اور قبیلے کے آدمی ہیں ہم سے فدیہ لیکر ہمارا قیدی رہا کر دیں۔

آپؐ نے فرمایا یہ جو تلوار گلے میں حمائل کر رکھی ہے یہ کس لیے ساتھ لایا ہے؟

اس نے کہا۔اللہ اس تلوار کا برا کرے، یہ ہمارے کس کام آئی تھی! میں تو سواری سے اترتے وقت اسے گلے سے اتارنا بھول گیا تھا۔

آپؐ نے فرمایا۔عمیر سچ سچ بتا، کیسے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں اپنا قیدی آزاد کرانے کیلئے آیا ہوں۔ آپؐ نے اسے یہ بتا کر ششدر کر دیا کہ حجر اسماعیل (حطیم) میں صفوان سے کیا شرط کر کے آیا ہے؟ عمیر گھبرا گیا اور بولا۔ میں نے کیا شرط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے؟ آپؐ نے اس شخص کا سا جواب دیا جسے اللہ جیسی خبیر ذات نے خبر دی ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا تو نے اس کی خاطر میرے قتل کی ذمہ داری اٹھائی ہے اس شرط پر کہ وہ تیری اولاد کی کفالت کرے گا۔ اور تیرا قرض ادا کردے گا۔ جبکہ تیرے اور تیرے منصوبے کے درمیان اللہ حائل ہے۔

عمیر نے کہا۔ اشھدان لاالہ الا اللہ وانك رسول اللہ

اے اللہ کے رسول ہم تجھے وحی کے بارے میں اور آپؐ کے آسمان سے آنے والی کتاب کے بارے جھٹلاتے تھے۔ یہ بات میرے اور صفوان کے درمیان حجر میں ہوئی تھی اور کسی کو اس کی خبر بھی نہ تھی سو اس بات کی خبر آپؐ کو اللہ نے دی ہے اللہ کا شکر ہے کہ وہ مجھے اس بہانے یہاں لے آیا۔

مسلمان اس بات پر شاداں و فرحان ہو گئے اور آپؐ نے عمیرؓ سے فرمایا، بیٹھ ہم تیرے ساتھ غمگساری کریں بعدازاں آپؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:

((عَلِّمُوْا أَخَاکُمُ الْقُرآنَ وَاَطْلِقُ لَهُ أُسَیرہُ))

"کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھاؤ اور اس کی خاطر اس کا قیدی چھوڑ دو۔"

عمیر نے درخواست کر دی کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے اجازت دیجیے کہ میں قریش کے ہاں جاؤں اور انہیں اللہ اور اسلام کی طرف دعوت دوں شاید کہ اللہ انہیں ہدایت دے۔۔۔ پھر عمیر مکہ واپس لوٹ آیا اور اس نے اسلام کی دعوت دی اور پوری کوشش سے خیر خواہی کی اور اس کے سبب بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ [1]

اس طور پر اللہ نے اپنے پیارے نبی کو صفوان اور عمیر کے منصوبے کی شر سے بچایا اور اس روشن معجزے اور آفتاب نیمروز کی طرح آشکار نشان نبوت کے سامنے عمیر کو اللہ کی وحدانیت اور اس کے نبی کی نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی راہ نظر نہ آئی۔

---

[1] معجم کبیر طبرانی (۱۱۷) ابن ھشام (۳/ ۲۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا آپؐ کو یہودی عورت کے زہریلے گوشت سے بچانا

حضرت رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی نگہبانی کا شرف حاصل ہونے کے ثبوت میں یہودی عورت کے زہر آلود گوشت کا قصہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے، ہوا اس طرح کہ حضرت نبی کریم ﷺ خیبر تشریف لائے تو خیبر کی کسی یہودی عورت نے آپؐ کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا زہر آلود گوشت پیش کیا، آپؐ نے بھنی ہوئی بکری کی ران کا گوشت خود بھی تناول فرمایا اور آپ کے صحابہ نے بھی آپؐ کے ساتھ کھانا شروع کر دیا، آپؐ نے کھانے سے فوراً اپنا ہاتھ روک لیا اور صحابہؓ سے فرمایا۔ اپنے ہاتھ اٹھا لو ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو، مجھے اس گوشت نے خبر دی ہے کہ وہ زہر آلود ہے اور آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو بھیج کر اس یہودی عورت کو بلوایا اور اس سے پوچھا کیا تو نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ تجھے کس نے بتایا؟ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے اس ران نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے یہ حرکت کیوں کی؟

اس نے کہا۔ میں نے یہ سوچ کر کہ اگر یہ نبی ہوا تو اسے یہ زہریلا گوشت نقصان نہ دے گا اور اگر یہ نبی نہ ہوا تو ہماری اس سے جان چھوٹ جائے گی آپؐ نے اسے معاف کر دیا اور اسے سزا نہ دی۔ [1]

صحیحین کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تجھے مجھ پر مسلط نہیں ہونے دے گا۔ [2]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے اس قول (ما کان یُسَلِّطَكِ عَلَيَّ) میں تمام لوگوں سے آپ کی عصمت (تحفظ) کا بیان ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

---

[1] (ابو داؤد (۴۵۱۰) البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھیے صحیح مشکوٰۃ (۵۹۳۱)

[2] بخاری ح (۲۶۱۷)۔ مسلم ح (۲۱۹۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿واللّٰہ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾

اور آپ کا ایسے مسموم گوشت کو کھا کر بچ جانا جو دیگر لوگوں کے لیے مہلک ہے، آپ کا معجزہ ہے اور اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو مطلع کر دینے کا ذکر ہے کہ یہ بکری زہر آلود ہے اور اس میں آپؐ سے بکری کی ران کے گفتگو کرنے کا ذکر بھی ہے، کیونکہ مسلم کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اس ران نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ زہر آلود ہے۔ ❶

اللہ تعالیٰ کا آپؐ کو غورث بن حارث کے وار سے بچانا

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نجد کی جانب حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ کیا اور جب آپؐ غزوہ سے واپس لوٹے تو بہت سے درختوں والی وادی میں آپ کو قیلولہ (دوپہر کی نیند) کی ضرورت پڑی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ لوگ ادھر اُدھر درختوں کے نیچے لیٹ گئے اور حضرت رسول کریمؐ ایک جنگلی کیکر پر اپنی تلوار لٹکا کر اس کے نیچے سو گئے۔ ہم تھوڑی دیر سوئے تھے کہ حضرت نبی کریمؐ نے ہمیں بلایا ہم آپؐ پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی (غورث بن حارث) بیٹھا ہوا ہے آپؐ کے نے بتایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ یہ شخص آیا اور میری تلوار سونت لی جب میں بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں، یہ میرے اوپر تلوار سونتے ہوئے کھڑا ہے اور اس نے مجھ سے تین مرتبہ کہا۔ بتا تجھے میرے وار سے کون بچائے گا؟ میں نے تینوں مرتبہ جواب دیا۔ میرا اللہ تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اب یہ تمہارے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ پھر آپؐ نے اس سے کسی طرح کی باز پرس نہ کی اور اسے چھوڑ دیا۔

مسند امام احمد کی روایت میں ہے کہ وہ حضرت نبی کریمؐ کے سر مبارک کے برابر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ بتا تجھے میرے وار سے کون بچائے گا؟ آپؐ نے فرمایا۔ میرا اللہ جو غالب اور جلال والا ہے۔ تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آپؐ نے اپنی وہ تلوار پکڑ

❶ شرح صحیح مسلم (۱۴/ ۱۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی اور اس سے کہا۔ اب بتا تجھے میرے وار سے کون بچائے گا؟ وہ کہنے لگا۔ تو اچھا تلوار سونتنے والا بن۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اس نے کہا۔ نہیں۔ لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ نہ میں آپ سے لڑوں گا اور نہ میں اس قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ سے لڑے گی۔ چنانچہ آپ نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے ساتھیوں سے جاملا اور انہیں کہنے لگا میں تمہارے پاس بہترین انسان کی طرف سے ہو کر آیا ہوں۔ [1]

اس حدیث میں حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت پر مختلف دلائل ہیں۔ ان میں سے ایک تو آپ کا اللہ کی تائید سے ثابت قدم رہنا، دوسرا اللہ کا آپ کو قتل سے بچانا، تیسرا فرشتوں کا آپ کی تائید کرنا، کیونکہ ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ فرشتے نے اس اعرابی کے سینے پر تھپڑ مارا تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور آخر میں باوجود اس کے قبول اسلام سے انکار کے اسے معاف کر دینا اور یہ اخلاق نبوت سے ہے ورنہ اپنے دشمن کے ساتھ ایسا برتاؤ کون کر سکتا ہے جو قریب تھا کہ آپ کو قتل کر دیتا۔ اعرابی نے کس قدر سچ کہا کہ میں تمہارے پاس سب لوگوں سے اچھے انسان کی طرف سے ہو کر آیا ہوں۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴾ (الزمر: ۳۶)

''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟ اور وہ تجھے ان لوگوں سے ڈراتے ہیں جو اس کے سوا ہیں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔''

یہ واقعات جو ہم نے بیان کیے ہیں یہ آپ کی سچی نبوت پر شاہد عدل ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ کی تائید اور خصوصی حفاظت حاصل تھی۔

❀❀❀

---

[1] بخاری ح (۴۱۳۷)۔ مسلم ح (۸۴۳)۔ احمد (۱۴۵۴۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

آپ ؐ کے لعاب مبارک اور

www.KitaboSunnat.com

پھونک سے مریضوں کا شفایاب ہونا

تمہید

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور اپنے کلمے حضرت مسیح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو ان کو ایسے دلائل عطا فرمائے جو بنی اسرائیل پر ان کی نبوت کی حجت قرار پائے۔ مثلاً ان کے ہاتھوں، مادرزاد اندھوں اور کوڑھوں کا شفایاب ہونا۔ قرآن کریم میں ہے۔

﴿وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ﴾ (المائدہ : ۱۱۰)

”اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے کا مجسمہ بناتا اور اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے (حقیقی) پرندہ بن جاتا تھا اور تو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھے کو شفایاب کرتا تھا۔“

تو یہ خرق عادت امور ان کی قوم کے ہاں ان کی نبوت و رسالت کی قاطع دلیل اور روشن برہان بن گئے۔

اسی طرح اللہ نے اپنے خاتم الانبیاء اور عظیم رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اسی نوعیت کے دلائل اور خرق عادت امور عطا فرما کر اس کی نبوت و رسالت کی تائید فرمائی۔ اور آپ ؐ کے بعض صحابہ کو آپ ؐ کے ہاتھ پر شفاء عطا فرمائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیدر کرار رضی اللہ عنہ کا شفایاب ہونا

ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ آپؐ نے خیبر والے دن فرمایا۔ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کر دے گا۔ راوی حدیث بیان کرتا ہے کہ لوگ ساری رات اس بشارت پر گفتگو کرتے رہے کہ آپؐ ان میں کس کو جھنڈا دیں گے ۔ جب صبح ہوئی اور لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس گئے اور ان میں سے ہر کوئی پُر اُمید تھا کہ جھنڈا اسے ہی ملے گا۔ تاہم حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول وہ تو آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کی طرف پیغام بھیجو۔ چنانچہ ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تو وہ آ گئے۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی تو وہ فوراً شفایاب ہو گئے گویا کہ انہیں کوئی بیماری تھی ہی نہیں اور آپؐ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ [1]

ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن تھوکا اور فرمایا۔ اے اللہ اس سے موسم گرما کی گرمی اور موسم سرما کی سردی دور کر دے۔ سو حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد میں نے گرمی اور خنکی محسوس نہیں کی۔ اور آپؓ کے ساتھی آپؓ کو بسا اوقات اس حال میں دیکھتے کہ آپ سردیوں میں گرمی والے (باریک) کپڑے پہنتے اور گرمیوں میں سردیوں والے (موٹے) کپڑے پہنتے۔ [2]

امام محمد بن علی الشوکانی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت نبی کریم ﷺ کا روشن معجزہ ہے۔ [3]

---

[1] بخاری ح (۳۷۰۱)۔ مسلم ح (۲۴۰۷)

[2] مسند احمد ح (۷۸۰)۔ ابن ماجہ ح (۱۱۷)

[3] نیل الاوطار ح (۸/ ۵۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمہؓ بن اکوع کی کٹ جانے والی ٹانگ کا صحیح وسلامت ہو جانا

ارض خیبر سے واپسی سے پہلے آپ کی نبوت ورسالت کی ایک اور علامت سامنے آئی وہ اس طرح کہ اللہ نے آپؐ کے لعاب دھن سے حضرت سلمہؓ بن اکوع کی پنڈلی جو کہ غزوہ خیبر میں ٹوٹ گئی تھی کو شفاء عطا فرمائی۔ حضرت یزید بن ابی عبیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار سے زخم کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا۔ اے ابومسلم یہ زخم کا نشان کیسے لگا؟

انہوں نے بتایا کہ یہ زخم مجھے خیبر کے دن لگا تھا۔ لوگوں نے اسے دیکھ کر کہنا شروع کر دیا کہ سلمہ مارا گیا۔ سو میں حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اس پر تین مرتبہ پھونک ماری اور اس وقت سے لیکر اب تک مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ [1]

لوگوں کے جم غفیر نے حضرت سلمۃ بن اکوع کی خون آلود پنڈلی دیکھی پھر انہوں نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے لعاب مبارک کی برکت سے وہ کوئی تکلیف اور درد محسوس نہیں کرتے تو انہیں اس معجزہ کے سامنے اس بات کی شہادت دیئے بغیر کوئی چارہ نہ رہا کہ آپؐ اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں کیونکہ اس طرح کے خرق عادت اثر پر کوئی انسان طاقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہ بات بھی آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عتیک کی شکستہ ٹانگ کا فوراً ٹھیک ہو جانا

حضرت نبی کریم ﷺ اپنے صحابی عبداللہ بن عتیک اور چند انصاروں کو سلام بن ابی الحُقَیق یہودی کا کام تمام کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔ ابھی وہ اپنے مشن سے واپس آ رہے تھے کہ وہ سیڑھیوں سے گر پڑے اور ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی جسے انہوں نے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ وہ اس قصے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میں حضرت نبی

[1] بخاری ح (4206)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ اپنی ٹانگ پھیلا میں نے اپنی ٹانگ پھیلائی تو آپؐ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ بس آپؐ کے دست مبارک کا پھرنا ہی تھا کہ گویا مجھے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ ◆

اس طرح کا معجزہ آپؐ سے بار بار صادر ہوا اور صحابہ کرام کے سامنے ہوا۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن معاذ کی ٹانگ جو کہ تلوار کی ضرب سے کٹ گئی تھی، پر اپنا لعاب دھن لگایا تو وہ ٹھیک ہوگئی تھی۔ ◆

بتائیے یہ کوئی طبی فن تھا یا آپؐ کی نبوت کے دلائل و براہین میں سے ایک برہان اور معجزہ تھا؟ بدیہی جواب ہے کہ یہ آپ کا روشن معجزہ تھا جو آپؐ کے سچا رسول ہونے کی روشن دلیل ہے۔

خَثْعَمِیّہ خاتون کے بیٹے کا عقیل وفہیم ہو جانا

امام احمد رحمۃ اللہ حضرت ام جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو جمرہ عقبہ پر رمی جمار کرتے دیکھا ...... آپؐ کے پاس ایک خثعمیہ خاتون اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی اے اللہ کے رسول میرا یہ بیٹا عقل وشعور سے کورا ہے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس پانی لا وہ پتھر کے برتن میں پانی لے آئی، آپ نے اس میں اپنا چہرہ انور دھویا اور دعا فرمائی اور اس میں اپنا لعاب دھن ڈالا اور فرمایا۔ جا، اس کے ساتھ اسے غسل دے اور اللہ سے شفا طلب کر۔ ام جندبؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا۔ میرے اس بیٹے کے لیے اس پانی میں سے تھوڑا سا پانی دے دے۔ سو میں نے اپنی انگلیوں سے تھوڑا سا پانی لیا اور اپنے ہاتھوں پر لگا کر بچے کے سر منہ پر مل دیا تو میرا وہ بیٹا نیکوکار لوگوں میں شمار ہونے لگا۔

◆ بخاری ح (۴۰۳۹) ◆ ابن حبان (۲۱۴۶) البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتی ہیں کہ بعدازاں میں نے اس خاتون سے پوچھا کہ تیرے بیٹے کا کیا بنا؟ تو اس نے بتایا۔ وہ مکمل طور پر ٹھیک ہو گیا ہے۔ ❶

اس حدیث شریف میں آپ کا عظیم معجزہ بلکہ دو معجزے ہیں۔ ایک تو حضرت نبی کریم ﷺ کی کلی والے پانی کی برکت جس سے خثعمی خاتون نے اپنے بیٹے کو غسل دیا تو وہ شفاء یاب ہو گیا اور دوسرا اُم جندب کے بیٹے کی ہدایت، جو اس پانی کے کچھ حصے کے سبب ہوئی جو اس کی ماں نے اس کے سر اور منہ پر مل دیا تھا۔

محمدؓ بن حاطبؓ کے جلے ہوئے بازوؤں کا فوراً درست ہو جانا

حضرت اُم جمیلؓ اپنے بیٹے محمد بن حاطب کو اس کے بچپن کی خبر سناتی ہیں، ہوا اس طرح کہ محمد بن حاطب کے بازوؤں پر ابلتی ہوئی ہنڈیا الٹ گئی تھی اور وہ اسے لیکر حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں، وہ اسے سنا رہی ہیں کہ میں تجھے لیکر حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور عرض کی تھی۔ اے اللہ کے پیارے رسولؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یہ محمد بن حاطب ہے، تو آپؐ نے تیرے منہ پر اپنا لعاب مبارک تھوکا اور تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور تیرے لیے دعا فرمائی تھی اور آپؐ تیرے بازوؤں پر یہ پڑھتے ہوئے تھوکتے جا رہے تھے۔

((أذهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا))

تو میں تجھے لے کر ابھی کھڑی بھی نہ ہوئی تھی کہ تیرے بازو مکمل طور پر ٹھیک ہو چکے تھے۔ ❷

اس طرح شفاء بخشنے والے اللہ نے بہت سے لوگوں کے لیے شفاء مقدر فرمائی اور آپؐ کی پھونک اور لعاب کو اس کا سبب بنا دیا تا کہ یہ برکت آپؐ کی نبوت کی ایک اور دلیل بن جائے۔ اور اہل ایمان اسے پڑھ سن کر جھوم جائیں۔

❶ مسند احمد (۲۶۵۹۰) ❷ مسند احمد ح (۱۵۰۲۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم

معجزات رسول ﷺ

تمہید

نبوت کے عظیم دلائل میں سے کچھ خرق عادت (اللہ کے تکوینی دستور کے برخلاف) افعال بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو عطا کرتا ہے اور دیگر تمام لوگ ان افعال کے کرنے سے عاجز ہوتے ہیں اور یہ افعال اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے (اس کے خواص بندوں کی) تکریم اور تائید کا ذریعہ ہوتے ہیں اور اس کے ان بندوں کے حق میں اسکی خوشنودی اور اسکی طرف سے تائید کی دلیل ہوتے ہیں جنہیں اللہ نبوت یا رسالت سے نوازتا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی مدد اور توفیق سے ایسے آدمی کو قوت دے جو اس پر جھوٹ باندھتا ہو یا اس کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرتا ہو چنانچہ انبیاء اور مرسلین کو دیئے جانے والے معجزات میں سے ایک معجزہ اللہ کے نبی حضرت یوشع بن نون کا ہے اور وہ ہے اللہ کا سورج کو غروب ہونے سے روک دینا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((غَزَا نَبِیٌّ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ ...... فَأَدْنٰی لِلْقَرْیَةِ حِیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِیْبًا مِنْ ذَالِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُوْرَةٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَیَّ شَیْئًا، فَحُبِسَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ)) ❶

---

❶ بخاری ح (۳۱۲۴)۔ مسلم ح (۱۷۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''انبیاء میں سے ایک نبی جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا۔ اور نماز عصر یا عصر کے قریب بستی کے نزدیک پہنچا تو اس نے سورج سے کہا تو بھی مأمور (حکم الٰہی کا پابند) ہے اور میں بھی مأمور ہوں، اے اللہ اسے میرے مشن کی تکمیل کی خاطر گھڑی بھر جام کر دے سو وہ جام کر دیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے اسے فتح عطا فرمادی۔''

دیکھیے اللہ نے اپنے نبی یوشع بن نون کی دعا کی قبولیت اور اس کے اکرام کے پیش نظر، سورج کی رفتار کے بارے اپنا طریق کار بدل دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی تائید کی، جب انہوں نے سمندر کے پانی میں لاٹھی ماری تو اللہ نے اسے شق کر دیا اور اس میں ہموار راستے بن گئے جن پر بنی اسرائیل آرام وسکون سے چلتے ہوئے سمندر پار کر گئے۔

اور بالکل اسی طرح اللہ نے اپنے خاتم المرسلین رسول حضرت محمد ﷺ کی تائید کی اور ان کے ہاتھ سے روشن معجزات صادر کیے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ آپ ان (لوگوں) کے پاس اپنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات لاتے تھے اور آپ کے معجزات کی تعداد ہزار سے بھی متجاوز ہے۔ [1]

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے معجزات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں کے معجزات کے منقطع ہونے اور ان پر صدیاں بیت جانے اور ان کی امتوں کے دنیا میں تتر بتر ہو جانے کے باوجود، ان کا یہ مقام ومرتبہ ہے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے متعلق کیا خیال ہے، جن کے معجزات اور براہین کی تعداد ہزار سے بھی متجاوز ہے اور ان کا دور بھی قریب ہے اور ان کے راویان، مخلوق الٰہی میں سب سے زیادہ سچے اور نیک ہیں اور ان کی روایات صدیوں سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں۔ [2]

---

[1] (الجواب الصحیح (۱/ ۳۹۹)

[2] (اغاثہ اللھفان (۲/ ۳۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والے معجزات سے تائید فرمائی اور مشرکین مکہ نے بہت سے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن وہ نہ تو ایمان لائے اور نہ ہی حق کے سامنے سرنگوں ہوئے بلکہ وہ تکبر اور عناد کی وجہ سے مزید سے مزید معجزات کے مطالبات کرتے چلے گئے۔(قرآن مجید میں ہے)

﴿وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْتَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْتُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْتَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْيَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْتَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (الاسراء: ۹۰تا ۹۳)

''اور کہنے لگے کہ ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپؐ ہمارے لیے زمین سے پانی کا چشمہ نہ جاری کر دیں یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہوا اور اس کے بیچ میں نہریں نہ جاری کر دیں یا جس طرح کہ آپ کہا کرتے ہیں ہم پر آسمان کے ٹکڑے نہ گرا دیں۔ یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لے آئیں۔ یا جب تک آپ کا سونے کا گھر نہ ہو یا آپؐ آسمان پر نہ چڑھ جائیں اور ہم آپؐ کے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے جب تک کہ آپؐ ہم پر کوئی کتاب نہ اتاریں جسے ہم پڑھ لیں۔ آپؐ فرما دیجیے کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔''

پہلا معجزہ شق قمر

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قریش پر اپنی حجت تمام کرنے کے لیے اپنے پیغمبر ﷺ کو اسی جنس کا معجزہ عطا فرمایا جس کا وہ تعجیزاً آپؐ سے مطالبہ کر رہے تھے اور وہ تھا چاند کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شق ہو جانا۔ یہ ایک غیر معمولی واقعہ تھا جو عزیز اور حکیم ذات کے اندازے کے بغیر برپا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ شیخین اور دیگر محدثین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

((إِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ : فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ ، وَفِرْقَةٌ دُوْنَهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْهَدُوْا)) [1]

''حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دور میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑا جبل (حراء) کے اوپر رہا اور دوسرا اس سے نیچے سو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گواہ بن جاؤ''

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک ایسا عظیم معجزہ ہے کہ دیگر انبیاء کے معجزات اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس دنیا کے تمام قدرتی مادوں سے مافوق آسمان کی بادشاہت میں وقوع پذیر ہوا۔ جہاں تک کسی حیلہ سے بھی رسائی ممکن نہیں لہٰذا یہ ایک آشکارا معجزہ (دلیل نبوت) بن گیا۔'' [2]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ معجزہ شق قمر کی بہت سی روایات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ صحابہ کرام کی اس جماعت سے ان کی اسناد سے مروی ہے اور اس واقعہ کی شہرت اس کی اسناد سے بھی بے نیاز کر دیتی ہے اور پھر یہ واقعہ کتاب عزیز میں بھی مذکور ہے...... اور چاند اپنے شق ہونے کے دوران آسمان سے زائل نہیں ہوا تھا بلکہ وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور ایک حصہ جبل حراء کی شرقی جانب دوسرا حصہ غربی جانب چلا گیا اور جبل حراء ان کے درمیان رہا اور دونوں ٹکڑے آسمان پر ہی رہے اور اہل مکہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان میں سے بہت سے لوگ اپنی جہالت کی بنا پر یہ گمان

---

[1] بخاری ح (۴۸۶۴)۔ مسلم ح (۲۸۰۰)

[2] فتح الباری (۷/ ۲۲۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگے کہ یہ مشاہدہ تو ہماری آنکھوں پر کسی طرح کے جادو کے سبب سے ہے چنانچہ انہوں نے باہر سے آنے والے مسافروں سے پوچھا تو انہوں نے ان کو اسی طرح کے مشاہدے کے خبر دی جو وہ کر چکے تھے۔ سو انہوں نے اس واقعہ کی صحت معلوم کر کے اسے درست مان لیا۔ ◆

اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ان آیات میں بیان کیا ہے:

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝﴾

(القمر)

”قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا اور اگر کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ایک ہمیشہ کا جادو ہے اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔“

دیکھیے، انہوں نے شق قمر بارے اپنی رویت کو نہیں جھٹلایا اور نہ ہی اُنہیں اس روشن معجزے کے مقابلے میں کوئی بہانہ ملا اِلاّ یہ کہ وہ حضرت رسول اللہؐ پر جادو کرنے کا بہتان لگائیں۔

علم ودانش کے اس دور میں اس عظیم معجزے کی نئے سرے سے تائید ہوئی ہے۔ چنانچہ امریکہ کی فضائی ایجنسی نے لوگوں کے لیے منعقدہ تقریب میں انٹرنیٹ کی سکرین پر چاند کی تصویر نشر کی جس میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک طویل ترین لکیر موجود ہے اور فلکیات کے ماہرین بڑے یقین سے یہ بات کہتے ہیں کہ قدیم دور میں چاند کے پھٹنے کی وجہ سے یہ نشان (خط۔ لکیر) موجود ہے (اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا):

﴿سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝﴾ (حم سجدہ: ۵۳)

◆ البدایة والنهایة (۸/ ۵۶۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم عنقریب ان کو اطراف (عالم) میں بھی اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ (قرآن لے کر آنے والا پیغمبر) حق ہے کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب ہر چیز سے آگاہ ہے۔''

دوسرا معجزہ کھجور کے درخت کا چل کر سامنے آنا

خرق عادت افعال میں سے ایک وہ معجزہ بھی ہے جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو عطا فرمایا اور وہ ہے بے جان (درختوں) کا آپ ؐ کے حکم کی فرمان برداری کرنا، حالانکہ ان کے بارے میں تکوینی دستور اس کے برخلاف ہے۔ چنانچہ حضرت نبی کریم ؐ کے پاس بنو عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والا کوئی آدمی آیا۔ آپ ؐ نے اسے فرمایا:

کیا میں تجھے کوئی نشان (نبوت) نہ دکھاؤں؟

اس نے کہا۔ ضرور دکھایئے۔

آپ ؐ نے ایک کھجور کے درخت کی طرف دیکھا، تو عامری شخص کہنے لگا۔

اس درخت کو بلایئے۔

آپ ؐ نے اس کو بلایا تو وہ تھرکتا ہوا آپ ؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

آپ ؐ نے اسے کہا۔ واپس چلا جا۔

تو وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔

عامری شخص (اپنی قوم کے پاس گیا اور ان سے) کہنے لگا۔

اے آل بنی عامر، میں نے آج تک اس سے بڑا جادوگر نہیں دیکھا۔

ابن حبان کی روایت میں ہے کہ عامری نے کہا۔

وَاللّٰهِ لَا أُكَذِّبُكَ بِشَيْءٍ تَقُوْلُهُ أَبَدًا

''اللہ کی قسم میں تیری کہی ہوئی بات کو کبھی نہ جھٹلاؤں گا'' پھر کہا۔ اے آل عامر بن صعصہ، اللہ کی قسم میں ان کی کہی ہوئی بات کبھی نہ جھٹلاؤں گا۔''[1]

---

[1] ابن حبان (۲۱۱۱)۔ احمد ح (۱۹۵۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھجور کے درخت کا اپنی جگہ سے حرکت کرنا اور اس کا جانا اور آنا حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت اور آپؐ کی سچائی کا ناقابلِ تردید ثبوت اور بہت بڑا معجزہ ہے۔

تیسرا معجزہ: دو درختوں کا آپؐ کی فرمانبرداری کرنا

اس معجزے جیسا ایک اور معجزہ امام مسلم نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے یہاں تک کہ ہم ایک کھلی وادی میں جا پہنچے حضرت رسول کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے چل پڑے تو میں پانی کا لوٹا بھر کر آپؐ کے پیچھے چل پڑا آپؐ نے کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھا لیکن پردہ کے لیے کوئی شے نظر نہ آئی۔ البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت تھے آپؐ ان میں سے ایک کی طرف چل پڑے اور اس کی شاخوں میں ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے حکم سے میری فرمانبرداری کر۔ تو وہ آپؐ کے پیچھے نکیل والے اونٹ کی طرح چل پڑا حتی کہ آپؐ دوسرے درخت کے پاس آ گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے حکم سے میرا تابع فرمان ہو جا۔ تو وہ بھی اسی طرح آپؐ کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ آپؐ ان دونوں کو لے کر ان دونوں کے درمیان برابر کی مسافت پر چلے گئے اور ان دونوں کو اکٹھا کر کے فرمایا۔ اللہ کے حکم سے میرے اوپر باہم مل جاؤ۔ چنانچہ وہ مل گئے پھر حضرت جابرؓ اپنی حدیث مکمل کرتے ہیں اور حضرت رسول کریم ﷺ کے قضائے حاجت سے فارغ ہونے اور ان درختوں کے اپنی حالت پر لوٹ آنے کا قصہ سناتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ کو اپنی طرف آتے دیکھا اور وہ دونوں درخت جدا ہو گئے اور اپنے تنوں پر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ [1]

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کے دلائل ہیں مثلاً دو درختوں کا اپنی جگہوں سے اکھڑنا اور پھر جمع ہونا اور پھر جدا ہونا۔ [2]

---

[1] مسلم ح (۳۲/ ۳)

[2] دلائل النبو ابو القاسم صبحانی (۱/ ۵۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا معجزہ: ایک درخت کا آپؐ کے اشارے پر چلتا ہوا آنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکہ کی وادیوں میں مشکلات کے دور میں اسی نوعیت کے معجزے سے اپنے حبیب ﷺ کے دل کو مضبوط کیا۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور اس وقت اہل مکہ کی مار پیٹ کی وجہ سے آپ کا چہرہ انور خون آلود تھا اور آپؐ بڑے غمگین تھے۔ انہوں نے آپؐ کی خیریت پوچھی تو آپؐ نے فرمایا۔ ان اہل مکہ نے میرے ساتھ یہ کچھ کیا ہے حضرت جبرائیلؑ نے عرض کی، اگر آپؐ پسند فرمائیں تو میں آپ کو کوئی نشان (نبوت) دکھاؤں؟

آپؐ نے فرمایا، ہاں، دکھاؤ۔

تو انہوں نے وادی کے پیچھے والے درخت کی طرف دیکھا اور کہا۔ اس درخت کو اپنی طرف بلائیے آپؐ نے اسے اپنی طرف بلایا تو وہ چلتا ہوا آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت جبرائیل نے کہا، اب اسے واپس جانے کا حکم دیجیے۔ آپؐ نے اسے واپس جانے کا حکم دیا تو وہ واپس پلٹ کر اپنی جگہ پر چلا گیا۔ یہ دیکھ کر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا حَسْبِیْ (مجھے اتنا ہی کافی ہے)۔ ◆

یہ معجزہ بھی حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت کی ایک اور دلیل ہے۔

پانچواں معجزہ: آپؐ کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

انبیائے کرام کے معجزات سے میں سے ایک معجزہ وہ بھی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا گیا تھا جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا یہ نبی، اللہ کی تسبیح بیان کرتا تو اس کی معیت میں تحت الثریٰ سے لیکر اوج کو چھونے والے پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح شروع کر دیتے چنانچہ سورۃ انبیاء میں ہے۔

﴿وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾

(الانبیاء: ۷۹)

◆ دلائل النبوۃ ابو القاسم اصبحانی (۱/ ۵۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو بھی مسخر کر دیا وہ ان کے ساتھ ہی تسبیح بیان کرتے تھے اور ہم ایسا کرنے والے ہیں۔''

(سورہ سباء میں ہے)

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَاجِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ﴾ (سباء: ۱۰)

''اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضل عطا فرمایا اے پہاڑو تم بھی اس کے ساتھ تسبیح بیان کرو (ہم نے پرندوں کو) ان کے تابع کر دیا اور اس کے لیے لوہے کو نرم کر دیا۔''

اس عظیم معجزے کی طرح اللہ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی تائید عطا کی کہ ان کے سامنے جمادات نے تسبیح بیان کی اور آپ کی نبوت و رسالت کی شہادت دی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔

((لَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ اي بَيْنَ يَدِي النبي ﷺ)) ❶

''ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے جب وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھا جا رہا ہوتا تھا۔''

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک حلقے میں حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا اور آپؐ کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں جو آپ کے ہاتھ میں تسبیح بیان کر رہی تھیں اور ہم میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ بھی موجود تھے اور حلقہ میں موجود تمام لوگ ان کی تسبیح سن رہے تھے پھر آپؐ نے وہ کنکریاں ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تھما دیں تو وہ ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں اور ان کی تسبیح کی آواز کو حلقہ میں موجود تمام لوگوں نے سنا پھر ابوبکرؓ نے وہ کنکریاں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہاتھ میں دے دیں تو وہ آپؐ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں پھر آپؐ نے وہ کنکریاں حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں تھما دیں تو وہ

❶ بخاری ح (۳۵۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں اور ان کی تسبیح کی آواز کو حلقہ میں موجود سب لوگوں نے سنا پھر آپؐ نے وہ کنکریاں حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں دے دیں تو وہ ان کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں پھر آپؐ نے وہ ہمارے ہاتھوں میں دیں تو انہوں نے ہم میں سے کسی کے ہاتھ میں تسبیح نہ پڑھی۔ ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ آپؐ کے اس معجزے اور آپ کے بھائی داؤد علیہ السلام کے معجزے کے درمیان موازنہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ چھوٹی چھوٹی پتھریلی کنکریوں سے تسبیح کا صدور، جن میں ہوا گزرنے کی جگہ بھی نہیں ہوتی، زیادہ تعجب انگیز ہے بنسبت پہاڑوں کی تسبیح کے کیونکہ ان میں غاریں بھی ہوتی ہیں اور خالی کونے بھی ہوتے ہیں اور عموماً اس طرح کی جگہوں میں بلند آواز (چاروں اطراف سے) ٹکراتی ہے تو گونج پیدا ہوتی ہے لیکن بغیر تسبیح کے کیونکہ تسبیح کی آواز سے پہاڑوں کا گونج اٹھنا حضرت داؤد علیہ اسلام کا معجزہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی ہتھیلیوں میں پتھریلی کنکریاں کا تسبیح پڑھنا زیادہ تعجب انگیز ہے۔ ❷

شاعر نے یہ کہتے ہوئے سچ بیان کیا کہ

لَئِنْ سَبَّحَتْ صُمُّ الْجِبَالُ مُجِيْبَةً
لِدَاوُدَ أَوْ لَانَ الْحَدِيْدُ الْمُصَفَّحُ
فَإِنَّ الصُّخُوْرَ الصَّمَّ لَانَتْ بِكَفِّهِ
وَإِنَّ الْحَصٰى فِيْ كَفِّهِ لَيُسَبِّحُ

"اگر داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے جواب میں پتھریلے پہاڑ تسبیح بیان کرتے تھے یا

---

❶ (طبرانی فی الاوسط (۱۲۴۴) البزار ح (۴۰۴۰) امام ہیثمی فرماتے ہیں کہ علامات نبوت میں اس سے اچھی اسانید بھی ہیں اس کی سند صحیح ہے مجمع الزوائد (۵/۳۲۷) امام البانی نے مصابیح السنہ کی تخریج میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ح (۱۱۴۶)

❷ البدایۃ والنہایۃ (۶/ ۲۸۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھوس لوہا ان کے لیے نرم ہو جاتا تھا۔ تو حضرت محمد رسول اللہ کی ہتھیلی پر گول اور ٹھوس چٹانیں نرم ہو جاتی تھیں اور کنکریاں ان کی ہتھیلی میں تسبیح بیان کرتی تھیں۔"

چھٹا معجزہ: جمادات کا آپؐ کو سلام کرنا

اور آپؐ کے عظیم معجزات میں سے ایک معجزہ آپؐ کے سامنے جمادات کا بولنا بھی شامل ہے۔ جمادات اصلاً عقل اور نطق کی صلاحیت نہیں رکھتے لیکن جب اللہ تعالیٰ ان کو آپؐ کی رسالت کی تصدیق کے لیے بولنے کی طاقت دے دے تو وہ اس کی اپنے نبیؐ کے دعویٰ نبوت کہ، مجھے اللہ نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے، ذاتی شہادت ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کو ان کی نبوت سے قبل اس نوع کی نشانی دکھائی گئی کہ ایک پتھر آپ کو سلام کہا کرتا تھا۔ آپؐ فرماتے ہیں:

((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لَأَعْرِفُهُ اَلْآنَ)) [1]

"میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میرے نبی بننے سے قبل مجھ کو سلام کہتا تھا، میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔"

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے۔ [2]

اور آپؐ کی بعثت کے بعد تو صحابہ کرام نے اس طرح کے معجزے کا نظارہ بھی کیا تھا۔ حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجَ، فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ اِلَّا قَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ

---

[1] مسلم ح (۲۲۷۷)

[2] شرح مسلم (۱۵/ ۳۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ)) ◆

''ہم رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ میں تھے آپؐ کسی نواحی آبادی کی طرف نکلے تو جو بھی درخت یا پہاڑ سامنے آیا اس نے کہا۔ اے اللہ کے رسول آپؐ پر سلام ہو۔''

یہ آیات اور معجزات، رسول اللہؐ پر سلام اور آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہ کے سامنے تسبیح پر بس نہیں ہوئے بلکہ اللہ نے ان کو آپؐ کی نبوت و رسالت کی گواہی دینے کے لیے بولنے کی صلاحیت بھی بخشی تھی۔

ساتواں معجزہ: پہاڑی کیکر کا تین مرتبہ شہادتین کی گواہی دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا جب وہ حضرت رسول اللہ کے قریب ہوا تو آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں جا رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے گھر جا رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تو بھلائی چاہتا ہے؟ اس نے پوچھا۔ وہ کیا بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وحده لاشریك له وَاَنَّ محمدًا عبده ورسولهٗ کی گواہی دے دے۔ اس نے کہا۔ تیری اس دعوت کی (سچائی) پر کون شہادت دے گا؟ آپؐ نے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ کیکر کا درخت، وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا آپؐ نے اسے بلایا تو وہ زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اس سے تین مرتبہ اس کلمے کی شہادت طلب کی تو اس نے تینوں مرتبہ آپؐ کے بولے ہوئے الفاظ پڑھ کر شہادت دی۔ اس کے بعد وہ واپس اپنے اگنے کی جگہ پر لوٹ گیا۔ اور وہ اعرابی آپؐ سے یہ کہتا ہوا۔ واپس اپنی قوم کی طرف چلا گیا کہ اگر وہ میرے پیچھے لگ گئے تو میں ان سب کو لے کر حاضر ہوں گا ورنہ میں واپس آ کر

◆ (ترمذی ح (۳۶۲۶)۔ حاکم (۲/ ۶۷۷) ووافقه الذهبی فی تصحیحه ابو یعلٰی ح (۵۶۶۲) وصححه الالبانی فی صحیح ترغیب (۱۲۰۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ؐ کے ساتھ مل جاؤں گا۔ [1]

آٹھواں معجزہ: کھجور کے تنے کا بلک بلک کر رونا

حضرت نبی کریم ﷺ کو عطا کیے گئے خوارق عادات افعال میں سے عظیم تر خرق عادت فعل کھجور کے اس تنے کا بلک بلک کر رونا ہے جس پر آپ ؐ جمعہ کے دن خطبہ دیا کرتے تھے۔ یہ ایک مشہور قصہ ہے جس کا بہت سے صحابہ کرام نے مشاہدہ کیا۔ حضرت جابرؓ اس تنے کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ ایک درخت یا کھجور کے تنے پر جمعۃ المبارک کے دن خطبہ ارشاد فرماتے تھے ایک انصاریہ خاتون نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ہم آپ ؐ کے لیے منبر نہ بنا دیں؟

آپ ؐ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو بنا دو۔ چنانچہ اس نے منبر بنوا دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ ؐ اس منبر کی طرف تشریف لے گئے۔ تو کھجور کا وہ تنا اس طرح بلکنے لگا جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں کی جدائی پر بلکتا ہے پھر آپ ؐ منبر پر سے اترے اور اسے اپنے سینے سے لگایا اور اسے رونے والے بچے کو دلاسہ دینے کی طرح دلاسہ دینے لگے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ وہ اس بنا پر رو دیا کہ وہ اپنے پاس اللہ کا ذکر سنتا تھا۔ [2]

حافظ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں کہ کھجور کے تنے کا رونا اور چاند کا پھٹنا مستفیض اسناد سے نقل کیا گیا ہے اور ائمہ حدیث میں سے جو کوئی اس کی اسناد کے طرق سے آگاہ ہے اسے قطعی الثبوت (یقینی علم) کا فائدہ دیتا ہے۔ [3]

امام بیہقی ؒ فرماتے ہیں کہ حنین جذع (تنے کے رونے) کا قصہ ان ظاہری امور میں سے ہے جسے بعد والوں نے اپنے سے پہلے والوں سے اخذ کیا ہے اور اس قصے کی شہرت اور اس کے خاص و عام کو معلوم ہونے کے بعد خصوصی طور پر اس سے

---

[1] دارمی ح (۱۲)۔ ابن حبان نے (۵۱۹) اور البانی نے صحیح مشکوۃ (۵۸۶۸) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[2] بخاری ح (۳۵۸۴)

[3] فتح الباری (۶/ ۶۸۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلقہ روایات کو بیان کرنا محض تکلف ہے۔ ❶

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے کسی نبی کو اتنے معجزات نہیں دیئے جتنے حضرت محمدؐ (رسول اللہ) کو دیئے ہیں۔ عمرو بن سواد نے ان سے کہا۔ حضرت عیسیٰؑ کو تو فوت شدہ کو زندہ کرنے کا معجزہ دیا گیا تھا!

آپؒ نے فرمایا۔ حضرت محمدؐ (رسول اللہ) کو جذع کے حنین کی وجہ سے سنائی دینے والی آواز کا معجزہ دیا گیا۔ اور یہ معجزہ اس سے بڑا ہے۔ ❷

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات کہ (یہ اس سے بڑا ہے) اس لیے کہی کہ کھجور کا "تنا" زندگی کا محل نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود جب رسول کریم ﷺ اسے چھوڑ کر منبر کی طرف گئے تو اسے شعور اور وجد حاصل ہو گیا اور وہ رویا اور یوں بلبلایا جس طرح حاملہ اونٹنی بلبلاتی ہے حتیٰ کہ رسول اللہ اس کی طرف اترے اور اسے سینے سے چپکا لیا۔ ❸

❀❀❀

---

❶ فتح الباری (٦/ ٦٩٨)

❷ (فتح الباری (٦/ ٦٩٨)

❸ (البداية والنهاية (٦/ ٢٧٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم

حضرت رسول کریم ﷺ کی دعا اور لعاب کی برکت سے مأکولات و مشروبات کی مقدار کا بڑھ جانا

تمہید

انسانوں کے بارے میں اللہ کے قانون فطرت سے مستثنیٰ امور خوارق کہلاتے ہیں اگر وہ امور صالحین کے ہاتھوں رونما ہوں تو وہ کرامات کہلاتے ہیں اور اگر وہ انبیاء کرام کے ہاتھوں رونما ہوں تو معجزات کہلاتے ہیں اور یہ معجزات، انبیاء کی نبوت کی شہادت دیتے ہیں، مثلاً اللہ ان کے ہاتھوں میں ایسی برکت رکھ دیتا ہے جس سے لوگ نفع اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول بیان کیا ہے:

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ آتَانِیْ اَلْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ○ وَجَعَلَنِی مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَ اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا﴾ (مریم)

''کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے ○ اور میں جہاں رہوں (اور جس حال میں رہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کا ارشاد فرمایا ہے۔''

ہمارے ہادی اور مرشد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی مبارک نبی تھے اور ان کے ہاتھوں پر اللہ نے جو برکت رکھی تھی وہ آپ ؐ کی نبوت و رسالت پر ناقابل تردید برہان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روشن دلیل ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی احادیث اور بہت سے واقعات منقول ہیں جو ایسی برکات کے بیان پر مشتمل ہیں جو اللہ نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر رکھی تھیں اور ان کی برکت سے قلیل مقدار والی اشیاء کثیر مقدار میں بدل گئیں۔ اور وہ ہم تک ایسی صحیح اسناد سے پہنچی ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اس طرح کی اخبار آحاد اتنی کثرت سے مروی ہیں کہ ان کی مجموعی تعداد حد تواتر سے بھی متجاوز ہے اور اور وہ اخبار آحاد جس چیز کے بیان کرنے میں مشترک ہیں اس سے قطعی علم حاصل ہو گیا اور وہ ہے حضرت نبی کریم ﷺ کو عطا کی جانے والی خرق عادت برکت، مثلاً سب کے سامنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کا زیادہ مقدار میں بدل جانا، پانی کا پھوٹنا اور زیادہ ہو جانا، کھانے کا تسبیح پڑھنا اور کھجور کے تنے کا رونا وغیرہ۔ ◆

قلیل سی کھجوروں کا سینکڑوں من ہو جانا

اس طرح کی بہت سی احادیث جو اپنے معنی اور مفہوم کے اعتبار سے متواتر ہیں، ان میں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرا باپ فوت ہو گیا اور اس کے ذمہ قرض تھا، میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیش کش کی کہ وہ قرضے کے بدلے کھجوریں لے لیں وہ جتنی بھی ہوں، لیکن وہ نہ مانے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ کھجوروں کی مقدار اتنی نہیں کہ قرض کی رقم پوری ہو سکے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ بات سنائی، تو آپ نے فرمایا۔ جب تو ان کھجوروں کو اتار کر مربد (کھجوریں خشک کرنے کی جگہ) پر رکھ دے تو" تُو نے رسول اللہ ﷺ (یعنی مجھ) کو اطلاع دینی ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے آپ مربد پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی، پھر

◆ شرح مسلم (۱۳/ ۲۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے فرمایا: اپنے قرض خواہوں کو بلا اور انہیں ماپ کر دیتا جا۔

جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہ چھوڑا جس کا میرے باپ پر قرض ہو اور میں نے اسے پورا پورا نہ دیا ہو۔ پھر بھی تیرہ وسق (دو ہزار کلوگرام یعنی پچاس من) کھجوریں بچ گئیں (سبحان اللہ)...... فرماتے ہیں کہ میں مغرب کے وقت حضرت رسول اللہ ﷺ سے ملا اور ان کے سامنے اس صورتحال کا تذکرہ کیا تو آپؐ مسکرا دیئے اور فرمایا۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے پاس جاؤ اور انہیں اس بات کی خبر دو (جب میں نے انہیں خبر دی) تو انہوں نے فرمایا۔ ہم پر یقین تھے کہ جب آپؐ نے ایسا کہا ہے تو ایسا ہو کر رہے گا (یعنی ان تھوڑی سی کھجوروں سے سارا قرض ادا ہو جائے گا کیونکہ آپؐ نے برکت کی دعا فرمائی ہے)۔ [1]

حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس قصے میں نبوت کی آشکار اعلامت ہے کیونکہ قلیل مقدار اتنی کثیر ہوگئی کہ بہت سا قرض ادا ہو گیا اور کھجوریں پھر بھی بچ رہیں۔ [2]

صاع بھر آٹے اور چار کلو گوشت کا ہزار آدمیوں کو کفایت کر جانا

حضرت جابرؓ کی کھجوروں میں برکت سے زیادہ تعجب انگیز برکت ایک اور موقعہ پر دیکھی گئی۔ یہ غزوہ خندق کے دنوں کی بات ہے، اس دن جابرؓ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو شدید بھوک کی حالت میں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کی طرف لوٹ گیا اور اس سے کہا۔ کیا تیرے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شدید بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ اس نے چمڑے کی بوری سے ایک صاع (اڑھائی کلو) جو نکال کر میرے سامنے رکھ دیئے اور ہمارے گھر بکری کا ایک پٹھورا تھا، جسے میں نے ذبح کر دیا۔

---

[1] بخاری ح (۲۷۰۹)۔ مسلم ح (۲۰۳۹)

[2] فتح الباری (۶/ ۶۸۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹنے لگا تو میری بیوی نے کہا۔ مجھے اللہ کے رسول ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا۔

وہ اس وجہ سے ڈر گئی کہ آپؐ سب ساتھیوں کو بلالیں گے اور کھانا پورا نہ ہو سکے گا تو وہ عورتوں کے ہاں رسوا ہو جائے گی کہ وہ مہمانوں کا کھانا ہی پورا نہ کرسکی۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے کان میں یہ بات کہی کہ اے اللہ کے رسولؐ ہم نے ایک پھٹورا ذبح کیا ہے اور ہمارے گھر میں ایک صاع جو تھے جن سے میں نے آٹا پیس لیا ہے۔ لہٰذا آپؐ اپنے چند ساتھیوں سمیت تشریف لائیں۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے باآواز بلند صدا لگادی کہ اے اہل خندق، جابرؓ نے تمہارے لیے کھانا پکایا ہے لہٰذا آؤ ان کے ہاں چلیں۔ اور جابرؓ سے کہا۔ جب تک میں نہ آؤں اس وقت تک ہنڈیا چولھے سے نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے سے روٹیاں پکانی شروع کرنی ہیں۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں جلدی سے گھر پہنچا اور حضرت رسول اللہ ﷺ بھی سب لوگوں کے آگے آگے چلتے ہوئے گھر تشریف لے آئے میں اپنی بیوی کے ہاں پہنچا تو اس نے مجھے سخت سُست کہنا شروع کر دیا۔ اس نے حضرت جابرؓ کو اس بنا پر ملامت کی اور سخت سُست کہا کہ تھوڑا سا کھانا اتنی بڑی تعداد کو کیسے پورا کیا جائے گا۔ اس کے خیال میں جابرؓ نے اس کی بات، حضرت رسول کریم ﷺ تک نہیں پہنچائی جبکہ جابرؓ کا کہنا تھا کہ تو نے مجھے جو کچھ کہا وہ میں نے آپؐ کے گوش گذار کردیا تھا۔

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا آٹا آپؐ کے سامنے رکھا تو آپؐ نے اس میں لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپؐ ہماری ہنڈیا کی طرف آئے اور اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور پھر میری بیوی سے کہا اب کسی روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ وہ تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور اپنی ہنڈیا کے نیچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ دہکاؤ اور اسے چولہے سے نہ اتارنا۔ جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنے والے مہمان، ہزار کی تعداد میں تھے میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ انہوں نے جی بھر کر کھانا کھایا اور باقی چھوڑ دیا...... اور ہماری ہنڈیا برابر اسی طرح بھری ہوئی تھی اور جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا جس سے روٹیاں پکائی جا رہی تھیں اسی طرح پڑا تھا۔ [1] (سبحان اللہ)

حضرت نبی کریم ﷺ نے ہزار آدمیوں کو وہ کھانا کھلا دیا جو پانچ چھ آدمیوں کو بمشکل کفایت کر سکتا تھا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جابر کے کھانے کی حدیث میں فوائد کی بہت سی انواع ہیں اور قواعد کے جملے ہیں ان میں سے ایک تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے نشانات کا روشن علم اور صاف سیدھی اور ستھری دلیل اور یہ حدیث اپنے ضمن میں اعلام نبوت کے دو علَم (نشان) رکھتی ہے۔ ایک تو تھوڑی مقدار کے کھانے کا کثیر مقدار ہونا اور دوسرا اس بات کا آپ کو علم ہو جانا کہ یہ تھوڑا سا کھانا جو عام طور پر پانچ چھ آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے اسکا ہزار سے زیادہ آدمیوں کو کافی ہو جانا اور آپؐ نے جابر کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی ہزار آدمیوں کو بلا لیا حالانکہ آپ کو پتہ بھی تھا کہ جابرؓ کا کھانا فقط ایک صاع جو اور ایک پٹھورے تک محدود ہے۔ [2]

صاع بھر آٹے اور بکری کی کلیجی کا ایک سو تیس آدمیوں کو کفایت کر جانا

سب سے زیادہ تعجب انگیز اور برکت کے اعتبار سے عظیم تر قصہ وہ ہے جو ہم تک سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما کے حوالے سے پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ایک سو تیس آدمی حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے ہم سے پوچھا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ چنانچہ ایک آدمی کے پاس ایک یا تقریباً ایک صاع آٹا تھا جسے گوندھا گیا۔ پھر ایک لمبا تڑنگا اور بکھرے ہوئے بالوں والا مشرک

---

[1] بخاری ح (۴۱۰۲)۔ مسلم ح (۲۰۳۹) لفظ مسلم کے ہیں۔

[2] شرح نووی (۱۳/ ۲۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ آپؐ نے اس سے کہا۔ ایک بکری عطیۃً دے گا یا قیمتاً؟ اس نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ قیمتاً۔

آپؐ نے اسے قیمت ادا کر کے بکری خرید لی اور اس کا گوشت بنایا گیا۔ اور آپؐ نے اس کی کلیجی پکانے کا حکم دیا۔ اور اللہ کی قسم ان ایک سو تیس افراد میں سے کوئی ایسا نہ تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے کلیجی کا گوشت نہ دیا ہو جو کوئی موجود تھا اسے اس کا حصہ دیا اور جو غیر حاضر تھا اس کا حصہ رکھ لیا۔ آپؐ نے اس سے بڑے سائز کے دو برتن بھر دیئے اور ہم سب نے اکٹھے ہو کر کھایا اور خوب سیر ہوئے اس کے باوجود دو برتنوں بھرا گوشت بچ رہا جسے ہم اونٹ پر رکھ کر لے آئے۔ [1]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت رسول کریم ﷺ کے دو روشن معجزات بیان ہوئے ہیں ایک تو کلیجی کی مقدار کا اس قدر بڑھ جانا کہ وہ اتنی بڑی تعداد کو کافی ہوگئی دوسرا یہ کہ ایک صاع (اڑھائی کلو) جو اور بکری کے گوشت کا اتنا زیادہ ہو جانا کہ وہ سب کے سب اسے کھا کر سیر ہو گئے اور جب کسی کو کھانے کی مزید طلب نہ رہی تو بچا ہوا کھانا اٹھا کر ساتھ لے آئے۔ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کھجوروں میں برکت کا حیرت انگیز قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ادراک کر لیا تھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ برکت کے کس مقام پر فائز ہیں۔ ان کے دل میں طمع پیدا ہوا کہ وہ بھی آپؐ کی برکت کا کچھ حصہ سمیٹ لیں چنانچہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ، اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ میرے لیے ان میں برکت ڈال دے۔ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے وہ کھجوریں اپنے سامنے بچھا دیں پھر برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا۔ اسے اپنے تھیلے میں ڈال لو اور اس میں ہاتھ ڈال

[1] بخاری ح (۳۶۱۸)۔ مسلم ح (۲۰۵۶)

[2] شرح نووی (۱۴/ ۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھجوریں نکالتے رہنا اور انہیں باہر نہ نکالنا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں سے اتنے اتنے وسق اللہ کی راہ میں صدقہ بھی دیا اور ہم کھاتے کھلاتے رہے اور وہ تھیلا میری کمر سے ہی بندھا رہتا تھا۔ جب حضرت عثمان شہید ہو گئے تو وہ تھیلا میری کمر سے ٹوٹ کر کہیں گر پڑا۔ ❶

چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تقریباً پچیس سال اس تھیلے سے کھاتے رہے اور یہ سب کچھ حضرت رسول کریم ﷺ کی برکت سے تھا تاکہ یہ بھی حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کی ایک اور دلیل بن جائے۔ اس مقصد یا دیگر مقاصد کے لیے قاضی عیاض نے حضرت نبی کریم ﷺ کی برکات مثلاً تکثیر طعام اور برکت دعا پر مشتمل احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس فصل کی حدیث کے معنی پر اٹھارا، انیس صحابہ کرام جمع ہوئے ہیں اور ان سے دگنی تعداد میں تابعین نے ان سے یہ روایات بیان کی ہیں اور پھر ان کے بعد بے شمار لوگوں نے اور ان میں سے اکثر احادیث مشہور قصوں اور پر ہجوم مجلسوں میں بیان ہوئی ہیں اور حق کے بغیر ان کے متعلق گفتگو کرنا ممکن نہیں اور اگر ان میں کوئی چیز منکر معلوم ہوتی تو وہاں موجود شخص اس پر خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔ ❷

وہ اپنے خیال میں سمجھتے ہیں۔

کہ (برکات کے بیان پر مشتمل) اس طرح کی احادیث اتنے طرق سے منقول ہیں کہ ان پر تواتر کا گمان ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح کی احادیث کے بیان کے مواقع میں بہت سے صحابہ کرام اور ان کے علاوہ لوگ موجود ہوتے تھے، ان میں سے کسی نے بھی ان کے راویوں کا معارضہ نہیں کیا اور وہ محدثین ان روایات کو ان کی شہرت اور سچائی کی وجہ سے روایت کرتے تھے۔

چند کلو اناج سے چودہ سو آدمیوں کا سیر ہو جانا

حضرت سلمۃ بن اکوعؓ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلتے

---

❶ احمد ح (۱۸۱۱۴)۔ ترمذی ح (۳۸۳۹) وحسنه الالبانی

❷ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی (۱/ ۲۸۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو کٹھن صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے چند اونٹوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کر بیٹھتے ہیں۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے نبیؐ نے حکم دیا تو ہم نے اپنا زادراہ اکٹھا کیا اور چمڑے کا ایک بچھونا بچھایا اور تمام لوگوں کا آٹا ستو اس پر ڈھیر کر دیا۔

حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں اوپر اٹھ کر دیکھنے لگا تا کہ اندازہ کروں کہ یہ کتنا ہو گیا ہو گا۔ چنانچہ میں نے اندازہ کیا تو اتنی جگہ برابر نکلا جتنی جگہ پر بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ فرماتے ہیں ہم نے اسے کھایا یہاں تک کہ ہم تمام آدمی سیر ہو گئے پھر ہم نے اس سے اپنے تھیلے بھر لیے پھر اللہ کے نبیؐ نے پوچھا۔ کیا وضوء کے لیے پانی ہے؟ کہتے کہ ایک آدمی اپنا برتن لایا اس میں پانی کی چند بوندیں تھیں آپؐ نے اسے ایک ٹب میں الٹا دیا تو ہم سب نے اس سے وضوء کر لیا۔ (1)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت رسول کریم ﷺ کے دو ظاہری معجزات بیان ہوتے ہیں اور وہ ہیں تکثیر طعام (کھانے کا بڑھ جانا) اور تکثیر الماء (پانی کا بڑھ جانا) اور یہ ظاہری تکثیر ہے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں تحقیق معجزہ یہ ہے کہ جب بھی ان میں سے کوئی لقمہ کھایا جاتا یا کوئی گھونٹ پیا جاتا اللہ اس کے بعد اتنا اور پیدا کر دیتا جو اس کا قائم مقام بن جاتا۔ (2)

اناج کی چھوٹی سی ڈھیری کا ہزاروں مجاہدین کو کافی ہو جانا

حضرت رسول کریم ﷺ کی برکات کی روایات جو اپنے معنی کے اعتبار سے متکاثر اور متواتر ہیں، اُن میں سے ایک وہ روایت بھی ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی سفر (تبوک) میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ساتھیوں کا زادِ سفر ختم ہو گیا حتی کہ ان سب نے کسی اونٹنی کو ذبح کرنے کا ارادہ

(1) مسلم ح (۱۷۲۹)

(2) شرح نووی (۱۲/ ۳۴۔ ۳۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی۔

اے اللہ کے رسول ﷺ ہماری آرزو یہ ہے کہ آپؐ لوگوں کا بچا کھچا زادِ راہ ایک جگہ جمع کرنے کا حکم فرمائیں اور اس پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے لوگوں کو ایسا کرنے کا حکم دیا تو ان میں ہر کوئی مٹھی بھر جو اور مٹھی بھر باجرہ اور مٹھی بھر کھجوریں لے آیا اور اسے چمڑے کے بچھونے پر رکھنے لگا یہاں تک کہ اناج کی چھوٹی سی ڈھیری بن گئی اور آپؐ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی اور پھر لوگوں کو حکم دیا کہ لو اب تم اس سے اپنے اپنے تھیلے بھر لو چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے تھیلے اچھی طرح پُر کر لیے۔ اس موقع پر حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه))

''جو کوئی آدمی ان (شہادتوں) میں شک کیے بغیر اللہ سے ملا، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ◆

اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے کھچے زادِ راہ میں برکت فرمائی اور ان کا تھوڑا سا کھانا ،حضرت نبی کریم ﷺ کی برکت سے بہت زیادہ ہو گیا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبوت کی ظاہری علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور اس طرح کی نظائر اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا مجموعہ تواتر کی شرائط کو پورا کرتا ہے اور علم قطعی حاصل ہوتا ہے اور علماء نے ان سب کو جمع کیا ہے اور اس سلسلے میں مشہور کتابیں تالیف کی ہیں۔ ◆

جَو کی چند روٹیوں کا ستر یا اسی صحابہ کو کافی ہو جانا

آپؐ کے دلائل نبوت میں سے ایک اور دلیل جسے شیخین نے روایت کیا ہے کہ

◆ مسلم ح (۲۷)

◆ (شرح مسلم نووی (۱/ ۲۲۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن حضرت ابوطلحہؓ (انصاری) اپنی بیوی اُمّ سُلَیم کے گھر داخل ہوئے اور اس سے کہا۔ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کی کمزور سی آواز سنی ہے اور میرے علم کے مطابق بھوک کی وجہ سے ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اُمّ سلیمؓ نے جو کی روٹیاں نکالیں اور پھر اپنا دوپٹہ نکال کر اس کے کچھ حصے میں لپیٹ دیں اور انہیں میرے ہاتھ میں تھما دیا اور باقی دوپٹے کو میرے اوپر لپیٹ دیا اور پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی طرف بھیج دیا چنانچہ میں آپؐ کی طرف گیا تو آپؐ لوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں آپؐ کے اوپر کھڑا ہو گیا۔ تو آپؐ نے مجھ سے پوچھا کیا تجھے ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا، ہاں، آپؐ نے فرمایا۔ کھانا دیکر؟ میں نے جواب دیا: ہاں، آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اٹھو!

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ آپؐ چل پڑے اور میں ان کے آگے چلتا ہوا ابوطلحہؓ کے پاس پہنچ گیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے اُمّ سلیمؓ سے کہا: حضرت رسول کریم ﷺ لوگوں کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے؟ اس نے کہا۔ اللہ اور اسکا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں چنانچہ ابوطلحہؓ (انصاری) گھر سے چل کر حضرت رسول اللہ ﷺ سے (راستہ میں) ملے۔ آپؐ تشریف لائے اور ابوطلحہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔

اُمّ سُلَیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ

اُمّ سُلَیم نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ آپؐ نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا اور پھر اُمّ سلیم نے ان ٹکڑوں پر گھی انڈیل کر سالن بنا دیا اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس پر جو اللہ نے چاہا وہ پڑھا (یعنی برکت کی دعا کی) اور پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر بلاؤ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے حکم دیا کہ دس آدمیوں کو اندر بلاؤ سو وہ آئے اور انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے اور (اس طریقے سے) سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور وہ صحابہ ستر یا اسی کی تعداد میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ [1]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے قول ((أَرْسَلَكَ ابو طلحه)) اور (أَبِطَعَامٍ) میں نبوت کے دو دلائل ہیں (کیونکہ آپ ﷺ نے اللہ کے الہام کی بنا پر ابوطلحہ کے بھیجنے اور کھانا دیکر بھیجنے کی خبر دی) اور حصول برکت کے علم ہونے کی وجہ سے) ان سب کو لیکر آنا تیسری دلیل ہے اور کھانے کا بڑھ جانا چوتھی دلیل ہے۔ [2]

اس واقعے اور اس طرح کے دیگر واقعات میں صحابہ کرام کی ایک خاصی تعداد موجود ہوتی تھی اور اس طرح کی احادیث میں حاضرین کی کثرت اور لوگوں میں ان کی شہرت کی بنا پر کذب کا امکان محال ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی صحابی اس طرح کا عجیب معاملہ بیان کرے اور اس میں اپنے ساتھیوں کی شمولیت کا حوالہ دے اور وہ اس کی روایت اور دعویٰ کو سن رہے ہوں یا ان کو اس طرح کے عجیب واقعات کی خبر ملے اور وہ اس پر انکار نہ کرتے ہوں تو ان کا ان باتوں کی تصدیق کرنا، ان واقعات کی صحت کی قطعیت پر دال ہے۔ [3]

گھونٹ بھر کلی کی برکت سے چند گھونٹ پانی کا منوں کے حساب سے بڑھ جانا

ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے، لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی، آپ ﷺ سواری سے نیچے اترے اور اپنے دو صحابہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ جاؤ پانی تلاش کرو، وہ دونوں چل پڑے، انہیں راستے میں ایک اونٹ سوار عورت ملی جو پانی کے دو مشکیزوں کے درمیان پاؤں لٹکائے ہوئے تھی انہوں نے اس

[1] بخاری ح (۳۵۷۸)۔ مسلم ح (۲۰۴۰)

[2] شرح مسلم (۱۳/ ۲۱۹)

[3] شرح نووی (۱۲/ ۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھا کہ تیرے پاس پانی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ پانی کہاں؟ میں تو دن رات کے چوبیس گھنٹوں کی مسافت سے پانی لارہی ہوں انہوں نے اس سے کہا ہمارے ساتھ چل! اس نے پوچھا، کہاں؟ انہوں نے کہا، اللہ کے رسولؐ کی طرف۔ وہ کہنے لگی، اس صابی کی طرف، انہوں نے کہا، ہاں اسی کی طرف جسے تو اپنی سمجھ کے مطابق ایسا کہہ رہی ہے، وہ ان کے ساتھ چل پڑی اور حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوگئی اور اس نے آپؐ کے پوچھنے پر وہی کچھ بتایا جو وہ ان دونوں کو بتا چکی تھی اور مزید یہ بھی کہا کہ میں یتیم بچوں کی ماں ہوں۔ آپؐ نے پانی کا برتن منگوایا اور اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس پر لدے ہوئے دونوں مشکیزوں پر دست مبارک پھیرا اور ان کے منہ کھول کر ان سے تھوڑا تھوڑا سا پانی اپنے برتن میں انڈیل دیا اور اس میں منہ بھر کلی ڈال دی اور ان مشکیزوں کے منہ اچھی طرح باندھ دیئے، پھر آپؐ نے لوگوں میں اعلان کروادیا کہ آؤ پانی پیو اور پلاؤ تو جس نے چاہا اس نے پیا اور جنہوں نے مانگا انہیں پلایا اور ہر ایک نے اس برتن سے اپنے اپنے مشکیزے اور چھاگلیں بھرلیں اور وہ پاس کھڑی یہ منظر دیکھتی رہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم ہمیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ پانی کا برتن جس میں ہم نے پانی پینا شروع کیا وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم ﷺ نے اس خاتون کے طیب خاطر کی غرض سے حکم دیا کہ اس عورت کے لیے کھجوریں، جو آٹا اکٹھا کرو، چنانچہ انہوں نے یہ سب کچھ اکٹھا کیا اور ایک کپڑے میں باندھ کر اس عورت کے اونٹ پر رکھ دیا اور اسے اونٹ پر بٹھا کر روانہ کر دیا۔ اس موقعہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اس عورت سے کہا۔ اے عورت ہم نے تیرا پانی کم نہیں کیا، بلکہ ہمیں تو اللہ نے پانی پلایا ہے وہ عورت اپنے قبیلے میں گئی اور انہوں نے اس سے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا۔ ایک عجیب بات کی وجہ سے "میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے اس آدمی کی طرف لے گئے جسے صابی کہا جاتا ہے اور اس نے ایسا کچھ کیا۔ اللہ کی قسم وہ اس (زمین) اور اس (آسمان) کے درمیان سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑا جادوگر ہے یا وہ اللہ کا سچا رسول ﷺ ہے پھر اس نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی تو وہ قوم مسلمان ہوگئی۔ ❶

اس عورت نے حضرت نبی کریم ﷺ کی سچائی اور نبوت پر اپنے چشم دید واقعے سے استدلال کیا کہ اللہ کے نبی کی برکت سے کتنا عظیم معجزہ اور کتنی روشن دلیل دیکھنے میں آئی۔ وہ تعجب کیوں نہ کرتی جبکہ اس کے تھوڑے سے پانی کو پورے لشکر نے پیا تو وہ ان کو کافی ہوگیا حالانکہ ان کی تعداد معمولی نہ تھی اور پھر اس کا پانی رتی بھر بھی کم نہ ہوا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دلائل نبوت کی عظیم علامت پر مشتمل ہے۔ اور اس سے جو چیز آفتاب نیم روز کی طرح آشکار ہوکر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے جو پانی لیا تھا وہ سارے کا سارا وہی تھا جسے اللہ نے پیدا کیا اور اسے بڑھا دیا اور درحقیقت اس عورت کے پانی کا ایک قطرہ بھی اس میں شامل نہ تھا اگرچہ بظاہر وہ اس میں ملا ہوا تھا اور یہ معجزہ بے مثال اور عجیب وغریب ہے۔ اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے اسے جو یہ فرمایا (کہ ہم نے تیرے پانی سے قطرے جتنا پانی بھی کم نہیں کیا) ہوسکتا ہے کہ اس سے یہی بات مراد ہو (جو ہم نے اوپر بیان کی) ❷

پیالہ بھر پانی کا تین سو صحابہ کو کافی ہو جانا

حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام ایک اور سفر میں نکلے، آپؐ نے فرمایا، اگر کل تک تم نے پانی نہ پایا تو تمہیں پیاس کا سامنا کرنا پڑے گا...... پھر آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تھوڑا سا سفر طے کیا پھر آپؐ سواری سے اترے اور فرمایا۔ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا، ہاں میرے پاس وضو والا برتن ہے اس میں تھوڑا سا پانی ہے۔

آپؐ نے فرمایا: لاؤ، جب میں لے کر آیا تو آپؐ نے فرمایا۔ لوگو اس سے

❶ بخاری ح (۳۴۴)۔ مسلم (۶۸۲)

❷ فتح الباری (۱/ ۵۴۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت پوری کرو، اس سے ضرورت پوری کرو، چنانچہ لوگوں نے اس سے وضو کیا، اور ایک گھونٹ برابر پانی بچ گیا۔ آپؐ نے فرمایا، ابوقتادہ اسے سنبھال کر رکھنا، کیونکہ اس سے (غیر معمولی) خبر ہوگی۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ جب دوپہر گرم ہوئی اور حضرت رسول کریم ﷺ ان کی طرف نکلے تو صحابہ نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ہم تو پیاس سے ہلاک ہوگئے۔ آپ نے فرمایا تم پر ہلاکت کا خطرہ نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے حکم دیا کہ اے ابوقتادہ وضو والا برتن لاؤ، ابوقتادہ وہ لے آئے تو آپؐ نے فرمایا، میرا پیالہ نکالو وہ نکال لائے تو آپؐ نے وضوء کے برتن سے اپنے پیالہ میں پانی انڈیل کر ابوقتادہ کو ان کا برتن واپس کر دیا اور ابوقتادہ نے لوگوں کو پانی پلانا شروع کر دیا۔ اب لوگوں نے برتن کے اندر دیکھنے کے لیے جمگھٹا ڈالنا شروع کر دیا، آپؐ نے فرمایا لوگو اچھے طریقے سے پانی استعمال کرو تم سب کے سب ہو کر ہی لوٹو گے چنانچہ انہوں نے آرام سے باری باری پانی لینا شروع کر دیا اور حضرت رسول کریم ﷺ پانی انڈیلتے رہے اور ابوقتادہ انہیں پلاتے رہے حتیٰ کہ ابوقتادہؓ اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ باقی سارے لوگ سیر ہو کر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ابوقتادہ سے فرمایا اب تم پیو! انہوں نے کہا نہیں اللہ کے رسولؐ پہلے آپؐ پییں پھر میں پیوں گا۔ آپؐ نے فرمایا:

((اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا))

"قوم کا ساقی سب سے آخر میں پیا کرتا ہے۔"

چنانچہ پھر ابوقتادہ نے پانی پیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی نوش فرمایا۔ اور وضوء کے برتن میں پانی اتنا ہی موجود تھا جتنا ابتداء میں تھا۔ اور صحابہ کرام اس دن ۳۰۰ کی تعداد میں تھے۔ ◆

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوقتادہ کی اس حدیث میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ظاہر معجزات ہیں مثلاً اس بات کی خبر دینا کہ وضوء کے برتن سے غیر معمولی معاملہ

◆ مسلم ح (۶۸۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے میں آئے گا اور ایسا ہی ہوا اور تھوڑے سے پانی کا زیادہ ہونا۔ آپ کا یہ فرمانا۔ ((کُلُّکُمْ سَیَرْوِی)) اور ایسا ہی ہوا۔ ❶

پیالہ بھر دودھ کا ستر اصحابہ صفہ کو کافی ہو جانا

حضرت رسول کریم ﷺ کی برکت سے حصہ وصول کرنے میں مہمانانِ اسلام اصحاب صفہ بھی شامل ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے شدید بھوک لگی ہوئی اور میں نڈھال ہو کر راستے میں پڑا ہوا تھا...... حضرت رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گذرے اور مجھے دیکھ کر مسکرا دیئے اور مجھے اپنے پیچھے پیچھے آنے کا حکم دیا چنانچہ میں آپؐ کے پیچھے پیچھے چل پڑا آپؐ اپنے گھر میں داخل ہو گئے پھر میں نے اجازت طلب کی تو آپؐ نے مجھے اندر بلایا اور گھر والوں سے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے پینے کی چیز ہے انہوں نے کہا ایک پیالہ دودھ ہے جو فلاں مرد یا عورت نے هَدْیَةً بھیجا ہے آپؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کوئی چیز صدقہ کی ہوتی تو اہل صفہ کے لیے بھیج دیتے اور خود نہ کھاتے، اگر ہدیہ ہوتی تو اہل صفہ کو بھی شریک کر لیتے اور خود بھی کھا لیتے۔ آپؐ نے مجھے اہل صفہ کو بلانے کیلئے بھیج دیا۔ (سچی بات ہے کہ) مجھے ان کو بلانا اچھا نہ لگا، میں نے اپنے دل میں کہا: اہل صفہ کو یہ دودھ کس طرح کفایت کرے گا۔ جبکہ میں اس پیالے سے دودھ کے گھونٹ کا زیادہ حق دار ہوں تا کہ میرے بدن میں سکت پیدا ہو جائے جب وہ آ جائیں گے اور میں ان کو پلاتا رہوں گا تو میرے لیے کیا بچے گا!؟ لیکن اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا۔ میں ان کو بلا لایا، انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب جو انہیں مل گئی اور وہ ترتیب سے بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے انہیں دودھ پلانے پر مامور کر دیا، میں یکے بعد دیگرے ان کو پلانے لگا، ان میں سے جو کوئی پیالہ پکڑ لیتا وہ جی بھر کر پینے کے بعد مجھے دے دیتا اور پھر میں اس سے اگلے کو دے دیتا یہاں تک کہ پیالہ حضرت رسول کریم ﷺ تک پہنچ گیا۔

❶ شرح مسلم (۵/ ۱۸۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ میں نے اسے آپؐ کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر آپؐ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا۔

ابو ہریرہ اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے کہا۔ ہاں اللہ کے رسولؐ آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر آپؐ نے مجھے پینے کا حکم دیا، میں جب بھی بس کر دیتا، آپؐ فرماتے اور پیو؟ میں پھر پینا شروع کر دیتا یہاں تک کہ گنجائش نہ رہی اور میں نے صاف کہہ دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے اب میرے بدن میں دودھ کے لیے کوئی جگہ نہیں رہی پھر آپؐ نے مجھ سے پیالہ لیا اور اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر پیالے میں موجود دودھ پی لیا۔ ❶

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ وہ (اصحاب صفہ) ستر آدمی تھے اور اس سے مراد ان کی تعداد کا حصر نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس قصہ کے وقت جو موجود تھے ان کی تعداد اتنی تھی ...... اور اس میں عظیم معجزہ بیان ہوا ہے اور علامات نبوۃ مثلاً تکثیر طعام و مشروب جیسی برکات نبویہ میں اس کے نظائر بیان ہو چکے ہیں۔ ❷

ثرید سے بھرے برتن میں کھانے کا بڑھتے جانا اور تقریباً تین صد آدمیوں کے لیے کافی ہو جانا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ ہمیں ایک اور علامت نبوت (معجزۃ) بیان کرتے ہیں جس میں آپؐ کے ہاتھ پر اللہ نے کھانے میں برکت ڈال کر زیادہ کر دیا تھا وہ فرماتے ہیں۔

ہم حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک ثرید بھرا برتن لایا گیا، آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھیوں نے اس میں سے حسب ضرورت تناول فرمایا اور تمام لوگ دس دس آدمیوں کے گروپ کی شکل میں اس میں سے یکے بعد دیگرے تناول کرتے

---

❶ بخاری (۶۴۵۲) ❷ فتح الباری (۱۱/ ۲۹۲-۲۹۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے یہاں تک رات ہو گئی جب بھی دس آدمی کھا کر فارغ ہو جاتے تو ان کی جگہ دس اور آ جاتے۔ ایک آدمی نے حضرت سمرہؓ سے پوچھا۔ کیا کھانے میں بڑھوتی ہو جاتی تھی۔ انہوں نے فرمایا۔ زمین سے تو نہ ہوتی تھی البتہ آسمان سے ہوتی تھی۔ ❶

علامہ مبارکپوری فرماتے ہیں کہ اس کھانے میں بڑھوتی آسمان سے برکت نازل ہونے کی صورت میں عالم بالا سے ہوتی تھی علاوہ ازیں اور کوئی سبب نہ تھا۔ ❷

اڑھائی تین من اناج سے ایک سو چالیس آدمیوں کا اندازاً ۲۵۰ من اناج لے جانا

حضرت دکین خثعمی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک سو چالیس آدمیوں کے ہمراہ، حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور اشیاء خورد و نوش کا سوال کرتے ہیں۔ آپؐ حضرت عمر فاروقؓ سے فرماتے ہیں کہ اٹھو اور ان کو خورد و نوش کا سامان دو، وہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول میرے پاس تو صرف اتنا اناج ہے جو موسم گرما تک میرے اور میرے بال بچوں کے لیے کفایت کرے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ اٹھو اور انہیں وہ اناج دے دو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سر تسلیم خم ہے۔

حضرت دکین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی ان کے ساتھ چل پڑے وہ ہمیں لیکر ایک کمرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اور اپنی کمر سے چابی نکال کر دروازہ کھولا تو اس کے اندر چھوٹے اونٹ کی جسامت برابر اناج موجود تھا (یعنی اڑھائی یا تین من) انہوں نے فرمایا۔ یہ ہے اناج، تم جانو اور تمہارا کام۔ چنانچہ ہم میں سے ہر آدمی نے اتنا کچھ لے لیا جتنا اللہ نے چاہا۔ میں ان میں سب سے آخر میں تھا۔ میں نے اپنی ضرورت کے مطابق اناج لیکر اس ڈھیر کی طرف دیکھا تو یوں لگا

❶ مسند احمد (۱۹۶۲۲)۔ ترمذی ح (۳۶۲۵) البانی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے (۲۸۶۶)

❷ (تحفۃ الاحوذی ۱۰/ ۷۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم نے اس سے ایک کھجور بھی نہیں لی۔ [1]

اس طرح کے واقعات جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جمِ غفیر کی موجودگی میں بار بار پیش آئے، یہ انتہائی مستند اور سچے واقعات ہیں اور یہ اپنے فراد کے تکرار کی وجہ سے متواتر احادیث کا درجہ رکھتے ہیں جن کی صحت اور حجیت قطعی ہوتی ہے اس طرح کے معجزات کے بارے میں امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ معنوی طور اس طرح کے معجزات کی خبریں ایسے ہی متواتر ہیں جس طرح حاتم طائی کی سخاوت اور احنف بن قیس کے حلم کی خبریں۔ کیونکہ ان کی خبروں کے متعلق کوئی قصہ بعینہٖ منقول نہیں لیکن ان کے زبان زد خاص و عام ہونے کی وجہ سے ان کے افراد کی کثرت ہوگئی اور ان کے مجموعے نے حاتم کی سخاوت اور احنف کے حلم کو تواتر کا مرتبہ دے دیا۔ اس طرح قرآن سمیت حضرت نبی کریم ﷺ کے خرق عادت واقعات تواتر کے درجہ پر فائز ہیں۔ [2]

حضرت رسول کریم ﷺ کی انگشتان مبارک سے پانی کے چشمہ کا موجزن ہونا

اس طرح کے خرق عادت واقعات میں سے ایک واقعہ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ کو پانی کی ضرورت پڑ گئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے جابر وضوء کے پانی کی صدا لگاؤ۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صدا لگائی: لوگو تم میں سے کسی کے پاس وضوء کا پانی ہے؟ لوگو کسی کے پاس وضوء کا پانی ہے؟ لوگو، کسی کے پاس وضوء کا پانی ہے؟ جب کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول قافلے میں سے تو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ ملا، اور انصاروں میں سے ایک آدمی کے پاس چرمی

---

[1] مسند احمد ح (۱۷۱۲۶)۔ ابن حبان ح (۶۵۲۸)

[2] شرح نووی علی صحیح مسلم (۱۲/ ۳۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈول ہوا کرتا تھا جس میں وہ آپؐ کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا، فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کے ڈول میں کچھ پانی ہے؟ چنانچہ میں اس کی طرف گیا اور اس میں دیکھا تو اس میں فقط پانی کا ایک قطرہ (گھونٹ) نظر آیا، اگر میں اسے کسی برتن میں انڈیلتا تو برتن کی خشکی ہی اسے پی جاتی چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ اللہ کے رسولؐ میں نے اس میں سوائے ایک گھونٹ پانی کے اور کچھ نہیں پایا۔ آپؐ نے فرمایا (اسے لے آ) میں اسے لے آیا تو آپؐ نے اس چرمی ڈول کو اپنے ہاتھ میں لیا اور کچھ پڑھنے لگے، میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے اور اس دوران اپنے ہاتھوں سے اسے ٹٹولتے رہے پھر آپؐ نے وہ ڈول مجھے دے دیا اور فرمایا۔

اے جابر، کوئی بڑا برتن منگوا...... چنانچہ ایک بڑا سا برتن اٹھا کر میرے سامنے لایا گیا، میں نے وہ برتن آپؐ کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ مبارک کی انگلیاں پھیلا کر اپنا ہاتھ اس برتن کی تہہ میں بچھا دیا اور کہا اے جابر، اب تو یہ گھونٹ بھر پانی میرے ہاتھ پر انڈیل اور بسم اللہ پڑھ۔ سو میں نے وہ قطرہ (گھونٹ بھر) پانی آپؐ کے ہاتھ پر انڈیل دیا اور بسم اللہ پڑھی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ رہا ہے پھر اس پانی سے برتن بھر گیا اور آپؐ نے فرمایا۔ اے جابر لوگوں میں اعلان کر دے جسے پانی کی ضرورت ہو وہ آئے اور پانی لے لے۔ چنانچہ لوگ آئے اور خوب سیر ہو کر پانی پیتے رہے یہاں تک کہ کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے پانی نہ پیا ہو، اس کے بعد آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اٹھا لیا اور پانی کا برتن بھرے کا بھرا نظر آ رہا تھا۔ [1]

امام مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا پھوٹنا اس پتھر سے پانی پھوٹنے سے زیادہ بلیغ ہے جسے حضرت موسیٰ نے لاٹھی ماری تھی تو اس سے پانی پھوٹنے لگا تھا۔ کیونکہ پتھروں سے تو پانی نکلتا ہی رہتا ہے برخلاف گوشت اور خون سے پانی

[1] مسلم ح (۳۰۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برآمد ہونے کے...... کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

وَاِنْ كَانَ مُوْسٰى اَنْبَعَ الْمَاءَ مِنَ الْعَصَا
فَمِنْ كَفِّهٖ قَدْ اَصْبَحَ الْمَاءُ يَطْفَحُ

(ترجمہ) ''اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر لاٹھی مار کر چشمہ جاری کر دیا تھا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے پانی کی آبشاریں رواں ہو جایا کرتی تھیں۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات (دعا یا لعاب دھن یا ہاتھ) کے سبب شیریں آبشار جاری ہونے کا معجزہ کئی مرتبہ لوگوں کے جم غفیر کی موجودگی اور ان کی آنکھوں کے سامنے رونما ہوا، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود، جابر رضی اللہ عنہ، عمران رضی اللہ عنہ بن حصین وغیرہم صحابہ کرام سے صحیح اسناد کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ اور ان کی روایات کے مجموعے سے وہی قطعی علم حاصل ہوتا ہے۔ جو تواتر معنوی سے مستفاد ہوتا ہے۔ اور اس طریقے سے ہمیں آپ کے اکثر معجزات کا یقینی علم حاصل ہوتا ہے جو آپ کی رسالت کی سچائی پر شاہد عدل ہیں۔ ◆

حضرت رسول کریم ﷺ کے تیر کی برکت سے کنویں کا موجزن ہونا

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں ایک اور قصہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ حُدَیْبِیَہ والے دن ایک تھوڑے سے پانی والے کنوئیں پر اترے، لوگوں نے اس کنوئیں کے تھوڑی مقدار میں رِستے ہوئے پانی سے گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پینا شروع کر دیا یہاں تک کہ اسے خشک کر دیا پھر انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے پیاس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش دان سے تیر نکالا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اسے اس کنوئیں میں گاڑ دیں۔ اللہ کی قسم وہ کنواں ان کے لیے اتنا موجزن ہو گیا کہ وہ اس

◆ (المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم (٦/ ٥٢-٥٣) شرح نووی (١٥/ ٢٨)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جی بھر کر سیراب ہو گئے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس فصل میں ظاہری (چشم دید) اور مادی معجزات ہیں، اور اس میں آپؐ کے ہتھیاروں اور آپؐ کی طرف (حقیقی طور پر) منسوب چیزوں کی برکت کا تذکرہ ہے اور بہت سی جگہوں پر آپ کی انگلیوں سے پانی کا موجزن ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ ❶

حضرت رسول کریم ﷺ کے روئے انور کی دھون سے چشمے کا موجزن ہونا

حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تبوک کے چشمہ پر آئے اور اس میں تھوڑا سا پانی دیکھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ اس چشمے سے سوتر بھر دھاگے کی مقدار برابر تھوڑا تھوڑا سا پانی بہہ رہا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اس چشمے سے بمشکل چلو بھر بھر کر تھوڑا سا پانی جمع کیا، اور اسے حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیا، آپؐ نے اس میں اپنا چہرہ اور ہاتھ مبارک دھوئے اور پھر اس پانی کو واپس اسی چشمہ میں انڈیل دیا تو وہ چشمہ فوارے کی طرح پھوٹنے لگا یہاں تک کہ لوگوں نے جی بھر کر پانی پی لیا اور سیر ہو گئے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ اے معاذ اگر تیری زندگی طویل ہوئی تو تو دیکھے گا کہ وہاں سے وہاں تک کا علاقہ باغات سے بھر جائے گا۔ ❷

اس حدیث میں دلائل نبوت کی دو دلیلیں بیان ہوئی ہیں ایک تو آپؐ کے چہرے اور ہاتھوں کی برکت اور دوسری اس بات کی خبر جس کا مشاہدہ تبوک کے علاقے میں سبزہ زاروں اور پانی کی وافر مقدار کی صورت میں تمام لوگ کر رہے ہیں۔

---

❶ فتح الباری (۵/ ۲۸۷)

❷ مسلم (۷۰۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا صاع بھر جو سے مدت دراز تک آٹا پیس کر کھاتے رہنا

حضرت نبی کریم ﷺ کی بعض برکات آپؐ کی وفات سے طویل عرصہ بعد تک بھی جاری رہیں، ان میں سے ایک تو وہ ہے جسے سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے اپنے اس قول میں بیان کیا ہے کہ جب حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں سوائے چند صاع جو کے کوئی ایسی چیز نہ تھی جو صاحب جگر جاندار کھا سکے۔ سو میں ان سے مدت دراز تک کھاتی رہی یہاں تک کہ ایک دن میں انہیں تول بیٹھی اس کے بعد وہ ختم ہو گئے۔ ❶

نصف وسق جو کو پورے گھر والوں کا طویل مدت تک کھاتے رہنا

اس طرح کا ایک اور قصہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بھی بیان کیا ہے۔ اس میں اس بات کا ذکر ہے کہ ایک آدمی حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اناج مانگنے آیا تو آپؐ نے اسے نصف وسق (۷۵ کلوگرام) جو مرحمت فرمائے چنانچہ وہ آدمی اور اسکی بیوی اور ان کے ہاں آنے والے مہمان اس سے مسلسل کھاتے رہے یہاں تک ایک دن وہ انہیں تول بیٹھے، چنانچہ وہ آدمی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اسے فرمایا۔ اگر تو اسے نہ تولتا تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہیں کفایت کرتا ہی رہتا۔ ❷

اُم مالکؓ کے مشکیزے سے گھی کا نکلتے رہنا

امام مسلم رحمہ اللہ اس طرح کا قصہ ام مالکؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، حضرت ام مالکؓ ایک مشکیزے میں گھی ڈال کر حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیتاً پیش کرتی تھیں۔ چنانچہ اس کے بیٹے اس کے پاس آتے اور اس سے سالن مانگتے

❶ بخاری ح (۳۰۹۷)۔ مسلم ح (۲۹۷۳) ❷ مسلم ح (۲۲۸۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کبھی اس کے پاس سالن نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کی طرف جاتیں جس میں وہ حضرت نبی کریم ﷺ کو ہدیۃً پیش کرتی تھی، تو اس میں گھی موجود پاتی تھی۔ وہ گھی اسے انہیں مسلسل کام دیتا رہا یہاں تک کہ وہ ایک دن اسے نچوڑ بیٹھیں۔ اس کے بعد وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپؐ نے اس سے پوچھا۔ کیا تو اسے نچوڑ بیٹھی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپؐ نے فرمایا: اگر تو اسے اپنی حالت پر رہنے دیتی تو وہ مشکیزہ تمہاری ضرورت پوری کرتا ہی رہتا۔ ◆

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے قول:

((لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا))

سے مراد موجود رہنا اور حاضر رہنا ہے۔ اس کے بعد وہ مشکیزے کے گھی کے نچوڑنے اور جو کے ماپنے سے ان کے ختم ہونے کا سبب بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ نچوڑنا اور ماپنا، اللہ کے رزق پر توکل اور تسلیم کے منافی ہے اور انسان کی تدبیر اور ذاتی کدو کاوش کو برکت میں داخل سمجھنے کے مترادف ہے، اور اللہ کی حکمتوں، رازوں کو احاطہ میں لانے کے سلسلے میں تکلف پر مشتمل ہے لہٰذا اس طرح کرنے والے کو اس کے زوال سے سزا دی گئی (گویا کہ جَو کو ماپنے اور گھی کو نچوڑنے والا شخص اللہ کی قدرت اور فعلِ عظیم کو تسلیم کرنے کی بجائے ارضی اور مادی سبب کی معرفت کے طمع کے پیچھے پڑ گیا لہٰذا وہ برکت منقطع ہو گئی۔)

اللہ کی طرف سے برکت کی بنا پر انگشتانِ مبارک سے پانی موجزن ہونا

مزید برآں جس طرح کھانے اور پینے کی اشیاء میں حضرت نبی کریم ﷺ کی برکت ظاہر ہوئی اسی طرح جب صحابہ کرام وضوء کے پانی کے لیے محتاج ہوئے تو اس میں آپ کی برکت ظاہر ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور نمازِ عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ لوگ وضوء کے لیے پانی کی تلاش

◆ مسلم ح (۲۲۸۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مارے مارے پھر رہے تھے لیکن وہ انہیں مل نہیں رہا تھا چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وضوء کے لیے پانی لایا گیا تو آپؐ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس سے وضوء کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی پھوٹ رہا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے آخری شخص تک وضوء کر کے فارغ ہوئے۔ ❶

مسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ رہا تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ آؤ وضوء کرلو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم پندرہ سو کی تعداد میں تھے۔ ❷

امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے بچا ہوا پانی اس لیے طلب فرمایا کہ کہیں یہ گمان نہ کرلیا جائے کہ آپؐ پانی کے موجد ہیں کیونکہ پانی کی موجد ذات باری تعالیٰ کی ہے اور آپؐ نے اپنے قول میں ان لفظوں سے اشارہ کیا ((وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ)) یعنی جو کچھ تم نے پانی میں اضافہ دیکھا ہے یہ میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی برکت اور اس کے فضل سے ہے۔ ❸

انگشتان مبارک سے موجزن ہونے والے پانی سے پندرہ صد صحابہ (۱۵۰۰) کا سیر ہونا

شیخین نے حضرت انس بن مالکؓ سے آپ کی نبوت کے شواہد اور آپ کی رسالت کے دلائل میں سے ایک اور دلیل ذکر کی ہے وہ فرماتے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ مدینہ کی نواحی آبادی زوراء میں تھے کہ آپؐ کے

❶ بخاری ح (۱۶۹)۔ مسلم ح (۲۲۷۹)

❷ مسند احمد (۳۷۹۷)

❸ (شرح مشکوۃ (۱۱/ ۱۶۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس پانی کا برتن لایا گیا آپؐ نے اس میں اپنی ہتھیلی رکھی تو آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا۔ چنانچہ آپؐ کے تمام صحابہ کرام نے وضوء کرلیا۔ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا۔ تقریباً تین صد (۳۰۰)۔ [1]

قاضی عیاض فرماتے ہیں اس قصے کو ثقات راویوں کی ایک بڑی تعداد نے لوگوں کے جم غفیر سے اور انہوں نے صحابہ کرام سے براہ راست روایت کیا ہے اور یہ واقعہ بہت سے مواقع پر محفلوں اور لشکروں کے اجتماع میں ہوا اور ان میں سے کسی ایک نے بھی اس قصے کے راوی پر انکار نہ کیا لہٰذا معجزات کی یہ نوع قطعی علوم سے ملحق ہوگئی [2]

صلح حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوگئے اور پینے اور وضوء کرنے کے لیے پانی دستیاب نہ ہوا تھا البتہ چمڑے کے چھوٹے سے ڈول میں تھوڑا سا پانی تھا جس سے حضرت نبی کریم ﷺ نے وضوء فرمایا۔ لوگ پانی کی قلت کے پیش نظر آپؐ کی طرف لپکے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟

انہوں نے کہا ہمارے پاس وضوء کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے سوائے اس پانی کے جو آپؐ کے سامنے ہے۔ آپؐ نے اس ڈول میں اپنا دستِ مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا۔ چنانچہ ہم نے وہ پانی پیا اور اس سے وضوء بھی کرلیا۔ راوی حدیث حضرت سالم نے حضرت جابرؓ سے دریافت کیا کہ اس دن تم کتنے آدمی تھے؟

انہوں نے اس سوال پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمیں کافی ہوتا ہم پندرہ صد (۱۵۰۰) تھے۔ [3]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے کا عمل

---

[1] بخاری ح (۳۵۷۲)۔ مسلم ح (۲۲۷۹)

[2] فتح الباری ح (۶/ ۶۷۶)

[3] بخاری ح (۳۳۸۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے مواقع پر بہت سے لوگوں کی موجودگی میں ہوا اور بہت سی اسناد سے بیان ہوا ہے اور یہ اتنی کثیر اسناد سے بیان ہوا ہے کہ ان کا مجموعہ قطعی علم کا فائدہ دیتا ہے (اور ایسا قطعی علم جو) تواتر معنوی سے مستفاد ہوتا ہے۔ ۱

تھوڑے سے پانی کے کثیر ہونے کا ایک اور واقعہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمیں ایک اور قصے کی خبر دیتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت نبی کریم ﷺ نے پانی منگوایا چنانچہ آپؐ کے پاس چھوٹے چھوٹے کناروں اور بڑے منہ والا برتن لایا گیا صحابہ کرام نے اس سے وضوء کرنا شروع کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیں یہ بھی خبر دیتے ہیں کہ وہ پانی کتنے آدمیوں کو کفایت کر گیا، فرماتے ہیں کہ میں نے اندازہ لگایا تو ساٹھ سے لیکر اسی تک صحابہ تھے۔ فرماتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی موجزن ہو رہا تھا۔ ۲

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر علماء کا کہنا ہے کہ پانی آپؐ کی انگلیوں اور آپؐ کی ذات سے رواں ہوتا جاتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ معجزہ پتھر سے پانی پھوٹنے سے زیادہ عظیم ہے...... اور اس بات کا احتمال بھی ہے اللہ تعالیٰ فی ذاتہ پانی کو ہی بڑھا دیا کرتا ہو اور وہ آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے موجزن ہونے لگتا ہو اور وہ انگلیوں کے اندر سے نہ نکلتا تھا۔ (بہر حال جو بھی صورت ہوتی تھی) ان دونوں ہی صورتوں میں یہ ظاہر معجزہ اور روشن دلیل نبوت ہے۔ ۳

حضرت رسول کریمؐ کے ہاتھ کی برکت سے دودھ کا اترنا

امام حاکم رحمہ اللہ اپنی مستدرک (۹/۳) میں حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ والوں سے چھپ چھپا کر

---

۱ فتح الباری (۶/ ۶۸۶)

۲ مسلم ح (۲۲۷۹)

۳ شرح نووی (۱۵/ ۳۸-۳۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کر رہے تھے تو راستے میں ایک غلام سے ملے جو بکریاں چرا رہا تھا انہوں نے اس سے دودھ طلب کیا تو اس نے کہا۔ میرے پاس دودھیل بکری تو نہیں ہے البتہ ایک یکسالہ بکری ہے جو شروع سردیوں میں حاملہ ہوئی تھی اور اس نے حمل گرا دیا تھا اور اس میں بھی دودھ باقی نہیں رہا۔

آپؐ نے فرمایا۔اسے بلا، چنانچہ وہ اسے لے آیا تو آپؐ نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور دعا مانگی۔حتی کہ ان میں دودھ اتر آیا۔آپؐ نے اسے دوھا اور ابو بکر کو پلایا پھر دوھا تو چرواھے کو پلایا پھر دوھا تو خود نوش فرمایا۔ چرواہا کہنے لگا۔ تجھے اللہ کی قسم، مجھے بتا تو سہی تو کون ہے میں نے تیرے جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا؟

آپؐ نے فرمایا۔کیا تو وعدہ کرتا ہے کہ اگر میں تجھے بتادوں تو اس بات کو پوشیدہ رکھے گا؟ اس نے کہا: ہاں، آپؐ نے فرمایا۔ میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔

اس نے کہا۔ آپؐ وہی ہیں جسے قریش صابی کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔وہ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔

اس نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نبی ﷺ ہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ جو کچھ لائے ہیں وہ برحق ہے اور جیسا آپؐ نے کر دکھایا ہے ایسا نبی ﷺ کے علاوہ اور کوئی نہیں کرسکتا اور میں آپ کا تابعدار ہوں ۔آپؐ نے فرمایا۔ تو آج کل اتنی استطاعت نہیں رکھتا جب تجھے یہ خبر پہنچے کہ میں غالب آ گیا ہوں تو پھر ہمارے پاس آنا۔ [1]

آپؐ کے ہاتھ کی برکت سے ان جفت بکری کے تھنوں سے دودھ کا رواں ہونا

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں اس طرح کا قصہ حضرت عبداللہ بن

[1] معجم طبرانی (۸۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ الصدیق میرے پاس سے گذرے اور فرمایا۔ اے غلام کیا تیرے پاس دودھ ہے؟

میں نے کہا۔ ہاں، لیکن میں تو معتمد علیہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس سے بکرے نے جفتی نہ کی ہو؟

سو میں نے ایسی بکری پیش کردی۔ آپؐ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو ان میں دودھ اتر آیا، آپؐ نے اسے برتن میں دوہا اور خود بھی پیا اور حضرت ابوبکر کو بھی پلایا۔ پھر آپؐ نے تھنوں کو سکڑ جانے کا حکم دیا تو وہ سکڑ گئے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس قصے کے بعد میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے بھی یہ بات سکھاؤ آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو ابھی سکھایا ہوا غلام ہے۔ ◆[1]

ابو المحاسن حنفی فرماتے ہیں کہ آپؐ نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی بکری کے بارے پوچھا جس سے بکرے نے جفتی نہ کی ہو، تاکہ آپؐ اسے اس بارے میں ایسا معجزہ دکھائیں جس کے ذریعے اس پر اور دیگر لوگوں پر حجت قائم ہو جائے۔ اور اس میں بکری کے مالک کے لیے بھی منفعت ہے کہ اس کی بکری تھنوں میں دودھ بھر آئی سو اس کا دودھ میں کوئی حق نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے تھنوں میں اسی وقت دودھ اتار دیا، اس لیے آپؐ نے خود بھی پیا اور ابوبکر کو بھی پلایا۔ ◆[2]

آپؐ کے مبارک ہاتھوں کی برکت سے نخلستان کا پہلے سال ہی پھل دار ہونا

آپؐ کی نبوت کے دلائل اور آپؐ کی برکت کے واقعات میں سے ایک واقعہ

◆[1] اصبهانی فی دلائله (۳۸)۔ صحیح ابن حبان ح (۷۰۶۱)

◆[2] معتصر المختصر (۱/ ۲۶۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت بریدہؓ نے بھی بیان کیا ہے اور وہ حضرت سلمان فارسی کی ان کے یہودی آقا سے آزادی کا واقعہ کیونکہ ان کے یہودی آقا نے ان کی آزادی کے لیے شرط رکھی تھی کہ وہ اس کے نخلستان میں کھجوروں کے پودے لگائے اور جب تک وہ پھل نہ دینے لگیں، سلمان ان میں کام کرتا رہے۔

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمانؓ اور صحابہ کرامؓ کے کھودے ہوئے گڑھوں میں اپنے دست مبارک سے کھجوروں کے پودے لگائے سوائے ایک پودے کے جسے حضرت عمرؓ نے لگایا تھا، چنانچہ ان پودوں نے اسی سال پھل دینا شروع کر دیا سوائے اس پودے کے جسے حضرت عمرؓ نے لگایا تھا۔

چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔ اس پودے کا مسئلہ کیا ہے یہ پھل کیوں نہیں لایا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ اسے میں نے لگایا تھا چنانچہ آپؐ نے اسے اکھاڑ کر اپنے ہاتھ سے پھر لگا دیا تو اس نے بھی اسی سال پھل دینا شروع کر دیا۔ ◆

حالانکہ باغبانوں کے ہاں یہ بات معروف ہے کہ کھجور کا پودا اپنی کاشت سے کئی سال بعد پھل دینے کے قابل ہوتا ہے اور اس نخلستان کا سالِ کاشت کے اندر ہی پھل آور ہو جانا حضرت رسول کریم ﷺ کا روشن معجزہ اور آپ کی نبوت کے تاباں دلائل میں سے ہے، کیونکہ یہ عمل، اللہ کی برکت سے اس کے نبی کے ذریعے پورا ہوا اس طرح کے بے شمار واقعات حضرت نبی کریمؐ کی برکت کی گواہی دیتے ہیں اور یہ برکت موروثی نہ تھی جو پوتوں کو اپنے دادوں سے وراثتاً منتقل ہوتی ہو اور نہ ہی ایسے علم کا نتیجہ تھی جو انسان کو بڑی کوشش سے حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ تو اللہ کا عطیہ اور اسکی برکت ہے اور اللہ جسے چاہے اسے اس برکت سے نوازتا ہے اگر اللہ نے ان برکات کو حضرت محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کی دلیل نہیں بنانا تھا تو پھر یہ کس لیے انہیں عطا ہوئی تھیں؟ بدیہی جواب ہے کہ آپ کی نبوت صادقہ پر ایمان مستحکم کرنے کے لیے ہی یہ برکات رونما ہوئیں۔

◆ احمد ح (۲۲۴۴۸) حاکم (۲/ ۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نہم

آپ کی پیش گوئیاں جو آپ کی زندگی میں سچ ثابت ہوئیں

تمہید

غیب، اللہ تعالیٰ کا راز ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ایسی اکیلی ذات ہے جو پوشیدہ بھیدوں اور نہایت مخفی چیزوں کو جانتی ہے۔قرآن کریم میں ہے۔

﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ (الأنعام: ۵۹)

''اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں' نہیں جانتا کوئی بھی غیب کو مگر وہی، اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتا مگر وہ اسے جانتا ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر وہ روشن کتاب میں درج ہے۔''

حضرت نبی کریم ﷺ بھی تمام لوگوں کی طرح بشر تھے بلکہ افضل البشر تھے اور افضل البشر ہونے کے باوجود غیب نہیں جانتے تھے۔قرآن کریم میں ہے:

﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ﴾ (الانعام: ۵۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے پیغمبر ان سے کہہ دیجیے کہ میں تمھیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمھیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔''

سورہ اعراف میں ہے:

﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ (الاعراف: ۱۸۸)

''(اے پیغمبر، ان سے) کہہ دیجیے کہ میں اپنی جان کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں مگر وہ جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سے فوائد جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو ایمان رکھنے والی قوم کے لیے ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔''

چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ جب کبھی ماورئی الادراک امر کے متعلق خبر دیتے ہیں تو وہ اللہ کے اس علم کے ذریعے دیتے ہیں جسے اللہ نے اپنے لیے خاص کر رکھا ہے اور اس نے آپؐ کو اس پر مطلع کر دیا ہے، تاکہ وہ آپؐ کی نبوت ورسالت کی برھان ودلیل ثابت ہو۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے قریباً ہزار غیبی امور کے متعلق خبر دی ان میں سے کچھ قرآن میں ہیں اور کچھ سنت میں ہیں اور وہ سارے کے سارے آپؐ کی نبوت و رسالت کی دلیل ہیں اور جن غیبی امور کے متعلق آپؐ نے خبر دی ان کی چند اقسام ہیں۔ ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو آپؐ کی زندگی میں متحقق ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو آپؐ کے بعد رونما ہوئے اور کچھ قیامت کے قریب رونما ہوں گے اور ان سب میں آپؐ کی نبوت ورسالت کے دلائل ہیں۔

آندھی کے طوفان کی پیش گوئی

ان غیبی امور میں سے جن کے متعلق آپؐ نے خبر دی اور وہ آپؐ کی زندگی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقوع پذیر ہوئے ایک غیبی خبر آندھی کے طوفان کے بارے میں ہے۔ جب آپؐ اور آپؐ کے صحابہ تبوک کی طرف جا رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا :

((لَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ))

''کہ آج رات تم پر آندھی کا طوفان آئے گا لہٰذا تم میں سے کوئی آدمی اس میں کھڑا نہ ہو، اور جس کسی کے پاس اونٹ ہو وہ اچھی طرح اس کا زانو باندھ دے۔''

چنانچہ راوی حدیث حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آندھی کا طوفان آیا تو ایک آدمی اس میں کھڑا ہو گیا تو اسے آندھی نے طے کے پہاڑوں پر جا پھینکا۔ [1] یاد رہے کہ طے کے پہاڑ پیش گوئی کے مرکز سے بیسیوں میل دور ہیں۔

بتایئے اس دور میں حضرت نبی کریم ﷺ کو اس طوفان کی خبر کس نے دی؟ ظاہر ہے کہ اس اللہ نے دی جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ اس دور کے لوگوں میں یہ طاقت نہ تھی کہ وہ ہواؤں کی حرکات اور موسمی حالات دیکھ کر پیش گوئی کر سکیں (جیسا کہ آج کل مواصلاتی سیاروں کی مدد سے ممکنہ بارشوں اور طوفانوں کی خبر دی جا سکتی ہے)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ظاہرہ معجزے کا ذکر ہے کہ آپؐ نے غیبی امر کی خبر دی ہے اور آندھی کے طوفان کے دوران کھڑے ہونے کے نقصان کا بیان ہے اور اس میں آپؐ کی اپنی امت پر شفقت اور رحمت اور اس کی ضروریات کے اہتمام اور اس کو دینی اور دنیاوی اعتبار سے نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرانے کا بیان ہے۔ [2]

فارسیوں پر رومیوں کے غلبے کی پیش گوئی

آپؐ نے جن غیبی امور کے متعلق خبر دی ان میں فارسیوں (ایرانیوں) کی

[1] بخاری ح (۱۴۸۲) مسلم ح (۱۳۹۲) [2] شرح صحیح مسلم ح (۱۵/ ۴۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست اور رومیوں (یورپین) کے غلبے کی پیش گوئی کرنا بھی ہے۔اور یہ ایسے وقت میں کہ قریب تھا کہ سلطنت فارس ،سلطنت روما کو دنیا کے نقشے سے مٹا دیتی، کیونکہ خسرو پرویز ثانی (کسریٰ ایران) کی افواج وادی نیل تک پہنچ چکی تھیں اور سلطنت روما کا بہت بڑا رقبہ سلطنت فارس کے سامنے سرنگوں ہو چکا تھا، محض چند سالوں میں ہی فارسی لشکر ملک شام اور مصر کے کچھ حصے پر قابض ہو گیا.اور اس کے لشکروں نے شمالی انطا کیہ پر ڈیرے جما لیے تھے اور اس کے ان اقدامات نے روما کے اقتدار کو انتہائی خطرے سے دوچار کر دیا تھا اور صورتحال یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ مملکت روم کے بادشاہ ہرقل نے فارسی لشکروں کے طوفان کو دیکھ کر اپنی سلطنت کے دارالحکومت قسطنطنیہ سے فرار ہونے کا ارادہ کرلیا تھا اگر اسے پاپائے روم ذلت آمیز صلح کی درخواست کرنے کی اجازت نہ دیتا تو وہ فرار ہو چکا ہوتا۔ ایسی صورتحال کے دوران (تمام توقعات کے برخلاف) حضرت نبی کریم ﷺ نے مکہ کی فضاؤں میں جو آپؐ کی اور آپؐ کی دعوت کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑی تھیں، اعلان کردیا کہ چند سالوں یعنی نو سال کے عرصے کے اندر اندر رومی فوجیں لشکر، فارسی فوجوں پر فتح حاصل کرلیں گی۔اسی فتح کی پیش گوئی کے بارے میں اللہ نے سورۃ نازل فرمادی۔

﴿غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۝ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ۝﴾ (الروم:۲ تا ۵)

”رومی مغلوب ہوگئے، کرہ ارضی کے نشیبی علاقے میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہوں گے، چند ہی سالوں میں، حکم اللہ کا ہی ہے پہلے سے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن مؤمنین خوش ہوں گے، اللہ کی مدد سے اللہ مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہ غالب مہربان ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرہ آفاق مؤرخ ایڈورڈ گبن اپنی کتاب ''تاریخ سقوط وزوال سلطنت روما'' میں لکھتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

''اس دور میں جب قرآن نے اس بات کی پیش گوئی کی تھی تو اس پیش گوئی سے زیادہ بعید از عقل اور کوئی پیش گوئی نہ تھی، کیونکہ حکومت ہرقل کے پہلے دس سال سلطنت روما کے زوال کا پتا دے رہے تھے، اور حضرت نبی کریم ﷺ ایسے حالات میں شکست خوردہ قوم کے غلبے کی پیش گوئی فرما رہے تھے جبکہ وہ اپنے حریف کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو تیار بیٹھی تھی اور پھر آپؐ ایسی فتح کی مدت مقرر فرما رہے تھے جس سے زیادہ بعید ایسی کوئی پیش گوئی نہ تھی جس کا متحقق ہونا ممکن ہو۔''

قریش نے اس انوکھی پیش گوئی کا خوب خوب مذاق اڑایا کیونکہ یہ ان کے مجوسیوں کی طرف طبعی میلان کے برخلاف تھی جبکہ مسلمان رومیوں کی فتح پسند کرتے تھے کیونکہ وہ (مسلمانوں کی طرح) آسمانی کتاب (انجیل) پر ایمان رکھتے تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین اس بات کو پسند کرتے تھے کہ فارس والے رومیوں پر غالب رہیں کیونکہ یہ دونوں بت پرست تھے اور مسلمان پسند کرتے تھے کہ روم والے فارس والوں پر غلبہ حاصل کریں کیونکہ وہ اہل کتاب تھے چنانچہ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے اپنی اس چاہت کا اظہار کیا تو آپؓ نے ان کی اس چاہت کو حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کر دیا۔

تو آپؐ نے فرمایا: وہ عنقریب فتح حاصل کریں گے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ پیش گوئی مشرکین کے سامنے ذکر کر دی۔ انہوں نے کہا تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کر دے اگر اس مدت تک ہمارا یعنی قریش مکہ کے ہم عقیدہ فارسیوں کا غلبہ برقرار رہا تو ہمارے لیے اتنا کچھ ہوگا اور اگر تم یعنی روم والے عیسائیوں کے حامی غالب آگئے تو تمہارے لیے اتنا کچھ ہوگا، تو آپؓ نے پانچ سال کی مدت مقرر کر دی لیکن ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچ سالوں میں رومی غالب نہ آ سکے۔ جب مسلمانوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ تو نے دس سال سے کم تک مدت مقرر کیوں نہ کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رومیوں کی فتح کا وعدہ بضع سنین یعنی دس سال سے کم مدت کے اندر اندر کیا ہے۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ بضع کا لفظ دس سے کم یعنی نو تک بولا جاتا ہے آپ (ابن عباس) فرماتے ہیں کہ پھر اس مدت کے اندر اہل روم فتحیاب ہو گئے۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ فِی اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ○ فِي بِضْعِ سِنِيْنَ﴾ اسی فتح کے متعلق ہے۔ ◆ چنانچہ معاملہ ایسے ہی ہوا جیسے آپؐ نے فرمایا تھا۔

۶۲۳ء کے بعد ہرقل شاہ روم اپنی عیش پرستی کے خول سے نکلا اور اس نے فارس پر تین کامیاب حملے کیے اور فارسیوں کو رومی مقبوضات سے نکال باہر کیا۔

اور ۶۲۶ء تک رومیوں نے تسلسل کے ساتھ حملے جاری رکھے یہاں تک کہ وہ سلطنت فارس کے اندر داخل ہو کر دجلہ کے کنارے تک پہنچ گئے۔ اور فارسیوں کو نینویٰ کے معرکے میں شکست کے بعد مجبوراً صلح کرنی پڑی اور انہوں نے عیسائیوں کو ان کی صلیب مقدس واپس کر دی جو وہ ان سے چھین چکے تھے۔

بتایئے اس عظیم بات کی خبر حضرت محمد ﷺ کو کس نے دی؟ یہ اللہ کی وحی تھی جو حضرت محمد رسول اللہ کی رسالت و نبوت کی روشن دلیل ہے۔

اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ﴾ پر غور کریں تو ہماری آنکھیں ایک اور روشن دلیل نبوت سے چُوک نہ سکیں گی وہ یہ کہ فرمان الٰہی ﴿فِیْ اَدْنٰی﴾ ایک ایسی علمی حقیقت کی طرف اشارہ کر چکا ہے جسے جدید ریسرچ حال ہی دریافت کر سکی ہے وہ یہ کہ جس خطے پر فارسیوں نے رومیوں کو شکست دی وہ بحر

◆ (ترمذی ح:۳۱۹۳) امام ناصر الدین نے اسے صحیح قرار دیا ھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردار کے قریب اغوار کا خطہ ہے اور وہ ﴿اَدْنَى الْاَرْضِ﴾ یعنی ساری زمین سے نشیب ترین جگہ ہے جس کی تائید انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا وغیرہ نے کی ہے۔ ❶

بلاشبہ یہ لطیف اور خبیر ذات کے علم کا حصہ ہے۔

خفیہ خط کی پیش گوئی

اور ان غیبی امور میں سے ایک غیبی امر جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مطلع کیا اور اگر اللہ مطلع نہ کرتا تو از خود کوئی شخص اسے نہ جان سکتا تھا، وہ حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے خط کی خبر ہے جو اس نے ایک عورت کے ہاتھ قریش مکہ کی طرف بھیجا تھا جس میں اس نے غزوہ مکہ کے لیے حضرت رسول کریم ﷺ کے عزم کی خبر دی تھی۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ خبر منکشف کی تو آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود کو بھیجا اور فرمایا۔ چل پڑو اور چلتے رہو جب تم خاخ کے نخلستان تک پہنچ پاؤ گے تو تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے۔ وہ اس سے لے لو۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم چل پڑے جب ہم نخلستان تک پہنچے تو وہاں ہمیں مسافر عورت ملی، ہم نے اسے کہا کہ خط نکال کر ہمیں دے دے۔ ❷ (پہلے تو اس نے انکار کر دیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے لیکن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دھمکی دی تو اس نے خط نکال کر دے دیا)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں دلیل نبوت ہے کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کو حاطب کے عورت کے ساتھ قصے (یعنی اسے خط دے کر بھیجنے) پر مطلع کیا۔

---

❶ بحیرہ طبریا کو دنیا میں دوسرا بڑا نشیبی خطہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس میں سطح سمندر سے ۲۰۹ میٹر تک خشک نشیب ہے جبکہ بحر مردار کے خطے میں ۳۹۵ میٹر تک نشیب ہے دیکھیے انٹرنیشنل اٹلس مطبوعہ بیروت ص ۹۵ بحوالہ کتاب اِنَّهُ الْحَقُّ ص ۷۹ جسے رابطہ العالم الاسلامی کی مجلس اعجاز العلمی للقرآن وَالسُّنّہ نے شائع کیا ہے۔

❷ بخاری ح (۳۰۰۷)۔ مسلم ح (۲۴۹۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی شہادتوں کی پیش گوئی

اس طرح کی معجزانہ خبروں میں سے جنگ موتہ کے تینوں کمانڈروں کی شہادت کی خبر ہے کیونکہ آپ مدینہ میں تھے اور وہ شام میں شہید ہو رہے تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر، ان کے شہید ہونے کی خبر کے آنے سے پہلے ہی لوگوں کو بتادی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔

((أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرُ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فأُصِيبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ)) ❶

’’زیدؓ نے جھنڈا پکڑا (وہ لڑتے لڑتے) شہید ہوگئے پھر جعفرؓ نے جھنڈا پکڑ لیا (وہ لڑتے لڑتے) شہید ہو گئے پھر ابن رواحہؓ نے جھنڈا پکڑ لیا وہ بھی (لڑتے لڑتے) شہید ہوگئے اور یہ اطلاع دیتے وقت آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا پکڑ لیا یہاں تک کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی۔‘‘

بتائیے لوگوں کے پاس ان کی خبر آنے سے پہلے حضرت نبی کریم ﷺ کو ان کی شہادت کی خبر کس نے دی؟ اللہ علام الغیوب نے دی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں نبوت محمد ﷺ کی روشن دلیل ہے۔‘‘ ❷

شیطان کے چوری کرنے کی پیش گوئی

آپؐ کے غیبی امور سے متعلق خبریں دینے کے سلسلے میں آپؐ کا حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو شیطان کی حقیقت سے آگاہ کرنا بھی ہے جو انسان کی صورت میں متمثل

❶ (بخاری ح: ۳۹۲۹)

❷ عمدۃ القاری (۱۷۔۶۲۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر آتا تھا اور آپ ؐ کا ابو ہریرہؓ کو آگاہ کرنا کہ وہ بار بار آئے گا۔

چنانچہ شیطان ان کے پاس زکوٰۃ کے غلے سے چوری کرنے آیا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے اسے پکڑ لیا اور پھر اس کی تنگدرستی اور عیال داری کا شکوی سن کر اسے چھوڑ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو حضرت نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔ اے ابو ہریرہؓ تیرے کل کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا، اے اللہ کے رسولؐ اس نے شدید تنگی اور عیال داری کا عذر پیش کیا تو مجھے ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

آپؐ نے فرمایا، اس نے تیرے سامنے جھوٹ بولا، اور وہ پھر بھی آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ وہ آئے گا کیونکہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ وہ عنقریب آئے گا چنانچہ وہ آدمی حضرت نبی کریمؐ کے خبر دینے کے مطابق لوٹ کر آیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے دوسری مرتبہ چھوڑ دیا تو حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کے تیسری مرتبہ آنے کی خبر دی تو ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؐ نے خبر دی۔ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کے وقت حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو جانتا ہے کہ تو تین راتوں سے کس آدمی سے مخاطب رہا ہے اس نے کہا۔ نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (۱)

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں حضرت رسول کریم ﷺ کی اطلاع علی المغیبات کا ذکر ہے۔ (۲)

اس طرح کے غیوبات جن کے متعلق آپؐ نے خبریں دی ہیں یہ آپؐ کی نبوت کی روشن اور واضح براہین ہیں چنانچہ ان غیوب کی آپؐ کو اس ذات نے خبریں دی ہیں جو پوشیدہ بھیدوں اور سرگوشیوں کو جاننے والا ہے۔

---

(۱) بخاری تعلیقاً کتاب الوکال جزم کے صیغے کے ساتھ۔

(۲) فتح الباری (۴/ ۵۷۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دہم

آپؐ کی وہ پیش گوئیاں جو آپؐ کی رحلت کے بعد سچ ثابت ہوئیں

اگرچہ گذشتہ صفحات میں ہمارے بیان کردہ غیبی امور حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے سامنے ایسے غیبی امور بھی ہیں جو ان سے بھی زیادہ عظمت کے حامل ہیں۔ چنانچہ اب ہم ایسے غیبی امور پر بحث کرتے ہیں جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد برحق ثابت ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی نبوت کی سچائی کی روشن دلیل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

پیش گوئیوں پر مشتمل خطبہ

ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور ہم یہ حدیث حضرت حذیفہؓ بن یمان کی زبانی سنتے ہیں وہ ہمیں (مختصراً) یہ حدیث سناتے ہیں۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں:

> ''آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک رونما ہونے والے واقعات میں کوئی ایسا واقعہ نہ چھوڑا جو آپؐ نے بیان نہ کیا ہو۔ جس شخص نے اسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دینا تھا اس نے بھلا دیا۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ان واقعات میں سے میں جب کسی واقعے کے متعلق سمجھتا کہ میں اسے بھول گیا ہوں تو جب وہ رونما ہوتا تو میں اسے اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچان لیتا جس طرح کوئی شخص اپنی نگاہوں سے اوجھل ہونے والی چیز کو دیکھ لیتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔" ①

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی خطبے میں تمام مخلوقات کے وجود میں آنے سے لے کر فنا ہونے تک اور ان کے دوبارہ زندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونے تک کے تمام احوال بیان کر دیئے، اس میں اس کے مبدأ اور معاش اور معاد سب کا تذکرہ شامل ہے۔ اور ان امور کا ایک ہی مجلس میں آسانی سے بیان کر دینا خرق عادت امور میں سے عظیم امر ہے اور یہ بات بھی اسے قریب الفہم کرتی ہے کہ آپ ﷺ کو جامع کلمات عطا کر دیئے گئے تھے (اس کے باوجود یہ معجزہ بھی آپ ﷺ کے بے شمار معجزات میں شمار ہوگا)۔ ②

(غیبی امور کی خبروں پر مشتمل) یہ خطبہ جسے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے مجملاً بیان کیا ہے اسے عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ نے تفصیلاً بیان کیا ہے چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ہمیں خطبہ دیا حتیٰ کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی اور پھر منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ سو آپ ﷺ نے ہمیں قیامت تک رونما ہونے والے حالات کی خبر دی۔ جس نے اس خطبے کو یاد رکھا وہ ہم میں سے زیادہ عالم ثابت ہوا۔ ③

قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ اس خطبے میں آئندہ رونما ہونے والے غیبی امور کا بیان ہے جن پر آپ ﷺ کو مطلع کر دیا گیا۔ اس باب میں احادیث کا ایسا سمندر ہے جس کی گہرائی کا ادراک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کا سارا پانی نکالا جا سکتا ہے اور یہ

---

① بخاری ح (۶۶۰۴)۔ مسلم ح (۲۸۹۱)

② فتح الباری ح (۶/ ۳۳۶)

③ مسلم ح (۲۸۹۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزہ آپ ﷺ کے مشہور عام قطعی معجزات میں سے ہے۔ اور یہ روایت اپنے رواۃ کی کثرت اور آپ ؐ کے مطلع علی الغیب کے مسئلے پر اپنے معانی کے اتفاق کی بدولت ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچنے والی روایت ہے۔ [1] یاد رہے کہ عالم الغیب فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور جن نبیوں اور رسولوں کو وحی الٰہی کے ذریعے مطلع علی الغیب کر دیا جاتا ہے وہ عالم الغیب نہیں کہلاتے بلکہ مطلع علی الغیب کہلاتے ہیں۔

بحری جہاد میں ام حرام کی شہادت کی پیش گوئی

اور حیرت انگیز غیبی امور میں سے ایک غیبی امور جو ہمارے نبی کریم ﷺ پر منکشف کر دیا گیا وہ اُمِ حرام بنت ملحان کا قصہ ہے اس نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

((اَوَّلُ جَيْشٍ مِن اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوا)) قَالَتْ أُمُّ حَرام : قَلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ : ((اَنْتِ فِيهِمْ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَر مَغْفُوْرٌ لَهُمْ)) فَقُلْتُ : أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((لا))

میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا ان پر جنت واجب ہوگئی۔ اُم حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں بھی ان میں شامل ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تُو ان میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ میری اُمت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر یلغار کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔ میں نے کہا، اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ کیا میں بھی ان میں سے ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ [2]

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت محمد ﷺ کی پیش

---

[1] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ (۱/ ۳۳۵/ ۳۳۶)

[2] بخاری ح (۲۹۲۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئیوں کی چند اقسام ہیں جو رونما ہوئی تھیں اور وہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق رونما ہوئیں اور ان کا شمار دلائل نبوت میں ہوتا ہے۔

ان میں سے ایک تو آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت کے بقا کی خبر اور یہ بھی کہ اس میں قوت اور شوکت والے لوگ ہوں گے جو دشمن کو ناکوں چنے چبوائیں گے اور وہ ملکوں پر فرمانروائی کریں گے حتیٰ کہ وہ سمندر میں جہاد کریں گے۔ اور اُم حرام اس وقت تک زندہ رہے گی اور ان لوگوں کے ساتھ ہو گی جو سمندر میں جہاد کریں گے اور وہ دوسرے غزوے کو نہ پا سکے گی۔ ❶

چنانچہ شیخین کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو اس نے پوچھا: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ آپ ﷺ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ (ظهر) هَذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ))

قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا۔ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ فَسَأَلَتْهُ أُمُّ حَرَامٍ : مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ : ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ))

فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتَ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ۔ ❷

---

❶ فتح الباری ح (۱۱/ ۸۰)

❷ بخاری ح (۲۷۸۸) مسلم ح (۱۹۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میری اُمت کے لوگ مجھ پر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کیے گئے ہیں اور وہ اس سمندر کی سطح پر یوں سوار ہیں گویا وہ بادشاہ ہیں جو تختوں پر سوار ہیں یا وہ تختوں پر جلوہ افروز بادشاہ ہیں۔

اُم حرام کہتی ہیں کہ میں نے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسولؐ، اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ تو آپؐ نے اس کے لیے دعا کی۔

پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک تکیے پر رکھا اور سو گئے اور پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔

اُم حرام نے پھر پوچھا کہ اے اللہ کے پیارے رسولؐ آپؐ کس بنا پر مسکرا رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا میری اُمت کے لوگ مجھ پر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کیے گئے ہیں۔

اُم حرام نے کہا اے اللہ کے رسولؐ۔ اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ آپؐ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں شامل ہے۔

چنانچہ اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا حضرت معاویہؓ کے دور میں سمندری جہاد میں سطح سمندر پر سوار ہوئی اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنے چوپائے سے گری اور شہید ہو گئی۔ [1]

امام طبرانی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اس کی قبر جزیرہ قبرص (یونان) میں مشہور ہے۔ [2]

بتائیے حضرت رسول کریم ﷺ کو آپؐ کے بعد ہونے والے اس واقع سے کس نے آگاہ کیا؟

اور کس نے آپؐ کو بتایا کہ عنقریب آپؐ کی امت آپؐ کے بعد سمندر میں جہاد کرے گی اور اُمِ حرامؓ اس سمندری جہاد تک زندہ رہے گی اور اس میں شریک بھی ہو گی۔

---

[1] بخاری ح: ۲۷۸۸۔

[2] بخاری ح: ۲۷۸۹۔ مسلم ح: ۱۹۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ اس ذات نے جس نے آپ ؐ کو رسول برحق بنایا ہے۔

غزوہ تبوک میں کی جانے والی پیش گوئیاں

حضرت نبی کریم علیہ التحیہ والتَّسلِیم نے غزوۂ تبوک میں اپنے صحابہ کو چھ اہم حوادثات کی خبر دی اور ان کی ترتیب بھی بیان کر دی چنانچہ آپ ؐ نے عوف بن مالک سے فرمایا:

((اعدد سِتًا بَينَ يَدِى السَّاعَةِ : مَوتِى، ثُمَّ فَتحُ بَيتِ الْمُقَدَّس، ثُمَّ مَوتَان يَأخُذُ فِيكُم كَقعاصِ الغَنَمِ، ثُمَّ استفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعطَى الرَّجُلُ مِائَة دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطاً، ثُمَّ فِتنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيتٌ مِنَ العَرَب إِلاَّ دَخَلَتهُ، ثُمَّ هُدنَة تَكُونُ بَينَكُم وَ بَينَ بَنِى الأَصْفَرِ، فَيَغدُرُونَ، فَيأتُونَكُم تَحتَ ثَمَانِينَ غَايةٍ، تَحتَ كُلِّ غَايَة اثنَا عَشَرَ أَلفًا)) ◆

”قیامت سے قبل چھ حوادثات شمار کر لو۔ ایک تو میری موت۔ پھر فتح بیت المقدس۔ پھر بکریوں پر آفت کی طرف موت عامہ۔ پھر مال کی فراوانی یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو طلائی دینار (بمالیت تقریباً بیس لاکھ روپے) دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا۔ پھر ایسا فتنہ جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہو کر رہے گا۔ پھر تمہارے اور بنی الاصفر کے درمیان صلح ہوگی اور وہ غداری کر کے اسی (۸۰) ملین فوج لے کر آئیں گے ہر ملین میں بارہ ہزار لشکر ہوں گے۔“

اس حدیث میں حضرت نبی کریم ﷺ چھ حوادث کی ترتیب سے پیش گوئی فرما رہے ہیں ان میں پہلی تو آپ ؐ کی وفات کی پیش گوئی پھر فتح بیت المقدس کی پیش گوئی جو ۱۵ھ کو پوری ہوئی پھر صحابہ کرام کی اندوھناک موت جو ۱۸ھ کو طاعون عمواس کی صورت

◆ معجم طبرانی کبیر ح : (۲۱۶)۔ ابونعیم۔ حلیة ح : ۲/ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پوری ہوئی۔ پھر مال و دولت کی فراوانی جو حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں فتوحات کی کثرت سے پوری ہوئی پھر عربوں کو عمومی طور لپیٹ میں لے لینے والا فتنہ جو حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور وہ تمام فتنوں کا دروازہ ثابت ہوا اس نے کوئی ایسا گھر نہ چھوڑا جس میں داخل نہ ہوا ہو۔

جبکہ آخری علامت یعنی رومیوں کے ساتھ صلح اور پھر جنگ اس سلسلے میں علماء نے اتفاق کیا ہے کہ وہ ابھی تک نہیں ہوئی اور وہ آخری زمانے میں فتنوں میں جنگوں کے دور میں ہوگی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں علامات نبوت کی چند چیزیں بیان ہوئی ہیں جن میں سے اکثر ظاہر ہو چکی ہیں۔ [1]

اگر ہم چوتھی علامت پر گفتگو کرنا چاہیں تو ہمیں آپؐ کی یہ حدیث یاد پڑتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضُ، حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَ حَتّٰى يَعْرِضَه فَيَقُولُ الَّذِى يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ : لَا أَرَبَ لِي))

"اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم میں مال کی فراوانی نہ ہو جائے یہاں تک کہ صاحب ثروت آدمی صدقہ قبول کرنے والے کو تلاش کرے گا اور یہاں تک کہ جب وہ اپنا مال کسی شخص پر پیش کرے گا تو وہ جواب دے گا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔" [2]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں تین احوال بیان ہوئے ہیں۔

(الف) فقط مال و دولت کی فراوانی اور یہ فراوانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ہوئی اسی کے بارے میں فرمایا گیا وَيَكْثُرُ فِيكُمْ کہ تمہارے ہاں مال زیادہ ہو جائے گا۔

---

[1] فتح الباری: ٦/ ٣٢١۔

[2] بخاری ح: ١٤١٢۔ مسلم ح: ١٥٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) مال و دولت کے چشموں کا فواروں کی طرح پھوٹنے کی طرف اشارہ۔ اس اعتبار سے ہر کسی مسلمان کو دوسرے کا مال لینے سے بے نیازی حاصل ہوگی اور یہ حالت دور صحابہ کے آخری اور تابعین کے اولین دور میں ہوگی اور اسی کے بارے میں فرمایا گیا یُهِمُّ رَبَّ الْمَالِ کہ صاحب ثروت انسان بے چین ہو کر صدقہ کے حقدار کو تلاش کرے گا اور یہ حالت حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت پر منطبق ہوتی ہے۔

(ج) مال و دولت کے خزانوں کے اُبل پڑنے اور ہر ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان سے بے نیاز ہونے کی طرف اشارہ۔ یہاں تک کہ صاحب ثروت جب کسی حقدار کو نہ پائے گا تو وہ غیر حقدار پر پیش کر دے گا۔ اور اس وقت اس کا غم بڑھ جائے گا جب وہ بھی یہ جواب دے گا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ حالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگی۔ [1]

سیدنا اویس قرنی کی آمد کی پیش گوئی

ان غیبی امور میں سے ایک غیبی امر جس کی آپ ؐ کو خبر دی گئی اور اللہ نے آپ ؐ کو اس پر مطلع کیا تاکہ وہ آپ ؐ کی نبوت کی روشن دلیل بن جائے حضرت اویس قرنی کا یمن سے (مدینہ) آنا ہے اور آپ ؐ نے اپنے صحابہ کرام سے اس کے بعض اوصاف اور احوال بھی بیان کر دیئے تھے چنانچہ آپ ؐ نے فرمایا:

((اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيكُم مِنَ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهُ: اُوَيس، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيرَ اُمٍ لَه، قَد كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهُ عَنهُ، إِلاَّ مَوضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرهَمِ، فَمَن لَقِيَهُ مِنكُم فَلْيَسْتَغْفِر لَكُم))

"تمہارے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا اسے اویس کہا جاتا ہے وہ یمن میں اپنی ماں کے علاوہ کوئی رشتہ دار نہیں رکھتا اسے سفیدی (پھل بہری) تھی

---

[1] فتح الباری ج ۱۲/ ۹۳-۹۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کی وہ سفیدی دور کر دی سوائے دینار یا درہم کی مقدار کے تم میں سے جو کوئی اس سے ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ وہ تمہارے لیے دعائے استغفار کرے۔"[1]

چنانچہ یہ پیش گوئی ایسے ہی ثابت ہوئی جیسے آپؐ نے بیان کی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں اہل یمن آئے تو آپؓ تمام وفود سے پوچھتے کیا تم میں کوئی آدمی قرن کے رہنے والا بھی ہے؟ یہاں تک کہ آپؓ اہل قرن کے پاس آ گئے تو آپؓ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا قرن والے۔

اس دوران آپؓ کے اونٹ کی یا اویس کے اونٹ کی لگام گر پڑی تو آپؓ نے اویس کو یا اویس نے آپؓ کو وہ لگام پکڑا دی تو آپؓ نے اسے پہچان لیا اور اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے جواب دیا۔ اویس

آپ نے پوچھا: کیا تیری والدہ ہے

اس نے جواب دیا: ہاں۔

آپ نے پوچھا کیا تجھے سفیدی (پھل بہری) تھی اس نے کہا: ہاں میں نے اللہ سے دعا کی تھی تو اس نے ختم کر دی سوائے درہم کی مقدار کے جو میری ناف پر ہے تاکہ میں اپنے اللہ کو یاد رکھوں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔ میرے لیے اللہ سے استغفار کرو۔

اس نے کہا: آپ میرے لیے استغفار کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ آپ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔

آپؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ تابعین میں سے بہتر آدمی وہ ہے جسے اویس کہا جاتا ہے اور اس کی والدہ ہے اور اسے سفیدی

---

[1] مسلم ح: ۲۵۴۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے داغ تھے۔ اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے وہ داغ دور کر دیے سوائے ناف پر درہم کی مقدار کے، چنانچہ حضرت اویسؒ نے آپؓ کے لیے دعا کی۔ پھر لوگوں کی بھیڑ میں داخل ہو گئے اور پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں چلے گئے۔ [1]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اویس کے قصے میں حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت کا روشن معجزہ ہے۔ [2]

آتش فشاں پہاڑ سے آگ نکلنے کی پیش گوئی

حضرت رسول کریم ﷺ نے حجاز میں آتش فشاں کے پھٹنے کی خبر دی جس کی روشنی بادلوں میں منعکس ہو گی اور اسے شام میں واقع شہر بصریٰ کے لوگ دیکھیں گے چنانچہ آپؐ کی یہ پیش گوئی ۶۵۴ھ میں پوری ہوئی تا کہ یہ بھی آپؐ کی نبوت و رسالت کی دلیل ثابت ہو۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِن أَرضِ الْحِجَازِ، تُضِيءُ أَعنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرٰى))

قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ سرزمین حجاز سے آگ نہ نکلے جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔ [3]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں مدینہ منورہ سے ۶۵۴ھ میں آگ نکلی وہ زبردست آگ تھی جو جنوب مشرق مدینہ کی طرف سے حرہ کے پیچھے سے نکلی اس آگ کے نکلنے کا علم پورے شام اور دیگر تمام شہروں میں تواتر کے ساتھ پہنچا اور مجھے بھی مدینہ والوں میں سے ایک شخص نے اس کی خبر دی۔ [4]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل تاریخ اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے

---

[1] مسند احمد ح: ۴۷۸۔

[2] شرح النووی علی صحیح مسلم (۱۶/ ۹۴)

[3] بخاری ح: ۷۱۱۸۔ مسلم ح: ۲۹۰۲۔

[4] شرح صحیح مسلم ح ۱۸۔۲۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا اور ۶۵۴ھ میں اس کے وقوع کی خبر تواتر کے ساتھ معلوم ہوئی۔ چنانچہ اس دور کے امام المؤرخین شیخ الحدیث حافظ شہاب الدین عبدالرحمٰن بن اسماعیل جو ابو شامہ کی کنیت سے مشہور ہیں، اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ وہ جمعۃ المبارک کے دن جمادی الاخریٰ کی پانچ تاریخ کو ۶۵۴ء میں ظاہر ہوئی اور مصنّفین نے اہل مدینہ سے تواتر کے ساتھ مشرق مدینہ سے اس کے ظہور کی کیفیت بیان کی ہے اور شیخ شہاب الدین نے ذکر کیا ہے کہ اہل مدینہ ان دنوں مسجد نبوی میں پناہ گزیں ہوئے اور اپنے تمام گناہوں سے اللہ کے سامنے توبہ کی۔

آپ نے اپنی کتاب میں اس کے متعلق کہے گئے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔

يَا كَاشِفَ الضُّرِّ صَفْحاً عَنْ جَرَائِمِنَا
فَقَدْ أَحَاطَتْ بِنَايَا رَبِّ بَأْسَاءُ
نَشْكُو إِلَيْكَ خُطُوبًا لَا نُطِيقُ لَهَا
حَمْلًا وَ نَحْنُ بِهَا حَقًّا أَحِقَّاءُ
زَلَازِلٌ تَخْشَعُ الصُّمُّ الصِّلَادُ لَهَا
وَكَيْفَ تَقوِى عَلَى الزِّلْزَالِ صَمَّاءُ
أَقَامَ سَبْعًا يُرَجُّ الْأَرْضُ فَانْصَدَعَتْ
عَنْ مَنْظَرٍ مِنْهُ عَيْنُ الشَّمْسِ عَشْوَاءُ
بَحْرٌ مِنَ النَّارِ تَجْرِي فَوقَهُ سُفُنٌ
مِنَ الْهِضَابِ لَهَا فِي الْأَرْضِ إِرْسَاءُ
يُرٰى لَهَا شَرَرٌ كَالْقَصْرِ طَائِشَةٌ
كَأَنَّهَا دِيمَةٌ تَنْصَبُّ هَطْلَاءُ
تَنْشَقُّ مِنْهَا قُلُوبُ الصَّخْرِ إِنْ زَفَرَتْ
رُعْبًا وَ تَرْعُدُ مِثْلَ الشُّهُبِ أَضْوَاءُ
فَيَالَهَا آيَةٌ مِنْ مُعْجِزَاتِ رَسُولِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ يَعْقِلُهَا أَقْوامٌ أَلِبَّاءُ

(ترجمہ) ① ''اے تکلیف دور کرنے والے ہمارے جرائم سے درگزر فرما اے ہمارے رب ہمیں مصیبت نے گھیر لیا ہے۔''

② ''ہم تیرے سامنے مصائب کے امڈ پڑنے کا شکوہ کرتے ہیں اور ان کو برداشت کرنے کی ہم میں سکت نہیں اگر چہ ہم اسی سلوک کے مستحق ہیں۔''

③ ''ایسے ہولناک زلزے جن کے سامنے چٹانیں سرنگوں ہو رہی ہیں ان کے سامنے پتھریلی زمین کس طرح تاب رکھ سکتی ہے۔''

④ ''ایسا فلک بوس اور طویل وعریض پہاڑ جو زمین پر مضبوطی سے قائم ہے اس کی چوٹی سے آگ کا ایسا سمندر بہہ رہا ہے جس پر کشتیاں چل سکتی ہیں۔''

⑤ ''اس کے شعلے اڑتے ہوئے محل کی طرح دکھائی دے رہے ہیں اور گویا وہ کوئی آگ کا خاموش بادل ہے جو آگ کی موسلہ دھار بارش برسا رہا ہے۔''

⑥ ''اگر وہ گرم سانس لے تو اس کی دہشت سے پتھروں کے دل پھٹ جائیں اور اس کی شعائیں کمزور لائٹ کی طرح کانپنے لگیں۔''

⑦ ''معجزات رسول میں سے یہ کتنی بڑی دلیل ہے اور اسے عقلمند اقوام سمجھ سکتی ہیں۔''[1] قابل تعجب بات ہے کہ اس ہولناک صورتحال کے باوجود شہر مدینہ میں ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی (سجان اللہ رحمۃ للعالمین ج ۳)

جھوٹے مدعیان نبوت کی پیش گوئی

نبوت کے مدعی دجالوں کے ظہور کی خبر دینا بھی آپ کی سچی نبوت کے دلائل میں سے ہے چنانچہ آپؐ نے ان سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ))[2]

[1] البدایة والنہایة ج ۶/ ۲۵۳۔ [2] بخاری ح: ۳۶۰۹۔ مسلم ح: ۱۵۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب کذاب اور دجال اٹھ کھڑے نہ ہوں، ان میں ہر ایک اپنے آپ کو اللہ کا رسول سمجھتا ہوگا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ میری اُمت میں کذاب اور دجال ہوں گے، ستائیس اور ان میں چار عورتیں ہوں گی جبکہ میں خاتم النَّبِیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (1)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مطلقاً مدعیانِ نبوت مراد نہیں ہیں کیونکہ ان کا تو کوئی شمار ہی نہیں کیونکہ ان میں سے اکثریت نے تو جنون کی وجہ سے دعویٰ کیا بلکہ ان سے مراد وہ ہیں جن کو اپنے نبی ہونے کا وہم ہوا اور انہیں شوکت ملی۔ (2)

وہ چار شخصیتیں جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ان میں سے ایک سجاح بنت حارث تمیمیہ تھی جس نے جزیزہ عرب کے وسط میں نبوت کا دعویٰ کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق حضرت نبی کریم ﷺ کے آخری دور میں ہوا، یمامہ میں مسیلمہ، یمن میں اسود عنسی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بنی اسد بن خزیمہ کا طُلَیحہ بن خویلد اور بنو تمیم کی سجاح تمیمہ۔ (3)

حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے دو دجالوں کی نص کے ذریعے خبر دے دی چنانچہ ان دونوں نے آپؐ کے آخری دور میں نبوت کا دعویٰ کر دیا یمامہ میں مسیلمہ نے اور یمن میں اسود عنسی نے حضرت رسول کریم ﷺ نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن دیکھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ مجھے ان دونوں کی حالت نے فکر میں ڈال دیا پھر خواب میں مجھے وحی ہوئی کہ ان دونوں پر

---

(1) مسند احمد ح: ۲۲۸۴۹۔ ابن حجر نے اس کی سند کو جید کہا ہے فتح الباری (۱۳/ ۹۳) اور البانی نے جامع صحیح میں اسے صحیح قرار دیا ہے (۷۷۰۷)

(2) فتح الباری ۶/ ۷۱۴۔

(3) فتح الباری ۶/ ۷۱۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھونک مار دو چنانچہ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اُڑ گئے تو میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ میرے بعد دو کذاب نکلیں گے۔

چنانچہ آپ کا خواب سچ ثابت ہوا ان دونوں کذابوں میں پہلا شخص مسیلمہ تھا جو حضرت نبی کریم ﷺ کے دور میں مدینے آیا اور کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد خلافت مجھے دے دے تو میں آپ کی پیروی کرلوں گا، حضرت نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں لکڑی کا ٹکڑا تھا آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے اس ٹکڑے کا سوال کرے تو میں تجھے یہ بھی نہ دوں گا اور تو اپنے معاملے میں اللہ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کرسکے گا اگر تو پھر گیا تو اللہ تجھے کاٹ ڈالے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جس کے متعلق مجھے دکھایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا اور دوسرا صاحب یمامہ مسیلمہ کذاب۔ [1]

امام نووی فرماتے ہیں کہ آپؐ کے فرمان وَ لَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّكَ اللّٰه سے مراد یہ ہے کہ اگر تو میری اطاعت سے منحرف ہوا تو اللہ تجھے قتل کر ڈالے گا چنانچہ اللہ نے اسے یمامہ کی جنگ میں ہلاک کردیا اور یہ پیش گوئی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔ [2]

چنانچہ صحابہ کرام اس سے جنگ کے لیے نکلے اور اللہ نے ان کے ہاتھوں اسے قتل کرادیا اور اس کا فریب بجھا دیا اور اس کا تیر خطا کردیا۔

اسی طرح اللہ نے، دوسرے کذاب اسود عنسی جو گمراہی میں مسیلمہ کا بھائی تھا، کا فریب پلٹا دیا، وہ اس طرح کہ جب اس نے حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات سے قبل نبوت کا دعویٰ کیا اور یمن کے بدوؤں کی ایک جماعت نے اس کی پیروی کرلی اور اس کے بازو مضبوط ہوگئے تو وہ آپے سے باہر ہوگیا تو اللہ نے اس کی بیوی کے ذریعے اسے

---

[1] بخاری ح: ۴۳۷۵۔ مسلم ح: ۲۲۷۴

[2] شرح مسلم (۱۵/ ۳۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیروز دیلمی اور چند یمنی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کرادیا اس طرح حضرت نبی کریم ﷺ نے خواب میں جو دیکھا وہ سچ ثابت ہوگیا اور اس کی ضلالت فضا کا ذرہ ثابت ہوئی جسے ہوائیں ادھر سے اُدھر لے جاتی ہیں:

﴿فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ﴾ (الرعد: ۱۷)

"سو جو جھاگ ہے وہ سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے اس طرح اللہ (حق اور باطل) کی مثالیں بیان کرتا ہے۔"

بنوثقیف سے ایک کذاب اور ایک مبیر کے خروج کی پیش گوئی

جن کذابوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ان میں سے ایک کذاب کے متعلق حضرت نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ وہ ثقیف قبیلے سے نکلے گا اور آپ کی اس سچی خبر کو حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں وہ اپنے لختِ جگر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس گئیں اور اس سے کہا۔

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا اَنَّ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اَخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ)) [1]

"بیشک ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک مبیر ہوگا۔ سو کذاب تو ہم اسے دیکھ چکے جبکہ مبیر کے متعلق میں سمجھتی ہوں کہ وہ تو ہی ہے۔"

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مبیر سے مراد مہلک ہے اور کذاب کے متعلق ان کے قول (فَرَاَيْنَاهُ) سے ان کی مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے یہ بڑا جھوٹا شخص تھا اس کا قبیح ترین جھوٹ، اس کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کے پاس جبرائیل علیہ السلام آتا ہے۔ علماء نے اس

[1] مسلم (۲۸۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت پر اتفاق کیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔ ◆

مختار کذاب کے متعلق خبروں میں سے ایک خبر رفاعۃ بن شداد تابعی نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں مختار ثقفی پر داخل ہوا تو اس نے کہا۔ اللہ کی قسم تو میرے پاس آیا اور جبرائیل ابھی اس کرسی سے اٹھا ہے۔

رفاعہ کہتے ہیں کہ میں اسے قتل کرنے کے لیے اپنی تلوار کے قبضے کی طرف جھکا لیکن مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد آ گئی جو حضرت عمرو بن حمق نے ہم سے بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

((اِذَا اِطْمَأَنَّ الرَّجُلُ إِلَی الرَّجُلِ ، ثُمَّ قَتَلَهُ بَعْدَ مَا اِطْمَأَنَّ إِلَيْهِ ، نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِوَاءُ غَدْرٍ))

"کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی پر بھروسہ کر کے مطمئن ہو جائے پھر اس کے اطمینان کے بعد دوسرا آدمی اسے قتل کر ڈالے تو قیامت کے دن اس کے لیے غدر کا جھنڈا نصب کر دیا جائے گا۔"

رفاعۃ کہتے ہیں کہ پھر میں اسے قتل کرنے سے رک گیا۔ ❷

اس طرح مختار کا دعویٰ نبوت حضرت رسول کریم ﷺ کی اس پیش گوئی کی تصدیق کا ذریعہ بن گیا کہ ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا اسی طرح ہی ظالم حجاج کے متعلق پیش گوئی ہے کہ وہ ثقیف سے ہوگا۔

اور یہ پیش گوئی وحی الٰہی ہے اور اللہ علام الغیوب نے آپؐ کو اس کے ذریعے ان دونوں شخصوں کی خبر دی۔

منکرین حدیث نمودار ہونے کی پیش گوئی

تاریخ میں ایسے دجالوں کا سلسلہ نہیں رکے گا کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے

◆ شرح مسلم لنووی (۱۶/ ۱۰۰)

❷ حاکم (۳۹۴۴)۔ صحیح ابن ماجہ (۲۱۷۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے۔

((یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَان دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَایُضِلَّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ)) ❶

''کہ آخری زمانے میں دجال اور کذاب ہوں گے وہ تمہیں ایسی احادیث پیش کریں گے جو تم نے اور تمہارے آباء اجداد نے سنی نہ ہوں گی۔ لہٰذا تم ان سے بچ کر رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔''

اس حدیث شریف میں جن دجالوں اور کذابوں سے بچ کر رہنے کا حکم ہے وہ آج کل ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں اور وہ مکذوبہ روایات بیان کر کے جاہلانہ عقائد کے شجرہ خبیثہ کی آبیاری کر رہے ہیں ان میں سے کچھ لوگ اپنے آپ کو مجتہد، شیخ الاسلام اور پتہ نہیں کیا کچھ کہلا کر اپنے جذبہ خودنمائی اور خودستائی کو تسکین پہنچا رہے ہیں اگرچہ اس کی پاداش میں انہیں سب سے پہلے جہنم میں بھی جانا پڑ جائے یہ لوگ کتب حدیث کے طبقہ رابعہ، خامسہ، سادسہ، سابعہ اور ثامنہ سے موضوع اور منکر روایات تلاش کر کے جہلاء کے بودے عقائد کو سہارے دے رہے ہیں۔ (اعاذنا اللّٰہ مِنْھُمْ)

حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی امت کو منکرین سنت کے فتنے سے بھی آگاہ فرمایا ہے:

چنانچہ مقدام بن معدی کربؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا إِنِّیْ أُوْتِیْتُ الْقُرآنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ أَلَا یُوْشَكُ رَجُلٌ شَبْعَانَ عَلٰی أَرِیْكَتِهٖ یَقُوْلُ عَلَیْكُمْ بِهٰذَالْقُرآنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ)) ❷

---

❶ مقدمه مسلم ح: ۷۔

❷ ابوداؤد ح (۴۶۰۴)۔ ابن ماجه ح (۱۲)۔ صحیح مشکوۃ للالبانی ح (۱۶۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خبردار آگاہ رہنا میں قرآن اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز (سنت) دے کر بھیجا گیا ہوں۔ خبردار رہنا قریب ہے کہ ایک شکم سیر آدمی اپنے پلنگ پر بیٹھ کر کہے لوگو تم اس قرآن کو تھام لو جو کچھ اس میں حلال ہے اسے حلال جانو اور جو کچھ اس میں حرام ہے اسے حرام جانو۔''

امام مبارکپوری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دلائل نبوت میں سے ہے اور ان علامات میں سے ایک علامت ہے اور جیسے آپؐ نے پیش گوئی کی ہے اسی طرح ہی اس کا ظہور ہوا ہے، ملک ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ایک آدمی (عبداللہ چکڑالوی) نمودار ہوا ہے اور اس نے اپنی پارٹی کا نام اہل قرآن رکھا ہے جبکہ اس کے اور اہل قرآن کے درمیان بڑا فرق ہے درحقیقت وہ اہل الحاد میں سے ہے۔ اس نے ذخیرہ احادیث نبویہ کے رد میں زبان درازی کی ہے اور یہ بکواس کی ہے کہ احادیث ساری کی ساری خود ساختہ ہیں اور اللہ پر بہتان ہیں فقط قرآن پر عمل کرنا واجب ہے اور احادیث نبویہ خواہ صحیح اور متواتر بھی ہوں تب بھی ان پر عمل کرنا درست نہیں۔ [1]

اس طرح حضرت نبی کریم ﷺ کا ان کذابوں کے متعلق خبر دینا ان غیوبات کے زمرے میں آتا ہے جن پر اللہ نے آپ کو مطلع فرمایا تا کہ ان خبروں کا سچ ثابت ہونا نبی کریم ﷺ کی نبوت اور رسالت کی برہان بن جائے۔

❀❀❀

---

[1] تحفة الاحوذي (۳۵۴/۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب یازدہم

حضرت رسولِ کریم ﷺ کی اپنے معاصرین کے بارے میں چند پیش گوئیاں

تمہید

حضرت رسول کریم ﷺ کا اپنے بعض معاصرین کی وفات کی کیفیت اور جگہ کی خبریں دینا آپ ؐ کی نبوت ورسالت کے دلائل اور علامات میں داخل ہے چنانچہ آپ ؐ نے اپنے بعض صحابہ ؓ اور اہل بیت ؓ اور ان کے علاوہ اپنے چند دشمنوں کی وفات اور ان کے مرنے کی کیفیت اور جگہ کی خبریں بھی دی ہیں اور اللہ کا نبی ﷺ کسی کی موت کا علم اپنی طرف سے نہیں بتا سکتا۔

چنانچہ موت اور اس کے متعلقات کا علم، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لیے مختص کیا ہوا ہے وہ اکیلا ہی عالم بشریت کی عمریں اور ان کے ارواح قبض ہونے کی جگہوں کو جانتا ہے اس کے علاوہ کوئی انسان یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور نہ ہی کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کونسی سرزمین میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (لقمان : ۳۴)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان کے بعض صحابہ ؓ و اہل بیت ؓ اور ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض دشمنوں کی موت کی کیفیت اور وقت سے آگاہ کر دیا تھا اور آپؐ نے اس کی خبر دے دی تھی اور اس کا تحقق آپ ﷺ کی نبوت کی بُرہان اور رسالت کی دلیل ثابت ہوئی کیونکہ کسی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ از خود اس چیز کو پہچانے اور اس کی پیش گوئی کرے اِلّا یہ کہ اسے علام الغیوب اس بات کی اطلاع دے دے۔

عشرہ مبشرہ میں سے چھ صحابہ کی شہادت کی پیش گوئی

اور ان خبروں میں روزِ روشن کی طرح آشکار خبر حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ہے اور یہ کہ ان کی موت شہادت کی صورت میں ہوگی اور وہ عام لوگوں کی موت کی طرح بستروں یا دیگر چیزوں پر نہیں ہوگی۔

حضرت رسول کریم ﷺ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم جبل حراء پر چڑھے تو پتھر نے حرکت کی۔ آپؐ نے فرمایا۔((اِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ اِلاَّ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ)) ◆

"اے پہاڑ پرسکون ہو جا تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔"

چنانچہ اس حدیث میں آپؐ نے اپنے نبی ہونے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صدیق ہونے اور عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، اور زبیر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر دی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت رسول کریم ﷺ کے معجزات بیان ہوئے ہیں۔ ان سے ایک تو اس بات کی خبر کہ حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی تمام شہادت کی موت سے سرفراز ہوں گے چنانچہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم ظلماً شہید کیے گئے چنانچہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی شہادتوں کے واقعات مشہور ہیں اور حضرت زبیرؓ جنگ جمل سے کنارہ کش ہو کر واپس جا رہے تھے کہ بصرہ کی وادی سباع

◆ مسلم (۲۴۱۷)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شہید کر دیئے گئے اور اسی طرح حضرت طلحہؓ اسی جنگ سے دست کش ہو کر جا رہے تھے کہ انہیں ناگہانی تیر نے شہید کر دیا اور اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ جو ظلماً مارا گیا وہ شہید ہے۔ ◆

حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک اور مرتبہ بھی شہادت کی بشارت سنائی، اس مرتبہ آپؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا تو فرمایا: تیرا لباس نیا ہے یا دھلا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نیا نہیں بلکہ دھلا ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا نیا لباس پہن اور قابل تعریف زندگی بسر کر اور شہید ہو کر فوت ہو۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے آپؐ نے فرمایا، انہیں ملعون ابولؤلؤ مجوسی نے ۲۳ھ میں مسجد نبوی کے اندر شہید کر دیا اس وقت آپؓ نماز صبح میں مسلمانوں کی امامت کروا رہے تھے۔

چنانچہ آپؓ کی شہادت، حضرت نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کا مصداق اور آپؐ کی نبوت و رسالت کی علامتوں میں سے علامت بن گئی۔

جبکہ دوسرے مظلوم شہید حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپؓ کو حضرت نبی کریم ﷺ نے شہادت کی بشارت سنائی تھی اور آپؓ کو خبر دی تھی کہ وہ فتنہ کے دوران ہو گئی اور آپؐ نے ان کو اس پر صبر کی تلقین کی تھی اور یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ کے اندر اریس کے کنویں پر بیٹھے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھٹ کھٹایا میں نے پوچھا، کون؟ اس نے جواب دیا عثمان، میں نے کہا، ٹھہریئے۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا اور آپؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا، اسے اجازت دو اور انہیں ایک مصیبت میں گھر جانے پر جنت کی بشارت دو۔

◆ شرح نووی علی صحیح مسلم (۱۵/ ۱۹۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ داخل ہو جاؤ اور تجھے رسول اللہؐ نے ایک مصیبت میں گھر جانے پر جنت کی بشارت دی ہے۔ ❶

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا۔ اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ❷

یعنی آپؓ حضرت نبی کریم ﷺ کی دی ہوئی جنت کی بشارت پر اللہ کی تعریف کی اور مصیبت میں گھر کر شہید ہوتے وقت اللہ سے ثابت قدم رہنے کی دعا کی۔

حضرت نبی کریم ﷺ کے فرمان ((اِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ)) میں تیسرا مبشر بالجنہ صحابی حضرت ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔ ان کو حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک اور حدیث میں خبر دی تھی کہ تجھے ایک بدبخت انسان کنپٹی پر تلوار کی ضرب سے شہید کر دے گا۔

ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شدید بیمار ہو گئے تو ابوسفان الدؤلی آپ کی بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوا اور کہا اے امیر المومنین ہم تو آپ کی اس بیماری کی وجہ سے آپ کے متعلق ڈر گئے۔ حضرت امیر المومنین نے جواباً ارشاد فرمایا۔ لیکن اللہ کی قسم میں تو اس بیماری کی وجہ سے اپنی زندگی کے بارے میں خوف زدہ نہیں ہوا کیونکہ میں صادق و مصدوق نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے بارے میں سن چکا ہوں کہ تو ایک وار یہاں اور ایک وار یہاں (اور آپؓ نے دونوں کنپٹیوں کی طرف اشارہ کیا) لگنے سے زخمی ہوگا اور ان سے اتنا خون جاری ہوگا کہ تیری داڑھی تر ہو جائے گی اور تیرا قاتل قوم ثمود کے بدبخت جیسا ہوگا جس نے ناقۃ اللہ کی ٹانگیں کاٹ دی تھیں۔ ❸

اس حدیث رسول ﷺ کی وجہ سے حضرت علیؓ اپنی بیماری کی وجہ سے موت سے نہیں ڈرتے تھے اور آپ کی زبان حضرت عبداللہ بن رواحہ کے اشعار گنگنا رہی

---

❶ مسند احمد ح (۵۲۶۳)۔ ابن ماجہ ح (۳۵۵۸)

❷ بخاری ح (۳۶۷۴)

❸ مستدرک (۳/ ۱۲۲) طبرانی کبیر ح (۱۷۳) ہیثمی نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔

وَفِینَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَتْلُوْا کِتَابَہٗ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الصُّبْحِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا
بِہٖ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

''اور ہم میں اللہ کا رسول ﷺ ہے جو پو پھوٹنے تک تہجد میں اس کی کتاب کی تلاوت کرتا رہتا ہے۔''

اس نے ہمیں تاریکی سے نکال کر راہ ہدایت پر گامزن کر دیا چنانچہ ہمارے دل اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ ہو کر رہے گا۔

سیدۃ نساء العالمین کے کان میں اپنی رحلت کی پیش گوئی

حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ آپ کی طرف پیدل چل کر آ رہی ہیں، حضرت رسول اللہ ﷺ انہیں فرماتے ہیں میری لخت جگر کا آنا مبارک ہو۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اتنا کہنے کے بعد آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا اور پھر ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں پھر آپ نے اُن کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ مسکرا دیں۔ تو میں نے ان سے کہا میں نے آج کے دن جیسی کوئی خوشی نہیں دیکھی جو غم سے قریب تر ہو، بتائیں آپ کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا۔

میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء کرنے والی نہیں۔

جب حضرت نبی کریم ﷺ رفیق اعلیٰ کے ہاں چلے گئے تو میں نے ان سے پھر پوچھا تو انہوں نے فرمایا، آپ نے میرے کان میں یہ بات کہی تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ ہر سال قرآن کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ دور کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب ہے اور تو میرے گھرانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے پہلی خاتون ہوگی جو مجھ سے ملے گی۔ تو میں رو پڑی پھر آپؐ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں یا مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی تو میں اس خوشخبری پر مسکرا دی۔ ❶

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ انہوں نے فرمایا، اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ اپنی اس بیماری (جس میں آپؐ فوت ہوئے تھے) اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے، تو میں رو پڑی، پھر آپؐ نے مجھ سے سرگوشی کی اور مجھے خبر دی کہ تو میرے گھرانے میں سب سے پہلے میرے پیچھے آئے گی، تو میں مسکرا پڑی۔ ❷

اس حدیث میں حضرت رسول کریم ﷺ تین غیبی امور کی خبر دے رہے ہیں۔ **ایک** تو اپنی اجل کے قریب ہونے کی خبر اور آپؐ اس سال فوت ہو گئے۔ **دوم** اپنی وفات کے بعد حضرت فاطمہ کے زندہ رہنے کی خبر اور اس بات کی خبر بھی کہ وہ آپؐ کے گھرانے میں سب سے پہلے آپؐ سے ملے گی چنانچہ وہ آپؐ کے سانحہ ارتحال کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں تو وہ آپؐ کے گھرانے میں سب سے پہلے آپؐ سے ملیں **سوم** یہ کہ وہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آپؐ کا روشن ترین معجزہ بلکہ دو معجزے ہوئے چنانچہ آپؐ نے اپنے بعد ان کے زندہ رہنے کی خبر دی اور اس بات کی بھی کہ وہ آپ کے اہل بیت میں سب پہلے آپؐ سے ملیں گی اور ایسے ہی ہوا اور وہ سب سے پہلے آپ کو ملنے پر مسرور ہوئیں۔ ❸

اُم المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی مکہ سے باہر وفات کی پیش گوئی

آپ کی نبوت کی صداقت کے دلائل میں سے ایک دلیل حضرت میمونہ بنت

---

❶ بخاری ح (۳۶۲۴)۔ مسلم ح (۲۴۳۵)

❷ بخاری ح (۳۶۲۶)۔ مسلم ح (۲۴۵۰)

❸ شرح نووی (۱۲/ ۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارث ام المؤمنین کے متعلق آپ کا پیش گوئی کرنا ہے کہ وہ مکہ میں فوت نہ ہوگی۔

چنانچہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں بیمار ہوئیں اور بیماری شدید تر ہوگئی تو انہوں نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کہ مجھے مکہ سے باہر لے جاؤ میری موت مکہ میں نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی تھی میں مکہ میں فوت نہیں ہوں گی۔

چنانچہ انہوں نے آپؓ کو اٹھایا اور سرف کے اس درخت کے نیچے لے آئے جہاں رسول اللہ ﷺ اُن سے نکاح کے بعد ان پر داخل ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ وہاں فوت ہوئیں اور وہیں دفن ہوئیں ان کی قبر آج بھی مکہ کے نواحی محلے نواریہ میں معروف ہے ان کی وفات مکہ سے باہر ہوئی بعینہٖ اسی طرح جیسے ناطق بالوحی نے دی تھی۔ [1]

سیدنا ابوعبداللہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی پیش گوئی

اور ان لوگوں میں سے جن کی شہادت کی پیش گوئی حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی آپؐ کے نواسے اور اہل جنت کے پھول سیدنا حضرت حسین بن علی بن ابی طالب بھی ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کو خبر دی تھی کہ آج میرے گھر میں وہ فرشتہ آیا ہے جو پہلے کبھی نہیں آیا تھا اس نے مجھے بتایا کہ تیرا یہ بیٹا حسین شہید ہوگا اگر تم چاہو تو میں اس سرزمین کی مٹی تمہیں دکھا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی۔ چنانچہ سیدنا حسین عراق کی سرزمین کربلا میں ۶۰ھ کو شہید ہوئے۔

بھلا کس ذات نے آپ کو بتایا کہ حضرت حسین شہید ہوں گے اور کس نے آپ کو ان کے مقتل کی مٹی دکھائی تھی بدیہی جواب ہے کہ اللہ علیم وخبیر ذات نے۔

اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کی پیش گوئی

اور اس سے زیادہ تعجب انگیز پیش گوئی ایک عورت کی شہادت کے متعلق ہے اور وہ عورت تھی اُم ورقہؓ بنت عبداللہ بن حارث حضرت رسول کریم ﷺ ہر جمعہ اس کے ہاں تشریف لے جاتے تھے اور اُسے شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے، آپؐ فرماتے آؤ

[1] ابویعلی ۷۱۱۱۔ بخاری تاریخ کبیر (۲۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم شہیدہ سے ملاقات کریں، اس نام سے پکارنے کا سبب یہ بنا کہ ایک دن اس نے درخواست کی کہ اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ کیا آپؐ مجھے اجازت نہیں دیتے کہ میں بھی آپؐ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلوں، میں آپؐ کے مریضوں کی تیمارداری کروں گی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت عطا فرمائے۔

آپؐ نے فرمایا تو گھر میں ٹھہری رہ، اللہ تعالیٰ تجھے شہادت عطا فرمائے گا۔

چنانچہ اسے یہ شہادت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نصیب ہوئی۔ اس نے اپنی ایک لونڈی اور ایک غلام کو مدبر کر دیا تھا کہ یہ دونوں اس کی وفات کے بعد آزاد ہوں گے، ان دونوں نے جب دیکھا کہ عرصہ گزر گیا ہے اور یہ فوت ہی نہیں ہو رہی تو انہوں نے اسے کمبل میں دبا کر قتل کر دیا تو حضرت نبی کریم ﷺ کی بشارت کے مطابق اس کی موت شہادت ثابت ہوئی۔ ◆

دیکھیے حضرت نبی کریم ﷺ نے کس جزم کے ساتھ اس کی موت شہادت کی خبر دی اور وہ دھوکے سے قتل ہوئی حالانکہ یہ معاملہ عورتوں کے ساتھ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے، لہٰذا یہ پیش گوئی بھی آپؐ کی نبوت و رسالت کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی تنہائی میں وفات کی پیش گوئی

حضرت رسول کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کی سست رفتاری کی وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں چنانچہ وہ اونٹ سے اپنا سامان اتار کر خود اٹھا لیتے ہیں اور پیدل چل پڑتے ہیں تا کہ وہ تبوک میں حضرت رسول کریم سے مل سکیں، ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیچھے رہ جانے والے ساتھیوں کے متعلق باہم پوچھ گچھ کر رہے ہیں کہ انہیں دور سے کوئی آدمی آتا معلوم ہو رہا ہے اور وہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کوئی آدمی راستے پر پیدل آتا دکھائی دے رہا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں وہ ابوذر ہو سکتا ہے، جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے غور سے دیکھا تو عرض

◆ مسند احمد (۲۶۵۳۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ، واللہ، وہ ابوذر ہی ہے۔

آپ فرماتے ہیں اللہ ابوذر پر رحم فرمائے وہ اکیلا چل رہا ہے اکیلا فوت ہو گا اور اکیلا اُٹھے گا۔ حضرت رسول کریم ﷺ اس کے اپنی طرف آنے سے پہلے ہی وحی الٰہی کے ذریعے اس بات کی خبر دے دی کہ وہ ابوذر ہے مزید برآں یہ بھی بتادیا کہ جس طرح وہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ کر اکیلا آ رہا ہے اس طرح وہ ان سے بچھڑ کر تنہائی کی حالت میں فوت ہوگا اور پھر وہ اسی جگہ سے اکیلا ہی اُٹھے گا۔

حضرت رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی سچ ثابت ہونے کی خاطر دن گذرتے گئے۔ ربذہ میں ابوذر کی وفات کا وقت قریب آ گیا۔ انہوں نے اپنی بیوی اور غلام کو وصیت کردی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دے کر کفن دینا اور اٹھا کر سرراہ رکھ دینا اور اولاً گذرنے والے قافلے سے کہنا کہ یہ ابوذر ہے۔

جب وہ فوت ہو گئے تو انہوں نے آپ کی وصیت پر عمل کیا تو اہل کوفہ سے ایک وفد اس راستے پر آتا دکھائی دیا ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود بھی تھے چونکہ یہ قافلہ تیز تیز آ رہا تھا اس لیے اسے پتہ نہ چلا حتیٰ کہ وہ ابوذر کی چارپائی پر آ گئے اور قریب تھا کہ ان کی سواریاں ان کی چارپائی کے اوپر سے گذر جائیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے انہیں پہچان کر رونا شروع کردیا اور فرمایا، اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا، اللہ ابوذر پر رحم فرمائے وہ تنہا چلے گا، تنہا فوت ہوگا اور تنہا اُٹھے گا۔

چنانچہ وہ اپنی سواری سے اترے اور (ان کا جنازہ پڑھا کر) انہیں دفنانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ ❶

ایک روایت میں ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ام ذر رضی اللہ عنہا رونے لگیں، آپ نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے عرض کی کہ میں کیوں نہ روؤں تم صحراء میں فوت ہو رہے ہو اور تجھے کفنانا اور دفنانا بھی ضروری ہے اور میرے

❶ حاکم ۳/ ۵۲۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر سند حسن (۵/ ۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس تو ایسا کپڑا بھی نہیں جو تیرے کفنانے کے لیے کافی ہو؟

آپؓ نے فرمایا مت رو اور اس بات پر خوش ہو جا کہ میں نے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک آدمی صحراء میں فوت ہوگا اور اس کے جنازے میں مومنین کا ایک قافلہ شامل ہوگا اور صورتحال یہ ہے کہ اس مجلس کے افراد میں سے ہر کوئی فرد یا تو بستی میں فوت ہوا یا لوگوں کی جماعت میں اور باقی میں ہی بچا ہوں جو صحراء میں فوت ہو رہا ہوں۔ اللہ کی قسم نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میں جھٹلایا گیا۔ ◆[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ان لوگوں کے آنے کی بشارت دے دی جو ان کے دفن میں اس کی مدد کریں گے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے متعلق خبر دی تھی جو صحراء میں فوت ہوگا کہ اس کے کفن دفن میں مومنین کی ایک جماعت شمولیت کرے گی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اپنے بارے میں یقین کر لینا کہ وہ آدمی میں ہی ہوں، کو اسی حدیث رسول ﷺ نے محقق کیا کیونکہ باقی لوگ جو اس ارشاد نبوی کے وقت موجود تھے وہ لوگوں کی موجودگی میں فوت ہوئے یا بستیوں میں فوت ہوئے اور سوائے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اور کوئی نہ بچا تھا۔ بتائیے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ابوذر غفاری کے تنہائی میں فوت ہونے کی کس نے خبر دی؟ اور کس ذات نے آپ کو خبر دی کہ مومنوں کی ایک جماعت اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہوگی؟ بدیہی جواب ہے کہ اسی عَالِمُ الْغَیبِ وَالشَّهَادَة نے جو علیم و خبیر ذات ہے۔

شاہ حبشہ کی وفات کی خبر کی پیش گوئی

حضرت نبی کریم ﷺ کا سرزمین حبشہ میں نجاشی کی موت کی خبر دینا بھی آپ کی

◆ مسند احمد (۲۰۸۶۵) ابن حبان (۶۶۷۰) حسنه الالبانی صحیح ترغیب والترھیب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کے دلائل میں سے ہے کیونکہ اس دور میں اگر یہ خبر اونٹ یا گھوڑ سواروں کے ذریعے پہنچتی تو ایک مہینہ لگ جاتا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

((نَعَى رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعاً)) ❶

''کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی حبشہ کی موت کی خبر، اسی دن دے دی جس دن وہ فوت ہوا چنانچہ آپؐ باہر نکلے اور ان کی نماز جنازہ کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں۔''

امام مبارکپوری فرماتے ہیں اس حدیث میں نبوت محمدیہ کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے وہ یہ کہ آپؐ نے صحابہ کرام کو اسی دن ہی اس کی موت کی خبر سنادی جس دن وہ فوت ہوا حالانکہ حبشہ اور مدینہ کے درمیان بہت سی مسافت تھی۔ ❷

کفار قریش کے میدان بدر میں قتل کی پیش گوئی

جنگ بدر سے ایک دن قبل حضرت نبی کریم ﷺ میدان جنگ کا جائز لینے گئے اور آپؐ مشرکین کے قتل ہونے کی جگہوں کی طرف اشارہ کرتے اور فرماتے یہ فلاں کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپؐ اپنا ہاتھ زمین پر یہاں اور یہاں رکھتے۔

چنانچہ ان میں کوئی مشرک آپؐ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے (ایک ہاتھ برابر بھی) آگے پیچھے نہ ہوسکا۔ ❸

یہ حدیث بھی علامات اور معجزات نبوت میں سے ہے کیونکہ آپؐ نے ان کے سرغنوں کے مقتل اور جگہ کی خبر دے دی تھی اور جیسے آپؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا۔

---

❶ بخاری ح (۱۲۵۴)

❷ تحفۃ الاحوذی ۴/ ۱۱۵۔

❸ مسلم ح (۱۷۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار مکہ امیہ بن خلف کے قتل کی پیش گوئی

حضرت نبی کریم ﷺ نے اس بات کی خبر دی کہ مسلمان حضرت بلال حبشی کو (اذیتیں دینے والے) امیہ بن خلف کو قتل کرنے والے ہیں۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت سعدؓ بن معاذ انصاری، امیہ بن خلف کے دوست تھے اور جب کبھی امیہ بن خلف کا مدینہ جانا ہوتا تو وہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے پاس ٹھہرتا اور جب کبھی حضرت سعدؓ بن معاذ مکہ مکرمہ آتے تو وہ امیہ بن خلف کے ہاں قیام کرتے۔

جب حضرت رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کی غرض سے مکہ آئے اور امیہ کے پاس ٹھہرے، ایک دن حضرت سعدؓ نے امیہ سے کہا۔ بخدا میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مسلمان تجھے قتل کرنے والے ہیں۔

امیہ نے کہا: مکہ کے اندر؟

حضرت سعدؓ نے فرمایا: یہ میں نہیں جانتا۔

یہ بات سن کر اُمیہ بڑا خوف زدہ ہوا، اور اپنے گھر لوٹ آیا اور اپنی بیوی سے کہا، اے صفوان کی ماں، تو نے کچھ سنا جو سعد بن معاذ نے مجھے بتایا؟

اس نے پوچھا، اس نے تجھے کیا بتایا۔

اُمیہ نے کہا، سعد نے مجھے بتایا کہ محمد ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھ (امیہ) کو قتل کریں گے۔ میں نے اس سے پوچھا مکہ میں؟ تو اس نے جواب دیا یہ میں نہیں جانتا۔ چنانچہ امیہ نے کہا کہ میں مکہ سے نہیں نکلوں گا۔

جس دن جنگ بدر کے لیے میدان سجنا تھا تو ابوجہل نے لوگوں کو تجارتی قافلے کی حفاظت کیلئے گھروں سے باہر آنے کو کہا۔ تو امیہ کو دھڑکا لگا اور اس نے مکہ سے باہر جانے سے انکار کر دیا۔ ابوجہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ابوصفوان! تو اس وادی کا سردار ہے جب لوگ تجھے گھر بیٹھا دیکھیں گے تو وہ بھی نہیں نکلیں گے۔ ابوجہل اس پر مسلسل زور دیتا رہا اور بالآخر اسے نکلنے پر آمادہ کر لیا۔ امیہ نے کہا اگر تو مجھے مجبور کرتا ہے۔ تو میں مکہ کے اونٹوں میں سے بہترین اونٹ خریدوں گا۔

بعدازاں اُمیہ نے اپنی بیوی اُم صفوان سے کہا میرا سامان سفر تیار کر تو اس نے کہا: کیا تجھے اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئی ہے؟

اس نے کہا: نہیں، لیکن میں ایسا کروں گا کہ ان سے ذرا ہٹ کر بیٹھا کروں گا (اور جب خطرہ معلوم کروں گا تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر فرار ہو جاؤں گا)

چنانچہ وہ ان کے ساتھ نکل پڑا اور جہاں کہیں اترتا اپنے اونٹ کا زانو باندھ کر رکھتا یہاں تک کہ اللہ نے اسے مقام بدر میں قتل کر دیا۔ [1]

کیا یہ بات تعجب انگیز نہیں کہ امیہ کو حضرت رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی کی سچائی پر یقین تھا اور وہ اس بات سے ڈرتا بھی تھا۔

وہ صادق و مصدوق نبی مکرمؐ کی بات کو جھٹلا بھی کیسے سکتا تھا کیونکہ وہ آپؐ کے بچپن سے لے کر جوانی تک آپؐ کی سچائی کا مشاہدہ کر چکے تھے۔

سچ فرمایا، رب العالمین نے کہ:

﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ﴾

(انعام : ۳۳)

''یقیناً وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ ظالم، اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔''

ابولہب ہاشمی قریشی کے کفر پر مرنے کی پیش گوئی

اور ایسے غیبی امور کی خبروں میں چند خبریں جو حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت و رسالت پر دلالت کرتی ہیں، آپ کا بعض ایسے لوگوں کے بُرے خاتمہ کی خبر دینا ہے

[1] بخاری ح ۳۹۵۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے متعلق گمان تھا کہ وہ اسلام میں داخل ہوں گے یا ان کا اسلام پر خاتمہ ہوگا۔

چنانچہ آپؐ نے اپنے چچا ابولہب اور اس کی بیوی کے کفر پر فوت ہونے کی خبر دی اور آپؐ نے یہ خبر نص جلی کے ساتھ دی کہ یہ دونوں کفر پر اڑے رہیں گے اور کفر پر ہی ہلاک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○﴾

"ابولہب کے ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو۔ نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اس کی بیوی جو سر پر ایندھن اٹھائے پھرتی ہے۔ اس کے گلے میں مونج کی رسی ہو گی۔"

غور کیجیے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے کتنے جزم کے ساتھ اپنے چچا کی گمراہی کی خبر دی حالانکہ وہ آپؐ کا سب لوگوں سے زیادہ قریبی تھا اور اس کے اسلام کی طرف میلان کا گمان بھی کیا جا سکتا تھا۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر ہوا تھا؟

امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ علماء نے کہا ہے کہ اس سورۃ میں روشن معجزہ بیان ہوا ہے اور یہ نبوۃ محمدیہ پر واضح برہان ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○﴾

نازل ہوا تو آپؐ نے ان دونوں کی بدبختی اور ان کے ایمان نہ لانے کی خبر دے دی اور ان دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دینے کا اہتمام نہ کیا نہ ظاہراً نہ باطناً (نہ پوشیدہ نہ علانیہ) تو یہ خبر آپ کی آفتاب نیم روز کی طرح آشکار ہو کر نبوت کے قوی ترین باطنی دلائل میں داخل ہوگئی۔ [1]

---

[1] تفسیر ابن کثیر ۴/ ۳٦٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مجاہد کے جہنمی ہونے کی پیش گوئی

اس طرح آپؐ کی نبوت کے دلائل میں سے ایک آدمی کے برے خاتمہ کی خبر دینا بھی ہے۔

یہ آدمی مسلمانوں کے ساتھ مل کر بڑی ثابت قدمی سے دادِ شجاعت دے رہا تھا۔ اس کے متعلق سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپؐ نے ایک مدعی اسلام آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ اہل دوزخ میں سے ہے۔

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میدان جنگ سجا تو اس آدمی نے بڑی سخت جنگ لڑی اور وہ زخمی ہوگیا، حضرت رسول کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ جس شخص کے بارے میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہے اس نے تو آج شدید جنگ کی ہے اور وہ فوت ہوگیا ہے آپؐ نے فرمایا وہ جہنم میں گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے چنانچہ وہ ابھی اسی حال میں کھڑے تھے کہ خبر آئی وہ فوت نہیں بلکہ شدید زخمی ہوا ہے جب رات ہوگئی تو زخموں کی تکلیف نے اسے بے صبر کر دیا اور اس نے خودکشی کر لی۔ جب حضرت نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر اشھدانی عبداللہ ورسولہ پھر آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جنت میں سوائے مسلمان (مرد و عورت) کے اور کوئی نہ جائے گا اور اللہ اس دین کی تائید فاجر آدمی سے بھی کرائے گا۔ [1]

شیخین (بخاری و مسلم) نے حضرت سہل بن سعد ساعدی کے حوالے سے قزمان نامی شخص کا قصہ بھی اسی نوعیت کا بیان کیا ہے، وہ روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی مشرکین سے جنگ ہوئی اور اصحابِ رسول ﷺ میں ایک قزمان نامی آدمی، دشمن کے ہر

---

[1] بخاری ح (۳۶:۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی اور غیر معمولی بہادر کے پیچھے پڑ کر اسے اپنی تلوار سے اڑا دیتا اور چرچا ہونے لگا کہ آج ہم میں سے کوئی آدمی بھی قزمان جیسی لڑائی نہ لڑ سکا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اہل النار میں سے ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ نکل پڑا جہاں کہیں وہ کھڑا ہوتا یہ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا اور جہاں کہیں وہ تیز ہوتا یہ بھی اس کے ساتھ تیز ہو جاتا حضرت سہل کہتے ہیں کہ وہ شدید زخمی ہو گیا اور اس نے موت کو جلدی حاصل کرنے کے لیے اپنی تلوار کو زمین پر کھڑا کر کے اس کی نوک پر اپنا وزن ڈال کر خودکشی کر لی اس کے بعد وہ آدمی جو اس کے ساتھ ساتھ تھا وہ حضرت رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا۔

((اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه))

آپ نے فرمایا وہ کیسے؟

اس نے اس شخص کی خودکشی کا واقعہ سنایا تو اس موقعہ پر آپؐ نے فرمایا، بسا اوقات کوئی آدمی لوگوں کی نگاہوں میں جنتیوں والے اعمال کرتا ہے اور وہ اہل النار میں سے ہوتا ہے اور بسا اوقات کوئی آدمی لوگوں کے خیال میں جہنمیوں والے اعمال کرتا ہے اور وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔ [1]

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے آپؐ کا مغیبات کی خبر دینا ثابت ہوا اور یہ آپؐ کے روشن معجزات میں سے ہے۔ [2]

ایک منافق کی موت کی پیش گوئی

ایک دفعہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرام سفر سے واپس آ رہے تھے کہ اتنی شدید آندھی آئی جو قریب تھا کہ کسی سوار کو دفن کر دے۔

آپؐ نے فرمایا، یہ آندھی ایک منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے۔

---

[1] بخاری ح (۲۷۴۲)۔ مسلم ح (۱۱۲)

[2] فتح الباری (۷/ ۵۴۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپؐ مدینہ تشریف لے آئے واقعی منافقوں میں سے ایک عظیم منافق مر چکا تھا۔ ❶

امام نووی رحمہ اللہ اس آندھی کے بارے میں فرماتے ہیں۔اس کو سزا دینے کے لیے اور اس کی موت کی نشانی بتانے کے لیے اور بندوں اور شہروں کو اس سے نجات دلانے کے لیے۔ ❷

یہ متواتر روایات اپنے معنی و مراد کے اعتبار سے حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کی دلیل ہیں اور اس حقیقت پر دلالت کرتی ہیں کہ آپؐ اپنے رب کی طرف سے بعض مغیبات پر وحی کے ذریعے مؤید تھے قرآن کریم ﷺ میں ہے۔

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا لِيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا﴾

(الجن)

”وہ غیب (کی بات) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا، ہاں جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اس (کو غیب کی باتیں بتا دیتا ہے) اور اس کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے تا کہ معلوم کرے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں اور اس نے ان کی سب چیزوں کو ہر طرف سے قابو کر رکھا ہے اور ایک ایک چیز گن رکھی ہے۔“

حضرت حسان بن ثابتؓ نے کیا خوب کہا ہے :

نَبِيٌّ يَرَىٰ مَالَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ
وَيَتْلُوا كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٖ
فَإِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ
فَتَصْدِيقُهَا فِي ضَحْوَةِ الْيَوْمِ أَوْغَدٖ

---

❶ مسلم ح (۲۷۸۲)

❷ شرح نووی (۶/ ۱۴۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایسا نبی ہے جو وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے ارد گرد بیٹھے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہر مجلس میں قرآن پڑھتا نظر آتا ہے اگر وہ کسی دن کسی پوشیدہ معاملے کی خبر دے دے تو اس کی تصدیق طلوع آفتاب کے بعد یا اگلے دن ہو جاتی ہے۔

غلبۂ روم کی پیش گوئی

تیسری صدی ہجری کے مشہور محدث امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فاتح مصر حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں بیان کیا کہ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ کہ "قیامت سے قبل یورپی اقوام کا دنیا میں زور ہو جائے گا" تو انہوں نے حضرت مستورد قرشی کی طرف حیرت سے دیکھ کر کہا۔ اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ "اپنی کہی ہوئی بات پر غور کرو (کیا واقعی ایسا ہو جائے گا؟) انہوں نے کہا: میں نے تو وہی بات کہی ہے جو میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ یہ سن کر۔ حضرت عمرؓ بن العاص نے فرمایا اگر تو یہ بات کہتا ہے تو پھر ان میں چار خصلتیں ہیں گی (۱) وہ فتنہ کے وقت سب لوگوں سے بڑھ کر حلیم الطبع یعنی وہ مصیبت کو حوصلے سے برداشت کرنے والے ہیں (۲) وہ مصیبت کے بعد جلد سنبھل جانے والے ہیں (۳) وہ فرار کے بعد جلد حملہ کرنے والے ہیں (۴) وہ مسکینوں، یتیموں، کمزوروں کے حق میں بہتر گے اور پانچویں خوبی ان میں یہ ہو گی کہ وہ ڈکٹیٹروں کو ظلم سے روکنے میں پیش پیش ہوں گے۔ [1]

حضرت مستورد نے یہ نبوی پیش گوئی اس وقت بیان کی جب مسلمان عراق و شام، مصر و ایران، خراسان و سوڈان وغیرہ ممالک کو فتح کر کے اسلام میں داخل کر چکے تھے اور عقل و قیاس کے نزدیک شکست خوردہ عیسائیوں کے غلبے کی پیش گوئی کا کوئی ظاہری امکان بھی نہ تھا اور پھر بعد میں ایسا بھی ہوا کہ مسلمانوں نے ہسپانیہ و مراکش

[1] مختصر صحیح مسلم للمنذری ص ۵۳۶ حدیث ۲۰۲۶ طبعه المکتب الاسلامی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزائر و تیونس، قسطنطینیہ اور اٹلی اور ہند کو فتح کر لیا اور بیک وقت تین براعظموں ایشیا، افریقہ و یورپ پر اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے لیکن پھر یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور یورپی اقوام (فرانسیسی، اطالوی، پرتگالی، برطانوی اور یورپی نژاد امریکن) مسلمانوں پر غالب آ گئیں اور ابھی تک ان کا تمام اقوام پر زور جاری ہے۔ اس حدیث سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ اہل روم یعنی انگریز اقوام قیامت سے قبل اسلام قبول کر لیں گی اور آج کل یورپ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اہل اسلام ان کی اسمبلیوں کے رکن بن چکے ہیں اور اندازہ کیا جا رہا ہے کہ ۲۰۲۱ء تک فرانس کا سب سے بڑا مذہب اسلام ہو گا، اگرچہ امریکی اقوام امریکہ کے باہر کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کر رہی ہیں لیکن اپنے ممالک کے اندر تبلیغ اسلام پر پابندی نہیں لگا رہیں اور پھر باہر کے مسلمانوں کی تباہی ان کے اعمال سیہ کی شامت کے طور پر بھی ہے کیونکہ ہمارے ملکوں کے لوگ ڈالر اور یورو کے حصول کے لیے اپنی مائیں بہنیں بھی بیچ رہے ہیں۔

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوازدھم

حضرت رسول کریم ﷺ کا اپنی امت کی فتوحات کی خوش خبریاں دینا

تمہید

ایسے غیبی امور جن کا وقوع حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے وہ یہ ہیں کہ آپؐ نے کئی مرتبہ اسلام کے پھیل جانے اور دیگر ادیان پر اس کے غالب آجانے اور دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ جانے کی خبر دی ہے اور یہ ایک ایسا غیبی امر ہے کہ اس میں ظن اور تخمین کی گنجائش نہیں کیونکہ ایسی خبر یا تو جھوٹی ہوتی ہے جو کسی مدعی نبوت کی زبان سے نکلتی ہے یا وہ خبر سچی ہوتی ہے جو اللہ کی طرف سے وحی کے ذریعے دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو مستقبل کے واقعات اور خبروں کو جانتا ہے۔

قرآن وسنت میں اس حقیقت کے بہت سے دلائل ہیں ان میں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (توبہ: ۳۳)

”اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے اگرچہ کافر لوگ برا سمجھیں۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت نے سچ فرمایا اس کا دین غالب ہوا اور اس کا نور پورا ہوا اور اس کا دین، عظیم بن گیا۔

پہلی خوشخبری

حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی امت اور اس کی سلطنت کی پیش گوئی فرمائی (حدیث پاک میں ہے)

((إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَ إِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَ أُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) [1]

"بے شک اللہ نے میرے لیے زمین کو لپیٹا تو میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو دیکھ لیا اور بیشک میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک وہ میرے لیے لپیٹی گئی اور مجھے سرخ اور سفید رنگ کے دو خزانے دے دیئے گئے۔"

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں روشن معجزات کا بیان ہے جو بحمداللہ تمام کے تمام اسی طرح واقع ہوئے جس طرح آپ ؐ نے ان کے متعلق خبر دی دو خزانوں سے مراد سونا اور چاندی ہے یعنی کسریٰ اور قیصر کے خزانے جو عراق اور شام کے باوشاہوں کے تصرف میں تھے۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے اس امت کی سلطنت زیادہ تر مشرق اور مغرب کی جہتوں کی طرف پھیلے گی اور اسی طرح ہی ہوا (یعنی آپ کی امت کی فرمانروائی انڈونیشیا سے لے کر ہسپانیہ تک پہنچ گئی) جبکہ جنوب اور شمال کی جہتوں کی طرف، مشرق اور مغرب کی جہتوں کی نسبت کم پھیلے گی۔ [2]

---

[1] مسلم ح (۲۸۸۹)

[2] شرح نووی (۱۸/ ۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ نے آپ کو آپ کے دین کی وسعت اور آپ کے بعد آپ کے متبعین اور آپ کی امت کی روم و فارس وغیرہ ملکوں پر سرداری دکھادی۔

دوسری خوش خبری

اس عظیم پیش گوئی کی طرح بلکہ اس سے بھی عظیم تر پیش گوئی آپ کی یہ ہے کہ آپ کا دین زمین کے دور دراز گوشوں تک پھیل جائے گا آپ کے الفاظ میں آپ کا فرمان اس طرح ہے:

((لَیَبْلُغَنَّ ھٰذَا الْاَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَلَا یَتْرُكُ اللّٰهُ بَیْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِعِزِّ عَزِیْزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِیْلٍ عِزًّا یُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الإِسلام وَذُلًّا یُذِلُّ اللّٰه به الکفر)) ❶

”یہ دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک دن کی روشنی اور رات کی تاریکی پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کوئی ایسا دیہاتی یا شہری گھر نہ چھوڑے گا جس میں وہ اس دین کو داخل نہ کرے، عزت دار گھر کی عزت کے لیے اور ذلت والے گھر کی ذلت کے لیے، عزت دار کو، اللہ اسلام کے ساتھ عزت عطا فرمائے گا اور ذلیل وخوار کو اللہ (اس سے کفر کی وجہ سے) ذلیل وخوار کرے گا۔“

حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ اس پیش گوئی کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ میں نے یہ بات اپنے گھرانے میں معلوم کرلی ان میں سے جو مسلمان ہو گیا اسے خیر، شرف اور عزت نصیب ہوئی اور جو کوئی کافر رہا اسے ذلت وخواری نصیب ہوئی اور اسے جزیہ دینا پڑا اب ہم چند فتوحات کا تذکرہ کرتے ہیں جن کی آپ نے بشارت عطا فرمائی اور وہ آپ کی زندگی یا آپ کی وفات کے بعد پوری ہوئیں اور آپ کی نبوت ورسالت کی دلیل بن گئیں۔

---

❶ احمد ح (۱۶۵۰۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری خوش خبری

حضرت نبی کریم ﷺ بدر کبریٰ میں نصرت کی پیش گوئی فرماتے ہیں اور اس دور میں فرماتے ہیں جس میں وہ مکہ کے اندر طرح طرح کے ظلم وعُدوان کا نشانہ بن رہے ہیں اور انہیں بدترین سزائیں دی جارہی ہیں، ان مصائب والام کی فضا میں آپؐ پر وحی الٰہی نازل ہوئی ہے اور آپؐ اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھ کر سناتے ہیں۔

﴿أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَـٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ○ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ○ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ○ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ○﴾ (القمر)

''کیا تمہارے کفار ان کافروں سے بہتر ہیں یا تمہارے لیے صحیفوں میں برأت (باز پرس سے چھوٹ) لکھی ہوئی ہے یا وہ کہتے ہیں کہ ہم سارے لوگ فتحیاب ہیں۔ عنقریب جتھے شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے بلکہ قیامت کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت دہشت ناک اور کڑوی حقیقت ہے۔''

سیدنا عمر بن خطابؓ اپنے دل میں سوچتے کون سی جماعتیں شکست کھائیں گی اور کون سے جتھے مغلوب ہوں گے جب بدر میں جنگ کا میدان لگا تو میں نے رسول اللہ کو جنگی لباس میں پر جوش انداز میں یہ کہتے ہوئے سنا ((سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ))

تو مجھے اس دن اس کا مطلب سمجھ میں آیا یہ آیت کریمہ ہجرت الی المدینہ سے چند سال قبل نازل ہوئی تھی اور یہ غزوہ بدر اور اس میں مشرکین کی درگت کا حال بیان کر رہی تھی اور ان کی شکست اور میدان جنگ سے بھاگنے کی پیش گوئی کر رہی تھی معرکۂ بدر سے قبل حضرت نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قدیم وعدہ نصرت کے پورا ہونے کا ادراک کرلیا اور آپؐ عریش میں کھڑے ہو کر اللہ سے سرگوشیوں میں مصروف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنے لگے اے اللہ میں تجھے تیرے وعدے کی قسم دیتا ہوں کہ اسے پورا فرما۔ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے۔..... پھر آپؐ عریش (چھپر) سے یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے۔

((سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝)) [1]

چنانچہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور ان کے جتھے شکست کھا گئے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اللہ نے اپنے نبی ﷺ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا اور اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

چوتھی خوش خبری

حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے آپؐ کو خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں داخل ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں چنانچہ آپؐ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو (اپنے اس خواب) کی خبر دی تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے سمجھا کہ یہ طواف اسی سال ہوگا لہٰذا انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ سامان سفر باندھا اور بیت الحرام کی تعظیم کے تقاضے پورے کر کے اس کی طرف چل دیئے، قریش نے ان کو بیت اللہ کے طواف سے روک دیا اور معاملہ صلح حدیبیہ کے معاہدے پر منتج ہوا جس کی پابندی کی بنا پر مسلمانوں کو مدینہ کی طرف لوٹنا پڑا، اس وعدے کے ساتھ کہ وہ آئندہ سال عمرہ کریں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صلح کے ضمن میں طے ہونے والی شرائط میں خسارا محسوس کیا اور بعض نے اسے اپنی خست و ذلت سمجھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ پھر کیا ہمارے مقتول جنت میں اور

---

[1] بخاری ح (۳۹۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔

تو پھر ہم اپنے دین کے بارے میں خِسّت کیوں قبول کریں؟ کیا ہم لوٹ جائیں؟ حالانکہ ابھی تک اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا۔

آپؐ نے فرمایا: اے ابن خطاب، میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا ...... اسی دوران آپؐ پر سورہ فتح نازل ہوئی، آپؐ نے یہ سورت حضرت عمر فاروق کو اول تا آخر سنا دی چنانچہ حضرت عمرؓ نے پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ؟ کیا یہ صلح فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ [1]

اور اللہ نے اس معاہدے کے بعد سورہ...... فتح کی آیات نازل فرمائیں۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کے خواب کو سچ کر دکھایا۔

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾

چنانچہ یہ آیت حضرت نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کے لیے جو بغیر طواف کیے مدینہ کی طرف لوٹ رہے تھے، باعث اطمینان بن گئی۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) [2]

"کہ مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا وما فیھا سے زیادہ محبوب ہے۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ مسلمانوں کو صلح حدیبیہ کی صورت میں حاصل ہونے والی فتح عظیم کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فتح سے مراد یہاں حدیبیہ والی فتح ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کو حاصل ہونے والی فتح مبین کا سرچشمہ ثابت ہوئی، اس صلح کی بدولت جنگ بندی ہوگئی اور امن کا دور شروع ہوگیا اور جو آدمی اسلام میں داخل ہونے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے ڈرتا تھا اسے (قبول اسلام

---

[1] بخاری ح (۴۸۴۴)۔ مسلم ح (۱۷۸۵)

[2] مسلم ح (۱۷۸۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہجرت مدینہ) کا موقع مل گیا۔ حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ دیگر اشخاص کی ہجرت اور قبول اسلام اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ اس صلح کے بعد تسلسل کے ساتھ ایسے اسباب پیدا ہوتے گئے جن کے ذریعے فتح مکمل ہوگئی۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ اسلام میں صلح حدیبیہ سے قبل کوئی ایسی فتح نہیں جو اس سے عظیم تر ہو، کیونکہ جہاں جنگ کے حالات رہے وہاں کفر رہا جب تمام لوگوں کو امن میسر ہوا اور انہوں نے ایک دوسرے سے بات چیت کی اور آپس میں تبادلہ خیال کیا تو جس شخص میں ذرا سی بھی سوجھ بوجھ تھی وہ فوراً اسلام میں داخل ہوگیا اور ان دو سالوں میں اتنے لوگ اسلام میں داخل ہوگئے جتنے اس صلح سے پہلے داخل ہوئے تھے یا ان سے بھی زیادہ۔

مؤرخ ابن ہشام کہتے ہیں: اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جب حدیبیہ کی طرف نکلے تھے تو آپؐ کے ساتھ چودہ صد (۱۴۰۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے پھر جب دو سال بعد فتح مکہ کے لیے نکلے تو آپؐ کے ساتھ دس ہزار (۱۰۰۰۰) صحابہ کرام تھے۔ ◆

حضرت نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام پر فتح عظیم کے آثار منکشف ہونے سے قبل، مدینہ منورہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ فرمایا اور صحابہ کرام کو قربانیاں ذبح کرنے اور مدینہ کی طرف لوٹنے کا حکم دیا تو انہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور حضرت نبی کریم ﷺ کے خواب کو پورا کیے بغیر واپس لوٹنے کو ناپسند کیا۔

چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپؐ نے ہمیں بتایا نہ تھا کہ ہم بیت اللہ میں جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن یہ تو بتاؤ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم اس سال

◆ فتح الباری (۷/ ۵۰۶) سیرۃ ابن هشام (۲/ ۲۲۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طواف کریں گے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: نہیں۔

آپؐ نے فرمایا۔ تو، بیت اللہ میں داخل ہونے والا ہے اور اس کا طواف کرنے والا ہے۔ ❶

چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ کے خواب کی سچائی ثابت کرنے کے لیے قرآن کی آیات نازل ہوئیں اور ان آیات نے حضرت نبی کریم ﷺ کو خواب میں ہونے والی وحی کے پورا ہونے کی پکی خبر دے دی۔

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ﴾

(الفتح: ۲۷)

''بیشک اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو سچا اور صحیح خواب دکھایا کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈ وا کر اور بال کتروا کر امن و امان سے داخل ہو گے اور تمہیں کسی طرح کا خوف نہ ہو گا۔''

چنانچہ یہ پیش گوئی اگلے سال عمرۃ القضاء میں پوری ہوئی۔

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت اور دیگر آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان تمام غیبی امور کی خبروں سے کوئی آگاہ نہیں ہو سکتا مگر اللہ رب العالمین یا وہ جنہیں رب العالمین ان کی خبر دے دے تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس غیبی امر سے آگاہ فرمایا تا کہ یہ پیش گوئی آپ کی سچائی کی دلیل بن جائے۔ ❷

پانچویں خوش خبری

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو حضرت رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے

---

❶ بخاری ح (۲۷۳۴)

❷ الجامع لا حکام القرآن (۱/ ۱۰۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچے دل سے بیعت کرنے پر قریبی فتح اور بہت سے اموال غنیمت ملنے کی نوید سنائی اور وہ نوید تھی فتح خیبر، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ (الفتح)

”یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے سو اس نے جان لیا جو (خلوص) ان کے دلوں میں ہے سو اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی اور انہیں فتح قریب (فتح خیبر کی صورت میں) انعام عطا کیا اور بہت سی غنیمتوں کا جو وہ حاصل کریں گے اور اللہ غالب حکمت والا ہے اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے۔ سو تم نے وہ حاصل کرنی ہیں۔ اس نے تمہیں یہ غنیمت جلدی عطا کی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے تاکہ یہ مومنوں کے لیے نشانی بن جائے اور وہ تمہیں سیدھی راہ پر گامزن فرمادے۔“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ بیعت رضوان کرنے والوں سے چند غیبی انعامات کا وعدہ کر رہا ہے۔ ان انعامات میں سے ایک انعام فتح قریب اور مغانم کثیر کا ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا○﴾ (فتح)

امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنھوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، فتح قریب کا انعام عطا کیا اور اس کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ خیبر کے یہودیوں کے بہت سے اموال کا بھی جو غنیمت کی صورت میں انہیں ملا اور پھر انہیں اپنی خوشنودی کا خلعت فاخرہ بھی عطا کیا اور ان پر سکینت بھی نازل فرمائی اور امتیازی ثواب بھی عطا کیا، یہ انعام اہل بیعت رضوان کے لیے خاص ہے دوسرے اس میں شامل نہیں۔ ◆

چنانچہ فتح خیبر کی پیش گوئی، کوئی ٹھنڈی کھیر کھانے کی پیش گوئی نہ تھی بلکہ اس کے راستے میں کانٹوں کے ڈھیر پڑے تھے کیونکہ خیبر بلند و بالا قلعوں پر مشتمل تھا اور اس میں دس ہزار بہادر جنگجو موجود تھے یعنی فتح خیبر کے لیے آنے والے مسلمانوں سے سات گنا زیادہ لیکن یہ اللہ کا وعدہ تھا اس لیے جونہی خیبر کے قلعوں پر نظر پڑی تو اللہ کے رسول نے فرمایا:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ۔ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ))

''اللہ بہت بڑا ہے، خیبر ویران ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کا حال برا ہوا۔''

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ نے ان کو شکست دے دی۔

ابو القاسم اصبہانی فرماتے ہیں کہ اس میں نبوۃ کی دلیل ہے کیونکہ جس طرح آپؐ نے پیش گوئی کی وہ بعینہٖ پوری ہوئی اور مسلمانوں کے میدان میں آنے پر خیبر ویران ہو گیا۔ ◆

چھٹی خبر

حضرت نبی کریم ﷺ نے جس طرح فتح خیبر کی پیش گوئی فرمائی تھی اسی طرح آپؐ نے یہود کی خیبر سے جلاوطنی کی خبر بھی دی تھی۔ اور یہ پیش گوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن

◆ جامع البیان (۱۱/ ۳۴۷)

◆ دلائل النبوۃ (۳/ ۹۵۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب کے دور خلافت میں پوری ہوئی چنانچہ خیبر میں کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر حملہ کردیا۔ تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور کہا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال پر معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا:

((نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ))

"کہ ہم تمہیں اس پوزیشن پر بحال رکھتے ہیں۔ جس پر اللہ نے تمہیں رکھا ہے۔"

واقعہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر وہاں (خیبر میں) اپنے رقبے پر گیا تھا اور رات کو اس پر حملہ کردیا گیا اور اس کے ہاتھوں اور پاؤں پر چوٹیں لگائی گئیں۔ اور ان (یہودیوں) کے علاوہ وہاں ہمارا کوئی دشمن نہیں ہے۔ لہٰذا وہ ہمارے دشمن اور ملزم ہیں، اور میں نے انہیں جلاوطن کرنے کا سوچا ہے۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو ابی الحقیق کے کنبے کا ایک فرد آپؓ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین تو ہمیں جلاوطن کررہا ہے جبکہ ہمیں محمد ﷺ نے بحال کیا اور پیداوار پر ہم سے معاملہ کیا تھا اور ہم پر اس بات کی شرط عاید کی تھی؟

آپؓ نے فرمایا۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ قول بھول گیا ہوں، کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تو اپنی اونٹنی لے کر راتوں رات دوڑے گا۔ اس نے کہا یہ تو ابوالقاسم (ﷺ) کا مزاح تھا۔

آپؓ نے فرمایا: اللہ کے دشمن تو نے جھوٹ بولا چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کو جلاوطن کردیا اور ان کے پھلوں کے بدلے انہیں اونٹ اور ساز و سامان اور روپیہ پیسہ دے دیا۔ ◆

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ نے ان کے خیبر سے جلاوطن ہونے کا اشارہ کیا تھا۔ اور آپؐ کا اس بات کی خبر دینا غیبی امور کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی

◆ بخاری ح (۲۵۲۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی خبر دینے کے زمرے میں آتا ہے۔

ساتویں خوش خبری

اللہ تعالیٰ نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے فقط فتح خیبر کا ہی وعدہ نہ کیا تھا بلکہ اس کے علاوہ بھی فتوحات کی بشارت دی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ناقابل تسخیر شہر فتح کر لینے کی بھی خوش خبری سنائی جسے وہ اس سے قبل فتح کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تھے مفسرین نے اس کی تعیین میں اختلاف کیا ہے کہ آیا وہ طائف ہے یا مکہ؟ کیونکہ ان دونوں کی فتح مسلمانوں کے لیے مشکل تھی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا﴾ (الفتح: ۲۱)

"اور (اس کے علاوہ) ایک اور (شہر کے فتح) کرنے کا وعدہ بھی کیا، جسے تم فتح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور اللہ نے اسے گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

امام طبری وغیرہ مفسرین نے اس قول کو پسند کیا ہے کہ اس آیت کریمہ میں فتح مکہ کی بشارت ہے اور یہی وہ خطہ ہے جسے مسلمان فتح کرنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن ابھی تک اس کو فتح کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔

چنانچہ امام طبری فرماتے ہیں کہ وَاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا سے خیبر سے علاوہ کا علاقہ مراد ہے اور وہ جس شہر کو آپ فتح کرنا چاہتے تھے لیکن اس کا فتح کرنا مشکل تھا، وہ مکہ و اہل مکہ ہی ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا اللہ نے اپنے نبی اور مومنین کو یاد دلایا کہ وہ مکہ اور مکہ والوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ اسے ان کے لیے فتح کرنے والا ہے اور فتح مکہ کے وعدے کی یقین دہانی سے مراد اس وقت کا وعدہ ہے جب آپ ہجرت کرنے جحفہ کے قریب جا رہے تھے تو اللہ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ﴾ (القصص: ۸۵)

''بیشک جس ذات نے تجھ پر قرآن (کا ابلاغ) فرض کیا ہے وہ تجھے معاد کی طرف لوٹانے والا ہے۔'' [1]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے سورۃ (قصص) کا اختتام حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ بشارت دے کر کیا ہے کہ وہ اسے مکہ کی طرف اس حال میں لوٹائے گا کہ وہ اپنے دشمن کو دبائے ہوئے ہوں گے۔ [2]

آٹھویں خوش خبری

حضرت نبی کریم ﷺ نے دنیا کو اس حال میں چھوڑا کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے دین اور اپنی امت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے چند وعدوں کی تکمیل نہ دیکھ سکے۔ لیکن وہ آپؐ کے خلفائے راشدین اور پیروکاروں کے دور خلافت میں پورے ہوگئے ان سچی پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی جسے قرآن نے ذکر کیا ہے وہ اس وعدے کی صورت میں ہے جو اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے کیا جو حدیبیہ کے عمرہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نہیں نکل سکے تھے۔ چنانچہ اللہ نے ان کی سچائی اور ایمان جانچ لیتے ہوئے فرمایا۔

﴿قُلْ لِلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِکُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ (الفتح: ۱۶)

''پیچھے رہ جانے والے اعرابیوں سے کہہ دیجیے کہ عنقریب تم ایک طاقتور قوم کی طرف بلائے جاؤ گے تم ان سے لڑائی کرو گے یا وہ ہتھیار پھینک دیں گے اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں اچھا صلہ عطا فرمائے گا اور اگر تم پھر گئے

---

[1] جامع البیان (۱۱/ ۲۵۰)

[2] الجامع لاحکام القرآن (۱۳/ ۲۴۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح پہلے پھر گئے تھے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔"

مفسرین نے اس طاقتور قوم جس سے لڑنے کے لیے (عمرہ حدیبیہ) پیچھے رہ جانے والے اعرابیوں کو بلایا جائے گا۔ کی تعیین بارے اختلاف کیا ہے کہ آیا اس سے مراد ہوازن یا ثقیف کی افواج مراد ہیں یا فارس اور روم کی افواج؟

امام واحدی نے جمہور محدثین سے نقل کیا ہے کہ اس سے بنو حنیفہ (مسیلمہ کذاب کی افواج) مراد ہیں۔ کیونکہ حضرت رافع بن خدیج کا قول ہے کہ اللہ کی قسم ہم اس آیت ﴿لَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ أُولِی بَاسٍ شَدِیْدٍ﴾ کو گذشتہ اوقات میں پڑھتے تھے لیکن ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ کون سی قوم ہے یہاں تک کہ ہمیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنو حنیفہ سے جنگ کے لیے بلایا تو ہمیں پتا چلا کہ اس قوم سے مراد یہی قوم ہے۔ ◆

چنانچہ یہ وعدہ ایک اور غیبی امر ثابت ہوا جس پر اللہ نے اپنے نبی کو مطلع فرمایا اور انہیں طاقتور قوم پر فتح و نصرت کی بشارت سنائی چنانچہ وہ اعراب اس قوم سے لڑائی کے لیے بلائے گئے اور یہ پیش گوئی مسیلمہ کذاب کے مرتد پیروکاروں سے لڑائی میں پوری ہوئی۔

نانویں خبر

علاوہ ازیں جس غیبی امر کی حضرت نبی کریم ﷺ نے بشارت دی اور وہ امر آپ کی پیش گوئی کے مطابق آپ کی زندگی یا زندگی کے بعد پورا ہوا وہ یمن اور شام اور عراق کی فتوحات اور ان ملکوں میں مسلمانوں کے جا بسنے کے متعلق ہے۔

چنانچہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَأْتِی قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ، فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِیهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِینَةُ خَیْرٌ لَهُمْ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُوْنَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَیَأْتِی قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ، فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِیهِمْ وَمَنْ

◆ الجامع لاحکام القرآن (۱۶/ ۲۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)) ◆

''یمن فتح ہو جائے گا چنانچہ ایک قوم آئے گی (اور مدینہ والوں کو یہاں سے منتقل ہو کر) وہاں آباد ہونے کی ترغیب دلائے گی چنانچہ یہ اپنے اہل و عیال اور پیروکاروں کو لے کر وہاں منتقل ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہو جائے تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اور شام فتح ہو جائے گا چنانچہ ایک قوم آئے گی اور مدینہ کے باسیوں کو وہاں آباد ہونے کی ترغیب دلائے گی چنانچہ یہ اپنے اہل و عیال اور پیروآن کو لے کر وہاں منتقل ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہو جائے تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے۔ عراق فتح ہو جائے گا چنانچہ ایک قوم آئے گی اور باشندگان مدینہ کو وہاں آباد ہونے کا شوق دلائے گی چنانچہ یہ اپنے اہل و عیال اور پیروان کو لے کر وہاں آباد ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہو جائے تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کے بقول اس حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے معجزات ہیں، کیونکہ آپؐ نے ان ممالک کے فتح ہونے اور لوگوں کے مدینہ چھوڑ کر اپنے اہل و عیال سمیت وہاں آباد ہونے کی خبر دی ہے اور اس بات کی بھی خبر دی ہے کہ یہ ممالک اس ترتیب کے ساتھ (پہلے یمن پھر شام پھر عراق) فتح ہوں گے اور اللہ کی تعریف اور فضل کے ساتھ یہ سب کچھ اسی طرح ہوا۔ ❷

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نبوی پیش گوئیوں کے بعینہٖ پورا ہونے کی تصدیق کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ابن عبدالبر وغیرہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں کہ یمن حضرت نبی کریم ﷺ کی زندگی میں فتح ہوا، اور شام حضرت ابوبکرؓ کی زندگی میں فتح ہوا

◆ مسلم ح (۱۸۷۵)

❷ شرح مسلم للنووی (۹/ ۱۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں عراق فتح ہوا اور اس حدیث میں نبوت کی علامات میں سے ایک علامات ہے کیونکہ فتوحات کی یہ ترتیب بعینہٖ حضرت نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے عین مطابق ظہور پذیر ہوئی اور ان ملکوں کی آسودگی اور خوشحالی کی وجہ سے باشندگان مدینہ کا ان میں بسیرا بھی ہوا اور اگر وہ مدینہ میں اقامت رکھتے تو ان کے لیے بہتر تھا۔ [1]

دسویں خوش خبری

باقی رہا فارس (ایران) سو حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو اسے فتح کر لینے کی نوید سنائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا:

((لَتَفْتَحُنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَى آلِ كِسْرَىٰ الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ)) [2]

''یقیناً مسلمانوں کی ایک جماعت، قصر ابیض میں پڑے آل کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرے گی۔''

چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ پیش گوئی پوری ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے فتح کر لیا، سب سے پہلے جس شخص نے قصر ابیض (وہائٹ ہاؤس) دیکھا وہ ضرار بن خطاب تھا، چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اسے دیکھ کر نعرہ تکبیر لگایا اور پکار اُٹھے ((هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ))

''یہ ہے وہ چیز جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا۔''

گیارھویں خوش خبری

اسی طرح حضرت نبی کریم ﷺ نے فتح مصر کی نوید سنائی اور اُم اسماعیلؑ سیدہ ہاجرہ کے احترام کی غرض سے وہاں کے باشندوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی کیونکہ وہ مصر کی رہنے والی تھیں اور آپؐ نے مصریوں کے اسلام میں داخل ہونے اور

---

[1] فتح الباری (۴/ ۱۱۰)

[2] مسلم ح (۲۹۱۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ فتوحات میں شریک ہونے کی بشارت بھی سنائی چنانچہ آپؐ نے فرمایا:

((اِنَّكُم لَتَفتَحُونَ مِصر ...... فَاِذَا فَتَحتُمُوا فَأَحسِنُوا إِلَى اَهلِهَا فَإِنَّ لَهُم ذِمَّةً وَرَحِمًا))

''عنقریب تم مصر کو فتح کرلو گے پس جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کی ہم سے قرابت داری اور عہد و پیمان ہے۔''

اور ابن حبان کی روایت میں ہے:

((فَاستَوصُوابِهِم خَيرًا فَإِنَّهُم قُوَّةٌ لَكُم وَبَلَاغٌ إِلَى عُدُوِّكُم بِإِذنِ اللّٰهِ))

''کہ اہل مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے معاونین اور دست و بازو ہوں گے۔''

اور اللہ کے حکم سے تمہارے دشمن تک رسائی کا باعث بنیں گے۔

یہ خوش خبری سنا کر آپؐ نے حضرت ابوذر کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا:

((فَإِذَا رَأَيتَ رَجُلَينِ يَختَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ فَاخرُج مِنهَا))

''جب تو دیکھے کہ وہاں دو آدمی ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے ہوں تو وہاں سے نکل جا۔''

چنانچہ یہ پیش گوئی خلفائے راشدین کے زمانے میں پوری ہوئی اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے مصر فتح کیا اور وہاں رہائش اختیار کی اور آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے وہاں عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا تو وہاں سے نکل آیا۔ ❶

❶ مسلم ح (۲۵۴۳)۔ ابن حبان الموارد (۲۳۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی میں حضرت نبی کریم ﷺ کے روشن معجزات ہیں ایک معجزہ تو یہ کہ آپ کا اس بات کی خبر دینا کہ آپ کے بعد آپ کی امت کو قوت و شوکت نصیب ہوگی اور وہ سرکش عجمیوں کو زیر کرلے گی اور دوسرا یہ ہے کہ وہ مصر کو فتح کرلیں گے اور تیسرا یہ کہ ایک اینٹ کی جگہ پر دو آدمی جھگڑ پڑیں گے اور یہ سب کچھ بعینہٖ ہوا وللہ الحمد۔ ❶

بارھویں خوش خبری

حضرت رسول کریم ﷺ نے اس بات کی بھی خبر دی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے تابعین کے ہاتھوں شروع ہونے والی فتوحات تین نسلوں تک تسلسل کے ساتھ بغیر کسی توقف کے جاری رہیں گی چنانچہ صحیحین میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رأى رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔ ثُمَّ يَغْزُوْا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رأى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالَ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَىٰ مَنْ صَحِبَ مِنْ صُحْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ)) ❷

لوگوں پر ایک دور آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کے لیے نکلیں گی، ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی رؤیت کا شرف حاصل کیا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ سو ان کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں کی جماعتیں جہاد کے لیے نکلیں گی؟ ان سے پوچھا جائے گا۔ کیا تم میں کوئی ہے جس نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کی رؤیت کا شرف حاصل کیا ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ سو ان کو فتح نصیب

❶ شرح مسلم (۱۲/ ۹۷)

❷ بخاری ح (۳۶۴۹) مسلم ح (۲۵۳۲) بالفاظ مسلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی۔ پھر لوگوں کی جماعتیں جہاد کے لیے نکلیں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کو اصحابؓ رسول کو دیکھنے والوں (تبعؒ تابعینؒ) کی رؤیت کا شرف حاصل ہوا ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ ان کو فتح نصیب ہوگی۔ (سبحان اللہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت کا بیان ہے۔ ❶

تیرھویں خوش خبری

حضرت رسول اللہ ﷺ کی پیش گویاں فتوحات عراق اور شام اور مصر پر موقوف نہیں ہوئیں بلکہ آپ کی پیش گوئیوں کا سلسلہ مزید آگے بڑھتا ہے تاکہ یہ روم کے دارالحکومت قُسْطَنْطِینِیَّہ (استنبول) جیسے ناقابل تسخیر اور بعید از خواب و خیال شہر کی فتح کی نوید سنائے حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((لَتُفْتَحُنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ فَلَنِعْمَ الْاَمِيْرُ اَمِيْرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَالِكَ الْجَيْشُ))

"قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا اس کا امیر کتنا اچھا امیر ہوگا اور وہ لشکر کتنا اچھا لشکر ہوگا۔"

راوی حدیث عبداللہ بن بشر خثعمی کہتے ہیں کہ مجھے مسلمۃ بن عبدالملک (اموی) نے بلایا اور مجھ سے اس حدیث کے بارے دریافت کیا تو میں نے اسے یہ حدیث سنائی تو اس نے قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لیے جنگ کی۔ ❷

حضرت مسلمہ رحمہ اللہ نے اس پیش گوئی کا مصداق بننے کا عزم کرلیا، اور اس اعزاز کو حاصل کرنے کے لیے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی لیکن اللہ نے اس شرف کو بنوعثمان کے

---

❶ شرح مسلم نووی (۱۶/ ۸۳)

❷ احمد ح (۱۸۴۷۸)۔ ابن عبدالبر فی الاستیعاب (۱/ ۲۵۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان محمد الفاتح رحمہ اللہ کے لیے چھپا رکھا تھا چنانچہ اس شہر کی فتح حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایک دلیل بن گئی۔

لیکن ان فتوحات کے سلسلے میں عجیب اور حیران کن بات جو گردنوں کو موڑ دیتی ہے وہ یہ کہ ان میں سے بعض پیش گوئیاں مسلمانوں کی بد حالی کے وقت بلکہ حالات کی رو کے برخلاف بلکہ ان کے بالکل متضاد حالات میں دی گئیں جب نبی کریم ﷺ یہ پیش گوئیاں کر رہے تھے تو مسلمان آزمائشوں اور دکھوں کی چکی میں پس رہے تھے اور کسی آدمی کے لیے ممکن نہیں تھا کہ وہ ایسے حالات میں ان باتوں کا سوچ بھی سکے حتیٰ کہ خواب میں بھی۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ ایک دن حضرت نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کی طرف نکلے تو انہیں اس حال میں دیکھا کہ وہ بطحاء مکہ میں لوہے اور آگ سے عذاب دیے جا رہے تھے اور ان میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ آپؐ کی خدمت میں شکایت کرتے ہوئے بولے: کیا آپؐ ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) نصرت طلب نہیں کرتے؟ کیا آپؐ ہمارے لیے اللہ سے دعا نہیں کرتے؟ آپؐ نے فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُم يُحفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَادُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوعَصَبٍ وَمَايَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ))

''تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی (مومن) آدمی کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اسے اس میں گاڑ کر لوہے کا آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اسے چلا دیا جاتا اور اسؓ کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے لیکن یہ عذاب اسے اپنے دین پر عمل کرنے سے روک نہ سکتا تھا اور لوہے کا کنگا لے کر اس کی ہڈیوں یا پٹھوں سے گوشت نوچ لیا جاتا لیکن یہ عذاب بھی اسے اپنے دین پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل پیرا ہونے سے روک نہ سکتا تھا۔"

پھر حضرت نبی کریم ﷺ نے اسے ہوشربا اور عظیم بشارت سنائی اور فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمُوتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ)) ❶

"اللہ کی قسم یہ دین پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اونٹ سوار صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا اور اسے سوائے اللہ کے کسی کا خوف نہ ہوگا یا وہ اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کے حملے سے بھی خوفزدہ نہ ہوگا لیکن تم جلد بازی کرتے ہو۔"

حضرت رسول کریم ﷺ اپنے دین کی تکمیل اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو امن کی بشارت اس دور میں دے رہے ہیں جب وہ قریش کی پکڑ اور اس کے عذاب کے خوف سے اپنے دین کا اعلان کرنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے اور مدینہ منورہ میں بھی مسلمانوں پر خوف کے سائے منڈلا رہے تھے۔

ہمیں حضرت ابی بن کعب کی بات سننی چاہیے وہ مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کرام مدینہ تشریف لائے اور انصاروں نے انہیں ٹھکانا مہیا کیا تو عربوں نے ان کے خلاف متحدہ محاذ بنالیا اور اہل مدینہ کا یہ حال ہو گیا کہ وہ ہتھیاروں میں سوتے اور ہتھیاروں میں ہی صبح کرتے۔ وہ کہتے کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم زندہ رہیں گے حتی کہ ہم مطمئن ہو کر سویا کریں گے اور ہمیں اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا؟ اس کے جواب میں اللہ کا یہ فرمان نازل ہوا:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي

❶ بخاری ح (۳۶۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾ (النور: ۵۵)

''اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے کہ وہ انہیں ہر صورت زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور جس دین کو اس نے ان کے لیے پسند فرمایا اسے غلبہ عطا فرمائے گا اور انہیں ان کے خوف کے بعد امن عطا فرمائے گا۔''

چنانچہ ایسا ہوا، اللہ نے انہیں خوف کے بعد امن عطا فرمایا اور انہیں زمین میں سیادت عطا کی اور انہیں درماندگی کے بعد زمین میں خلیفہ بنایا اور ان کے دین کو زمین کے مشرق اور مغرب میں استحکام عطا فرمایا۔ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور اُس کی امت کے ساتھ ایسا ہی کیا کہ انہیں زمین کا مالک بنایا اور اُس میں خلافت عطا فرمائی اور کبر و غرور سے چور بادشاہوں کو بزورِ شمشیر ان کے سامنے سرنگوں کر دیا اور انہیں ان کی زمینوں، گھروں اور مالوں کا وارث بنایا۔

چودھویں خوش خبری

سنگین حالات میں سے ایک اور سنگین حالت کا اندازہ کیجیے جس سے صحابہ کرام دوچار تھے، وہ اس طرح ہے کہ عدی بن حاتم طائی، حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ ابھی آپؐ کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آپؐ کے پاس آیا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرا آیا اور اس نے ڈاکہ زنی کی شکایت کی، حضرت نبی کریم ﷺ نے عدی کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ شاید تجھے اسلام قبول کرنے سے اس بات نے روک رکھا ہو کہ تو میرے ارد گرد فقر و فاقہ دیکھ رہا ہے اور تو لوگوں کو دیکھ رہا ہے کہ وہ مجھ پر پل پڑے ہیں۔

◆ الاعلام بما فی دین النصاریٰ (۱/ ۳۳۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر نبی کریم ﷺ نے دفعۃً ایسی پیش گوئی سنائی کہ اس نے عدی کے ہوش وحواس اڑا دیے۔

آپؐ نے فرمایا: اے عدی کیا تو نے حیرہ دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں، البتہ مجھے اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اگر تیری زندگی طویل ہوئی تو تو ہودج سوار عورت کو دیکھے گا کہ حیرہ سے چلے گی۔ یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہوگا۔

عدی بن حاتم اپنے دل میں یہ سوچ کر کہ بنو طے کے ڈاکو جنہوں نے شہروں میں آگ بھڑکا رکھی ہے وہ کہاں ہونگے؟ اس پیش گوئی کے پورا ہونے میں شک کرتا ہے۔ اور پہلے اس بات کے کہ عدی اپنی حیرت سے نکلتا اور اپنی دلی سوچ سے فارغ ہوتا حضرت نبی کریم ﷺ نے اسے اس سے عظیم تر اور بعید از وہم وگمان پیش گوئی کر دی۔ آپؐ نے فرمایا:

((وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ لَتَفْتَحُنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى))

اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو، تو کسریٰ کے خزانے فتح ہوتے دیکھے گا۔ عدی اپنے کانوں سے سنی ہوئی بات کی تصدیق نہیں کر رہا اور توثیق کرتے ہوئے حضرت نبی کریم ﷺ سے پوچھتا ہے۔ کسریٰ بن ہرمز؟

حضرت نبی کریم ﷺ اپنے رب پر یقین رکھنے والی زبان سے اپنی حالت کی درماندگی اور اپنے صحابہ کے فقر وفاقہ کے باوجود جواب دیتے ہیں۔ ہاں، کسریٰ بن ہرمز، اور اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو، تو دیکھے گا کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا لیکر نکلے گا اور وہ کسی ایسے آدمی کی تلاش میں ہوگا جو اسے قبول کرلے لیکن اسے ایسا آدمی کوئی نہ ملے گا۔

آپؐ نے (پے درپے یہ) تین پیش گوئیاں کر دیں جن کے پورا ہونے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق سوائے مومن کے اور کوئی نہیں کرسکتا اور وہ بھی ایسے خطرناک حالات میں۔ لیکن یہ تو آپ کی نبوت کے دلائل ہیں اور وحی الٰہی کی خبریں ہیں جو جھوٹی نہیں ہوسکتیں۔

چنانچہ عدی کہتے ہیں میں نے ہودج سوار عورت کو حیرہ سے چل کر بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم حضرت ابوالقاسم محمد رسول اللہ ﷺ کی اس پیش گوئی کو پورا ہوتا بھی دیکھ لوگے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا لیکر (صدقہ کرنے کے لیے) نکلے گا۔ ◆

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا: یہ پیش گوئی بھی خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان اموی کے دور خلافت میں پوری ہوگئی۔ اسی طرح آپؐ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عراق سے مکہ تک سفر کرنے والا سفر کرے گا اور اسے سوائے راہ بھولنے کے اور کسی بات کا خطرہ نہ ہوگا۔ ◆

یہ سب غیبی امور کی خبریں ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ کی نبوت کی سچائی پر دلالت کرتی ہیں۔

پندرھویں خوش خبری

جب اتحادی احزاب مسلمانوں کا استحصال کرنے کے لیے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے اردگرد (دس فٹ گہری، دس فٹ چوڑی) خندق کھودنے کا حکم دیا، جب وہ خندق کھود رہے تھے تو ان کے آگے ایک چٹان آگئی جو خندق کی کھدائی میں رکاوٹ بن گئی آپؐ نے اپنی چادر کنارے پر رکھ دی اور کھڑے ہوکر کدال اٹھالی اور فرمایا:

﴿وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ

◆ بخاری ح (٣٥٩٥) حاکم بزیادة فلعلك تاء الباً (۴/ ۵٦۴)

◆ احمد ح (٨٦١٥)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَلِيمُ﴾

پھر ضرب لگائی تو چٹان کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ پاس کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے، حضرت رسول کریم ﷺ کی ضرب کے ساتھ ہی چٹان سے ایک چمک نکلی، پھر آپؐ نے مذکوہ بالا آیت پڑھ کر دوسری اور پھر اسی طرح تیسری ضرب لگائی تو چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی۔

حضرت سلمان فارسی آگے بڑھے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو کدال سے ضربیں لگاتے دیکھا، آپؐ جب بھی ضرب لگاتے تو اس کے ساتھ ہی ایک چمک اٹھتی تھی۔

آپؐ نے پوچھا، اے سلمان تو نے یہ سب کچھ دیکھا؟ سلمان نے عرض کی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

آپؐ نے فرمایا، جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو میرے لیے کسریٰ کے شہر اور اس کے اردگرد کے قصبے اور دیگر بہت سے شہر بلند کر دیئے گئے حتیٰ کہ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ یہ سن کر آپؐ کے پاس موجود صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول، دعا فرمایئے کہ اللہ انہیں ہمارے لیے فتح کر دے۔ آپؐ نے ان کے لیے اس سلسلے میں دعا فرمادی، آپؐ نے حضرت سلمان کو بتایا پھر میں نے دوسری ضرب لگائی تو میرے لیے قیصر کے شہر اور ان کے اردگرد کے قصبے بلند کر دیئے گئے حتیٰ کہ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ صحابہ نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ دعا فرمایئے کہ اللہ انہیں ہمارے لیے فتح کر دے۔ آپؐ نے اس کے متعلق دعا فرمائی۔ آپؐ نے حضرت سلمان کو بتایا پھر میں نے تیسری ضرب لگائی تو میرے لیے حبشہ کے شہر اور ان کے اردگرد کی بستیاں بلند کر دی گئیں جنہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور پہلے اس کے کہ صحابہ آپؐ سے انہیں فتح کر لینے کیلئے دعا کی درخواست کرتے آپؐ نے فوراً فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔ ❶

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو حبشہ اور ترکوں کے بارے میں مطلع فرما دیا تھا کہ ان کے ساتھ جنگ میں مسلمانوں کا نقصان ہوگا، اس لیے آپؐ نے ان سے لڑائی لڑنے کو ناپسند فرمایا اور ان سے بچ کر رہنے کی وصیت فرمائی۔

کیونکہ حبشی وہ لوگ ہیں جو آخر زمانے میں کعبۃ اللہ کو شہید کریں گے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَخْرُبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)) ❷

''حبشہ سے تعلق رکھنے والا ذوالسویقتین کعبہ کو شہید کرے گا۔''

جبکہ ترکوں میں چنگیزی بھی داخل ہیں جنہوں نے بغداد پر دھاوا بول کر اتنا قتل عام کیا کہ مسلمان مقتولین کی تعداد کئی ملین تک پہنچ گئی یہ ۶۴۳ھ کا واقعہ ہے امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اس سال ۶۴۳ء کو خلیفہ کے لشکر اور تاتاری ملعونین کے مابین جنگ ہوئی تو مسلمانوں نے انہیں خوفناک شکست سے دوچار کر دیا اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا اور وہ مسلمانوں کے آگے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور مسلمانوں نے ایک تو ان کی جنگی واردات کے خوف سے اور دوسرا حدیث رسول کی وجہ سے ان کا پیچھا نہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُتْرُكُوا التُّرْكَ مَاتَرَكُوكُمْ)) ❸

بعض اہل علم نے ان سے لڑائی نہ لڑنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حبشہ وغیرہ ممالک اور مسلمانوں کے درمیان وسیع وعریض بیابان اور صحراء ہیں اس لیے آپؐ نے مسلمان کو انتہا درجے کی تھکاوٹ اور مشقت سے بچانے کے لیے اس کا تکلف کرنے

---

❶ نسائی ح (۳۱۷۶)۔ ابوداؤد ح (۴۳۰۲) حسنه الالبانی۔

❷ بخاری ح (۱۵۵۹۱)۔ مسلم ح (۲۹۰۹)

❸ اَلْبِدَايَة والنهاية (۱۳/ ۱۶۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روک دیا۔ جبکہ ترکوں کی جنگی قوت شدید ہے اور ان کے ممالک سرد ہیں اور لشکر اسلام جو عربوں پر مشتمل ہے وہ گرم ممالک کا عادی ہے اس لیے آپؐ نے انہیں ان کے ممالک میں جنگ کرنے کی تکلیف نہیں دی۔ بس ان دونوں وجوہات کی وجہ سے آپ نے ان دونوں ملکوں کو خاص کردیا تھا (عون)

سولھویں خوش خبری

جب غزوہ احزاب ختم ہوا اور عرب اتحادی افواج کے پیٹھ پھیر کر بھاگنے اور ان کے قدموں کا غبار بیٹھنے سے پہلے ہی حضرت رسول کریم ﷺ نے پیش گوئی کردی اور اگر اللہ کی طرف سے آپؐ کو اطلاع نہ ہوتی تو آپؐ اس طرح کی پیش گوئی نہ کرسکتے تھے آپؐ نے فرمایا۔

((اَلْآنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَایَغْزُوْنَنَا، نَحْنُ نَسِیْرُ إِلَیْھِمْ)) [1]

''کہ اب ہم ان پر حملہ آور ہوا کریں گے وہ ہم پر حملہ آور نہ ہوسکیں گے۔ ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے۔''

اور ایسا ہی ہوا۔ غزوہ احزاب، قریش کا حضرت نبی اکرم ﷺ کے برخلاف آخری حملہ ثابت ہوا اور اس کے بعد مسلمانوں نے ان کے برخلاف غزوہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور قدرت سے مکہ فتح کرلیا۔

بتایئے حضرت رسول کریم ﷺ کو کس نے خبر دی کہ مدینہ پر دھاوا بولنے والے ہزاروں جتھے اس ناکام دھاوے کے بعد کبھی ادھر کا منہ نہ کریں گے؟ وہ خبر دینے والی ذات ہے رب العالمین جو فوق الثریا سے تحت الثریٰ اور ازل سے ابد تک سب کچھ جانتا ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ آپؐ کے اس قول کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ((اَلْآنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَایَغْزُوْنَنَا)) میں نبوت کے دلائل میں سے ایک دلیل

[1] بخاری ح (۴۱۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ اس طرح کہ آپؐ نے اگلے سال عمرہ کا احرام باندھا تو قریش نے حدیبیہ کے مقام پر آپ کو بیت اللہ جانے سے روک دیا اور وہاں ان کے مابین صلح کا معاہدہ ہوا یہاں تک قریش نے اسے توڑ ڈالا اور وہ فتح مکہ کا سبب بن گیا تو آپ کی پیش گوئی اسی طرح پوری ہوئی جیسے آپؐ نے فرمائی تھی۔ وللہ الحمد۔

سترھویں خوش خبری

جس طرح مذکورہ بالا پیش گوئیاں پوری ہو رہی ہیں اس طرح درج ذیل پیش گوئی بھی پوری ہو کر رہے گی (ان شاء اللہ) حضرت ابو اُمامۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میری امت میں عادل حاکم اور انصاف پرور امام بنیں گے وہ (عیسائیوں کے بت) صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور صدقہ وصول کرنا چھوڑ دیں گے چنانچہ صدقہ کی وصولی میں بکری اور اونٹ کی خاطر تگ و دو نہیں کی جائے گی اور حسد و بغض اور رنجشیں اٹھالی جائیں گی اور ڈنگ مارنے والے حشرات کا ڈنگ کھینچ لیا جائے گا یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈالے گا تو وہ اس کو کچھ نقصان نہ دے گا اور بچی شیر کو چھڑی سے مارے گی تو وہ اسے کچھ نہ کہے گا اور بھیڑیا بکریوں کے درمیان یوں پھر رہا ہوگا گویا وہ ان کا رکھوالا کتا ہے اور زمین صلح و صفائی سے اس طرح پُر ہو جائے گی جیسے پانی سے برتن پُر ہو جاتا ہے اور دین ایک ہو جائے گا اور اللہ کے علاوہ کسی چیز کی پرستش نہ ہوگی جنگیں ختم ہو جائیں گی اور قریش اپنی سلطنت واپس لے لیں گے اور زمین چاندی کے کشتے جیسی ہو جائے گی وہ آدم علیہ السلام کے دور کی طرح فصلیں اُگائے گی یہاں تک کہ انگور کا ایک خوشہ پورے کنبے کو اور ایک انار پورے گھرانے کو سیر کر دے گا اور بیل اتنی اتنی قیمت اور گھوڑا چند درہموں کی قیمت میں مل جایا کرے گا۔[1]

---

[1] صحیح جامع الصغیر (٦/ ٧٦٢٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سیزدہم

آپ ؐ کا فتنوں کی خبریں دینا

ایسے غیبی امور جن کی آنحضرت ﷺ نے بذریعہ وحی الٰہی خبر دی اور وہ آپ ؐ کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں، آپ ؐ کا ان فتنوں کی خبر دینا ہے جو آپ ؐ کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ ؓ کے درمیان برپا ہوئے اور آپ ؐ کا ان کے متعلق خبریں دینا آپ ؐ کے دعوائے نبوت ورسالت کی سچائی کا بین ثبوت اور نشان بن گیا۔

ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر دیکھا اور اپنے صحابہ سے فرمایا:

((هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ قَالُوا، لاَ، قَالَ، فَاِنِّيْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ)) ◆

کیا تم وہ کچھ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا، نہیں آپ ؐ نے فرمایا، پس بیشک میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں میں یوں واقع ہو رہے ہیں جیسے بارش واقع ہوتی ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں، بارش کے قطروں سے تشبیہ دینا کثرت اور عموم کے اعتبار سے ہے یعنی وہ بہت زیادہ ہوں گے اور عام لوگوں کو بھی لپیٹ میں لے لیں گے اور وہ کسی گروہ کے ساتھ خاص نہ ہوں گے۔ اس میں ان کے مابین رونما ہونے والے فتنوں کی طرف اشارہ ہے مثلاً جنگ جمل، جنگ صفین، فتنہ حرہ، شہادت عثمان ؓ ذوالنورین، شہادت سیّدنا حسین ؓ وغیرہ اور اس خبر میں حضرت رسول کریم ﷺ کی

◆ بخاری ح (۷۰۶۰)۔ مسلم ح (۲۸۸۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا روشن تر معجزہ ہے۔ ◆

پہلا فتنہ شہادت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ مدینہ منورہ کو فتنوں سے خاص کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مدینہ اس بنا پر خاص کیا گیا کہ یہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ہوا تھا اس کے بعد دیگر شہروں میں فتنے پھیل گئے چنانچہ جنگ جمل اور صفین قتل عثمانؓ کی وجہ سے برپا ہوئیں اور جنگ نہروان، صفین میں تحکیم کی وجہ سے ہوئی اور اس دور کی ہر لڑائی تقریباً اسی قتل سے پیدا ہونے والی صورت حال سے ہوئی۔ ◆

مزید برآں جس طرح حضرت نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں قتلِ عثمانؓ کے فتنہ کی خبر دی اس طرح آپؐ نے عراق میں یا اہل عراق کی وجہ سے رونما ہونے والے فتنوں کی بھی خبر دی اور مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ((اَلْفِتْنَةُ مِنْ هَاهُنَا))

''کہ فتنہ یہاں سے اٹھے گا۔''

حافظ ابن حجر اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فتنوں میں سے پہلے فتنے کا منبع مشرق کی طرف سے پھوٹا جو مسلمانوں کے درمیان تفریق کا سبب بن گیا اور شیطان اس تفریق کو پسند بھی کرتا ہے اور اس سے خوش بھی ہوتا ہے مزید برآں بدعات بھی اسی جہت سے پیدا ہوئیں۔ ◆

چنانچہ پہلا فتنہ جس میں صحابہؓ مبتلا ہوئے، وہ منافقین کا حضرت عثمانؓ کے خلاف خروج کرنا اور ان سے خلافت سے دست بردار ہونے کا مطالبہ کرنا پھر انہیں قتل کرنا تھا، اور حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو اس فتنہ کی بعض علامات سے آگاہ بھی

◆ شرح مسلم نووی (۱۸/ ۷-۸)

◆ فتح الباری (۱۳/ ۱۶)

◆ فتح الباری (۱۳/ ۵۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا اور فرمایا تھا:

((يَا عُثْمَانُ، إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ)) ◆

''اے عثمانؓ، توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے قمیص (خلافت) پہنا دے گا اگر وہ (منافقین) تجھ سے قمیص (خلافت) اتارنے کا مطالبہ کریں تو ان کی خاطر مت اتارنا۔''

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے شہادت کی موت کی خبر دی تھی جبکہ اس حدیث میں انہیں خلافت کے منصب پر فائز ہونے کی بھی خبر دی تھی اور اس بات سے بھی آگاہ فرمایا تھا کہ کچھ لوگ اسے اتارنے کا مطالبہ کریں گے اور آپؐ نے ان سے عدم موافقت کا وعدہ بھی لیا یہ سب کچھ غیبی امور کی خبریں ہیں جو آپؐ کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔

امام مبارکپوری فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی مراد یہ تھی، اگر وہ تجھ سے منصب خلافت سے معزول ہونے کا مطالبہ کریں تو ان کے مطالبے پر اپنے آپ کو خلافت سے معزول نہ کرنا کیونکہ تو حق پر ہوگا اور وہ باطل پر ہوں گے، اس حدیث رسولؐ کی وجہ سے حضرت عثمانؓ نے اپنے گھر کے محاصرے کے وقت اپنے آپ کو معزول نہ کیا۔ ◆

دوسرا فتنہ جنگ صفین

حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کی (مظلومانہ) شہادت کے بعد رونما ہونے والے فتنوں کی باریک ترین علامات بیان کیں اور اس طرح بیان کیں کہ گویا آپؐ انہیں آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں اور ان کی ابتداء آپؐ کی وفات سے تیس سال

◆ (ترمذی ح (۳۷۰۵)۔ احمد ح (۲۴۶۲۹)

◆ (تحفۃ الاحوذی (۱۰/ ۱۲۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد فتنہ کبریٰ جنگ جمل اور جنگ صفین سے ہوئی جس میں چند صحابہؓ بھی شہید ہوئے۔
اس فتنے کی خبر آپؐ نے یہ فرما کردی۔

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ)) ❶

اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑائی نہ کرلیں اور ان دونوں کا دین یا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں گروہوں سے مراد اصحاب جمل اور اصحاب صفین ہیں کیونکہ وہ دونوں اسلام کی طرف بلاتے تھے البتہ امور مملکت اور امت کے حق میں نفع بخش اصلاحات کے بارے میں ان کا اختلاف تھا جبکہ جمہور صحابہ کے نظریئے کے مطابق ان معاملات میں جنگ کرنے سے جنگ نہ کرنا بہتر تھا۔ ❷

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے اس فرمان (دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ) سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کا دین ایک ہی ہوگا کیونکہ ان میں ہر ایک اسلام کے ساتھ موسوم ہوگا یا اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ حق پر ہے۔ ❸

اور دونوں گروہوں کے دعویٰ کا ایک ہونا اس امر سے مانع نہیں کہ حق کسی ایک کیساتھ ہو اور دوسرے کے ساتھ نہ ہو اور اس بات کو حضرت رسول کریم ﷺ نے واضح کردیا اور اس بات کی شہادت بھی دی کہ حق اس گروہ کے ساتھ ہوگا جو اس دور میں دین سے خارج ہونے والے فرقہ سے جنگ کرے گا آپؐ کا فرمان ان الفاظ میں مروی ہے۔

((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُهُمَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)) ❹

---

❶ بخاری ح(۶۹۳۶)
❷ (البدایۃ النہایۃ ۶/ ۲۱۴)
❸ فتح الباری (۶/ ۷۱۳) ❹ مسلم ح (۱۰۶۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کہ مسلمانوں میں پھوٹ کے وقت گمراہ فرقہ نمودار ہوگا اس کے ساتھ وہ گروہ جنگ کرے گا جو ان دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔"

یہ حدیث اس حقیقت کی واضح شہادت ہے کہ حق حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھا کیونکہ انہوں نے ہی جنگ نہروان میں مارقین (خارجیوں) سے لڑائی لڑی تھی۔

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبوت کی علامات میں سے ایک علامت ہے کیونکہ آپؐ نے اس واقعہ کے رونما ہونے سے پہلے ہی اس کی خبر دے دی تھی۔ [1]

تیسرا فتنہ ظہورِ خوارج

حضرت رسول کریم ﷺ نے خوارج کے ظہور کی خبر دی تھی اور ان کی صفات اور علامات بھی بیان کردی تھیں،

ایک مرتبہ آپؐ اموالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ (حرقوص) نامی شخص کھڑا ہوکر آپؐ پر بے انصافی سے کام لینے کا الزام دھرنے لگا۔

آپؐ نے فرمایا:

((إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلَ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْمِثْلُ البضعة تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ)) [2]

اس کے چند ساتھی ہوں گے تم سے ہر کوئی ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی

---

[1] فتح الباری (۱۲/ ۳۱۴)

[2] بخاری ح (۳۶۱۰)۔ مسلم ح (۱۰۶۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنا روزہ حقیر سمجھے گا وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے آگے نہ گذرے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے کمان سے نکل جاتا ہے۔...... ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک سیاہ فام آدمی ہوگا جس کا ایک بازو؟ عورت کے پستان یا چبائی ہوئی بوٹی کی طرح ہوگا اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث اللہ کے رسولؐ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے ان سے جنگ کی اور میں ان کے ساتھ تھا۔ چنانچہ آپؓ نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا اور وہ لایا گیا جب میں نے اسے دیکھا تو اس کے اوصاف وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کیے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے روشن معجزات بیان ہوئے ہیں کیونکہ آپؐ نے اس بات کی خبر دی تھی اور وہ صبح روشن کی طرح آشکارا ہوئی اور اس میں ضمناً یہ بات بھی بیان ہوئی کہ آپؐ کی امت آپؐ کے بعد بھی باقی رہے گی اور اسے قوت وشوکت نصیب ہوگی برخلاف ان مبطلین کی رائے کے جو خلاف حقائق پروپیگنڈا کرتے ہیں اور مسلمان دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے اور ان کے خلاف ایک طائفہ خروج کرے گا اور اس طائفہ کے لوگ دین کے ان امور میں سختی کریں گے جن میں سختی کا مطلقاً جواز نہ ہوگا اور وہ نماز اور قرأت میں مبالغہ کریں گے اور حقوق اسلام ادا کرنے کی بجائے اسلام سے ہی نکل جائیں گے اور اہل حق کے خلاف لڑائی لڑیں گے اور اہل حق انہیں قتل کردیں گے اور ان میں ایسی ایسی صفات کا آدمی ہوگا۔ یہ سب پیش گوئیاں معجزات کی اقسام ہیں جو ساری کی ساری پوری ہو کر رہیں وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ [1]

فتنہ کے دوران حق کی علامت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کو حضرت

[1] شرح نووی (۷/ ۱۶۶۔۱۶۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران دو دو اینٹیں اٹھاتے دیکھا تھا جبکہ دیگر صحابہ کرام ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے تو آپؐ نے ان سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا۔

عمار کے بارے میں افسوس کہ اسے باغی گروہ شہید کرے گا، وہ انہیں جنت کی طرف بلائے گا اور وہ اسے آگ کی طرف بلائیں گے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمار نے (یہ سن کر) کہنا شروع کر دیا۔

((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ)) ◆[1]

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں کئی طرح کی صورتوں میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا روشن معجزہ ہے۔ ایک تو یہ کہ عمار شہید ہوگا دوسرا یہ کہ اسے مارنے والے مسلمان ہوں گے تیسرا یہ کہ صحابہ آپس میں لڑائی بھی کریں گے چوتھا یہ کہ ان کے دو گروہ ہوں گے ایک باغی اور ایک غیر باغی گروہ ہوگا اور یہ سب کچھ صبح روشن کی طرح واقع ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ پر درود بھیجے جو اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ ◆[2]

امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی متواتر احادیث ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، عمار کو باغی جتھا شہید کرے گا اور یہ غیبی امور کی اطلاعات ہیں اور نبوت محمدؐ یہ کے نشانات ہیں اور صحیح ترین احادیث ہیں۔ ◆[3]

حضرت عمار رضی اللہ عنہ ۳۷ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شہید ہوئے اور جس طرح یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موقف کی صحت کی دلیل ہے اس طرح حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت کی سچائی کی بھی دلیل ہے، ورنہ حضرت رسول کریم ﷺ کو کس نے خبر دی تھی کہ ان کی امت ان کی وفات کے بعد دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور

◆[1] بخاری ح (۴۲۸) مسلم ح (۵۱۹۲)

◆[2] شرح نووی (۸/ ۴۰)

◆[3] الاستیعاب (۲/ ۴۱۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے باغی گروہ حضرت عمار کو شہید کرے گا۔

اس بات میں کوئی شبہ نہ رہا کہ یہ سب کچھ اس ذات کے وحی کرنے سے ہوا جو پوشیدہ اور مخفی باتوں کو جانتی ہے۔

چوتھا فتنہ۔ جنگ جمل

حضرت رسول کریم ﷺ جن فتنوں کے متعلق پیش گوئیاں فرمائیں ان میں سے ایک فتنہ آپ کی ازواج مطہرات میں ایک زوجہ محترمہ کا اونٹ پر سوار ہو کر نکلنا بھی ہے اور اس بات کی خبر بھی کہ اس کے اردگرد بہت سے مسلمان شہید ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الْأَدْبَبِ يُقْتَلُ حَوْلَهَا قَتْلَى كَثِيرَةٌ، تَنْجُو بَعْدَ مَاكَادَتْ)) ❶

کہ تم میں سے چہرے پر بہت سے بالوں والے اونٹ والی کون ہے، اس کے اردگرد بہت سے لوگ جانوں کی بازی لگا دیں گے اور وہ شہید ہوتے ہوتے بچ جائے گی۔

آپ کی یہ پیش گوئی اس وقت پوری ہوئی جب ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنگ جمل سے قبل بصرہ کی طرف چل پڑیں جب وہ بنی عامر کے چشموں پر پہنچیں تو کتے بھونک پڑے تو آپؓ نے پوچھا یہ کون سا چشمہ ہے؟

لوگوں نے بتایا یہ حوآب کا چشمہ ہے۔ آپؓ نے واپسی کا ارادہ فرمایا لیا۔ لیکن حواری رسول ﷺ سیدنا زبیرؓ بن عوام نے درخواست کی کہ آپؓ آگے تشریف لے جائیں، تاکہ اللہ تعالیٰ آپؓ کی تشریف آوری سے مسلمانوں کے درمیان صلح کی صورت پیدا کردے۔ آپؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول ﷺ نے ایک دن مجھ سے فرمایا، اس

❶ ابن ابی شیبہ ح (۳۷۷۸۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تم میں سے کسی کا کیا حال ہوگا جب اس پر حواب چشمے کے کتے بھونکیں گے۔ ❶

اس طرح آپؐ کی وفات کے پچیس سال بعد آپؐ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔

سیدنا محمد بن مسلمہ کی منقبت

اگرچہ اس فتنے کی آندھی نے بہت سے لوگوں کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا لیکن ان میں سے ایسے صحابہ کرام بھی تھے جو نہ تو فتنہ میں شریک ہوئے اور نہ انہیں فتنہ نے کچھ نقصان دیا۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ انہیں میں سے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمام لوگوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے سے ڈرتا تھا، سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ)) ❷

''کہ تجھے فتنہ نقصان نہ دے گا۔''

چنانچہ جب فتنے نے سر نکالا تو محمد بن مسلمہ نے اپنے متعلق رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی پوری کر دی آپؓ اس فتنے سے الگ رہے اور اپنی تلوار توڑ دی اور لکڑی کی تلوار بنالی۔ ❸

سیدنا حسن کی منقبت

حضرت نبی کریم ﷺ نے جس طرح ان فتنوں کی خبر دی جو مسلمانوں کو جدا جدا کر دیں گے اس طرح آپؐ نے اپنے نواسے سیدنا حسن بن علیؓ کے ذریعے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی بھی پیش گوئی فرمائی تھی حضرت ابو بکر ثقفیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سیدنا حسنؓ بھی مسجد میں آگئے

❶ احمد ح (۲۳۷۳۳)

❷ ابوداؤد (۴۶۶۳)

❸ العِبَر امام ذھبی (۱/ ۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے انہیں اٹھالیا اور فرمایا۔

((اِبْنِی هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ)) ❶

''میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرادے۔''

سو جس طرح حضرت رسول کریم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی اسی طرح ہی ہوا کہ ۴۰ء میں حضرت حسنؓ بن علیؓ، حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کے حق میں خلافت سے دست بردار ہوگئے اور اس سال کا نام سال جماعت رکھا گیا کیونکہ مسلمان طویل خانہ جنگی کے بعد ایک خلیفہ پر متفق ہوگئے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قصے میں چند فوائد ہیں، یہ قصہ حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت کی نشانی اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی فضیلت پر مہر تصدیق ہے کیونکہ آپؓ نے بادشاہت کو قلت تعداد، عاجزی اور کمزوری یا صحت کی خرابی کی بنا پر نہیں بلکہ اللہ کے ہاں اعلیٰ منزلت پانے کے لیے چھوڑ دیا کیونکہ آپؓ نے اندازہ کرلیا کہ مسلمانوں کے خون اسی طرح بچائے جاسکتے ہیں تو انہوں نے دین کی حفاظت اور امت کی مصلحت کا خیال رکھا۔ ❷

ان تمام روایات میں حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کے پے درپے دلائل ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے غیب کے خزانوں پر وحی کے ذریعے مطلع ہونے کی خصوصیت عطا فرمائی تھی اس لیے وہ پیش گوئیاں اسی طرح پوری ہوئیں جیسے آپؐ نے بیان فرمائی تھیں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے کیا خوب فرمایا:

أَرَانَا الْهُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ أَنْ مَا قَالَ وَاقِعٌ

''انہوں نے ہمیں اندھے پن سے نکال کر راہ ہدایت دکھادی سو ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ نے جو کچھ فرمایا وہ ہو کر رہے گا۔''

❶ بخاری ح (۷۱۰۹) ❷ فتح الباری (۱۳/ ۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہاردھم

حضرت رسولِ کریم ﷺ کا قربِ قیامت کی علامات بیان کرنا

www.KitaboSunnat.com

قیامت سے قبل جن چیزوں کے وقوع پذیر ہونے کی آپؐ نے خبر دی ہے ان کا تعلق بھی دلائل نبوت سے ہے۔

اور ہم انہیں یا ان میں سے بعض چیزوں کو اپنی آج کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں اور یہ وہی ہیں جنہیں علماء کرام نے قیامت صغریٰ کی علامات کا نام دیا ہے اور یہ موجود حالات جنہیں ہم آج کل دیکھ رہے ہیں یہ غیبی امور تھے جن پر اللہ نے اپنے نبی کو مطلع فرمایا تا کہ ان کا وقوع حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کی شہادت قرار پائے۔

قربِ قیامت سے متعلقہ پیش گوئیوں میں سے چند پیش گوئیاں آپؐ نے ان الفاظ میں بیان فرمائیں۔

((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَيَظْهَرُ الزِّنَا، وَتَكْثُرُ النِّسَاءُ وَيُقِلَّ الرِّجَالُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ إِمْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ)) ❷

"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زنا کھلے عام ہوگا، عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا سرپرست ایک ہی مرد ہوگا۔"

---

❶ فتح الباری (۷/ ۳۶۸) ❷ بخاری ح (۷۹)۔ مسلم ح (۴۸۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین کی ایک روایت میں اس سے زیادہ باتیں بیان ہوئی ہیں وہ یہ کہ:

((وَ يُشْرَبَ الْخَمْرُ، يَظْهَرَ الزِّنَا)) ❶

کہ شراب سرعام نوش کی جائے گی اور کھلے عام زنا ہو گا۔

ایک اور روایت میں ہے۔

((وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ)) ❷

''کہ زلزلے کثرت سے برپا ہوں گے اور اوقات سمٹ جائیں گے اور فتنے عام ہو جائیں گے اور ہرج یعنی قتل بڑھ جائیں گے۔''

ایک اور روایت میں اس طرح ہے۔

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ)) ❸

''وقت سمٹ جائے گا اور عمل ناقص ہو جائے گا اور بخل چھا جائے گا۔''

سو یہ آٹھ علامات ہیں جو قیامت سے پہلے پہلے نمایاں ہوں گی۔

پہلی علامت

جہالت کا عام ہو جانا اور لوگوں کے درمیان شرعی علم کی قلت پڑ جانا اور اس کی وجہ علماء ربانیین کے دنیا سے اٹھ جانے اور (عالم آن لائن قسم کے) ((رُؤُوسُ الْجُهَّالِ)) کے منظر عام پر آنے سے ہوگی، وہ لوگوں کو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دیگر لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ

❶ بخاری ح (۸۰)۔ مسلم ح (۲۶۷۱)
❷ بخاری (۱۰۳۶)
❸ بخاری ح (۷۰۳۷)۔ مسلم ح (۱۵۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)) ◆

''بیشک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ وہ اسے لوگوں سے چھین لے بلکہ وہ علماء کے قبض کر لینے کے ذریعے علم کو قبض کر لے گا جب وہ کسی عالم کو نہ چھوڑے گا تو لوگ جاہل طرہ داروں کو اپنا مفتی بنالیں گے چنانچہ ان سے سوالات پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دیگر لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

امام ابن بطال فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں قیامت کی جتنی علامات بیان ہوئی ہیں وہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں علم کم ہو گیا جہالت منظر عام پر آ چکی ہے۔ ◆

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جو کچھ ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ جس چیز کا انہوں مشاہدہ کیا وہ علم کے مقابلے میں جہالت کی فراوانی کا مشاہدہ تھا جبکہ حدیث سے مراد علم (جس سے تقویٰ وخشیت الٰہی نصیب ہوتی ہے) اس کی قلت کا استحکام ہے یعنی جہالت کے مقابلے علم آٹے میں نمک کے برابر ہوگا اور فقط جہالت ہی جہالت رہ جائے گی اور جہالت کی فراوانی میں طائفہ منصورہ یعنی علمائے ربانیین کا وجود اس حدیث کے مصداق میں رکاوٹ نہیں کیونکہ اس وقت وہ جہلاء کی جہالت کے سمندر میں صدف مروارید کی طرح، ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ◆

اگر امام ابن بطال اور پھر امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے دور کا یہ حال تھا تو ہمارے دور میں یہ صورت حال زیادہ آشکارا ہے اور کسی عقلمند پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ علماء ربانیین کے اٹھ جانے اور ان کے مناصب پر مدعیان علم کے براجمان ہو جانے کی آفت کس طرح بلائے جان بنی ہوئی ہے۔

◆ بخاري ح (۱۰۰)۔ مسلم ح (۲۶۷۳)

◆ فتح الباري (۱۳/ ۱۸)

◆ فتح الباري (۱۳/ ۱۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری علامت

دوسری علامت وہ ہے جس کی پیش گوئی حضرت نبی کریم ﷺ نے کردی ہے وہ مسلمانوں میں شراب نوشی کا دور دورہ۔ آپؐ نے ان لوگوں کی خبر دی ہے جو اسے پئیں گے وہ اس کا نام تبدیل کر کے اسے حلال قرار دیں گے اور اسے وہ شراب نہیں سمجھیں گے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

((يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيَ الْخَمْرَ ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا))

''میری امت کے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اسے اس کے اصل نام کی بجائے کوئی اور نام دے دیں گے۔اور دارمی کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔''

((فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا))

پھر وہ اسے حلال قرار دے دیں گے۔ ◆۱

اور اس کی تشریح اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے امام بخاری نے حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) ◆۲

کہ میری امت میں ایسی قومیں ہوں گی جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال قرار دیں گی۔

صد افسوس کہ بعض جاہل مسلمان، جہالت اور غفلت کی وجہ سے یہ محرمات تناول کررہے ہیں۔ یہ سمجھ کر کہ یہ تو منشطات (نشاط آور) مخدرات (سن کردینے والی) اور روح افزا مشروبات ہیں حالانکہ یہ سب کچھ شراب کی اقسام ہیں جنہیں اللہ نے حرام

◆۱ نسائی ح (۵۶۵۸) ابوداؤد ح (۳۶۸۸)۔ احمد (۷۔۱۷۶)۔ دارمی ح (۲۱۰۰)

◆۲ بخاری (تعلیقا)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے اور ان کے پینے والے، بیچنے والے اور بنانے والے پر لعنت کی ہے امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے خطبہ کے دوران منبر پر مسلمانوں کے سامنے بیان کیا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی ہے اور وہ پانچ اشیا سے تیار کی جاتی ہے۔ انگور، کھجور، شہد، گندم، اور جو اور جو چیز عقل کو ماؤف کر دے وہ خمر ہے سو یہ سب ہی شراب کہلاتی ہیں۔ [1]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبوت کے دلائل میں سے چند دلائل بیان ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے ان امور کے وقوع کی خبر دی۔ سو وہ واقع ہو رہے ہیں خصوصاً اس دور میں۔ [2]

تیسری علامت

مذکورہ بالا احادیث میں قربِ قیامت کی تیسری علامت لوگوں کا کھلم کھلا زنا کاری میں مبتلا ہونا ہے اور اللہ ہمیں پناہ میں رکھے یہ غیر مسلموں کے ہاں بطور کلچر کے فروغ پا رہا ہے۔ اور یہ وہ برائی ہے جسے تاریخ انسانیت کی تمام امتیں صدیوں سے برا کہتی رہی ہیں لیکن آج جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اس کے مناظر دکھائے جا رہے ہیں اور کافر حکومتیں اپنے قوانین کے ذریعے اس کی اجازت دے رہی ہیں بلکہ بعض حکومتوں نے اسے تجارت اور صنعت کا درجہ دے رکھا ہے۔

چوتھی علامت

جس کا حضرت نبی کریم ﷺ نے تذکرہ فرمایا ہے وہ ہے فتنوں کی کثرت اور ان سے جنم لینے والی قتل و غارت حضرت نبی کریم ﷺ نے اسے وضاحت سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْئٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْئٍ

---

[1] بخاری ح (۵۵۸۱)۔ مسلم ح (۳۰۳۲)

[2] فتح الباری (۱/ ۲۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُتِلَ)) [1]

''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ قاتل اس بات کو سمجھ نہ پائے گا کہ اس نے کس گناہ کی وجہ سے قتل کیا اور مقتول کو بھی پتہ نہ چلے گا کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل ہو گیا۔''

آج کل کی گوریلا وار میں بے گناہوں کا مارا جانا اور فتنوں کا بڑھتے جانا اس نبوی پیش گوئی کا مصداق ہے۔ قاتل نہیں جانتا کہ وہ کسے قتل کر رہا ہے اور کیوں قتل کر رہا ہے اسی طرح مقتول کو بھی پتا نہیں چلتا کہ اسے کس نے کس جرم میں مارا ہے ہمارے ملک پاکستان کے شہر کراچی میں خصوصاً اور پورے ملک میں عموماً روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں بے گناہ مارے جا رہے ہیں جبکہ پوری دنیا ہمیں بے گناہوں کے مارے جانے والے لوگوں کی تعداد حد شمار سے بھی زیادہ ہے۔ (اللہ ہمیں فتنوں سے محفوظ رکھے آمین)

پانچویں علامت

مذکورہ بالا صورتحال علامات نبوت کی پانچویں علامت کی تشریح کرتی ہے وہ علامت جو حضرت نبی کریم ﷺ کی اس حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا سرپرست ایک مرد ہوگا کیونکہ دوسروں کی بنسبت زیادہ تر مرد ہی جنگوں اور فتنوں کا ایندھن بنتے ہیں۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ عورتوں کی کثرت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ فتنے زیادہ ہو جائیں گے اور مردوں کا قتل عام ہو جائے گا کیونکہ عورتوں کی بنسبت آدمی زیادہ تر مردان کارزار ہوتے ہیں۔۔۔ اور ظاہر ہے کہ عورتوں کی کثرت کسی سبب کی بنا پر نہ ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ قدرتاً ہی ایسی صورتحال پیدا کر دے گا کہ مرد کم پیدا ہوں گے اور عورتیں زیادہ۔ [2]

---

[1] مسلم ح (۲۹۰۸)

[2] فتح الباری (۱/ ۱۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین الاقوامی مردم شماری کے نتائج اس پیش گوئی کی سچائی اور قرب وقوع (قیامت) کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کیونکہ ۲۰۰۲ء میں اقوام متحدہ کی مردم شماری کے مطابق مردوں کا تناسب ۴۹ فیصد تھا اور امریکی محکمہ شماریات توقع کر رہا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باشندوں کی تعداد ۲۱۰۰ء تک ۳۸ فیصد ہو جائے گی اور یہ اعداد و شمار اس بات کی توثیق کر رہے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے جس بات کی خبر دی ہے وہ پایۂ تکمیل تک پہنچنے والی ہے۔

چھٹی علامت

جبکہ چھٹی علامت جو قرب قیامت سے قبل وقوع پذیر ہوگی وہ اوقات کا سمٹ جانا ہے حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبُ الزَّمَانُ)) ❶

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ علم قبض نہ کر لیا جائے اور زلزلے بڑھ نہ جائیں اور اوقات سمٹ نہ جائیں۔"

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا، وقت سمٹ جائے گا اور عمل ناقص اور ادھورا ہوگا اور بخل چھا جائے گا۔ ❷

امام تورپشتی فرماتے ہیں کہ اسے وقت میں برکت کی قلت پر محمول کیا جائے گا اور ہر جگہ سے فائدہ رخصت ہو جائے گا یا یہ کہ ناگہانی آفات اور شدائد کے طوفانوں کے آگے بند باندھنے اور بڑے بڑے فتنوں میں مشغول رہنے کی وجہ سے لوگوں کو پتہ نہ چلے گا کہ دن اور رات کیسے گذر گئے۔ ❸

---

❶ بخاری ح (۱۰۳۶)
❷ بخاری ح (۷۰۶۲)۔ مسلم ح (۱۵۷)
❸ تحفة الاحوذی (۶/ ۵۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام خطابی فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے۔ انسانوں کی عمروں کا عرصہ کم ہونا اور ان میں برکتوں کا اٹھ جانا اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ ان دنوں اور راتوں کی مدت کا کم ہوجانا اور یہ مفہوم اس روایت کی بنا پر ہے جو یوں بیان کی گئی ہے:

((إِنَّ الزَّمَانَ يَتَقَارَبُ حَتّٰى يَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَالسَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ كَاِحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ)) ❶

"بیشک زمانہ (وقت) سمٹ جائے گا حتیٰ کہ سال مہینے کی طرح اور مہینہ جمعہ (یعنی سات دنوں) کی طرح اور جمعہ (یعنی سات دن) ایک دن کی طرح اور دن، ایک گھڑی کی طرح اور ایک گھڑی، کھجور کی ٹہنی (شاخ) کے جلنے کے بمقدار۔"

اس طرح علمائے کرام نے اس حدیث کو تین معنوں پر معمول کیا ہے۔ لوگوں کی عمروں کا چھوٹا ہونا یا برکتوں کا اٹھ جانا یا حقیقتاً اوقات کا سمٹ جانا۔

اس حدیث کے پہلے دونوں معانی تو بہت سے لوگوں کے مشاہدے میں ہیں خاص طور وقت سے برکت کا اٹھ جانا کیونکہ سال گذر چکا ہوتا ہے اور ہم میں سے کوئی ایک یوں سمجھتا ہے کہ مہینہ گذرا ہے، اور مہینہ گذر چکا ہوتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ایک ہفتہ ہی گذرا ہے۔

باقی رہا تیسرا معنی کہ حقیقتاً وقت ہی سمٹ جائے گا تو شاید یہ قبل از قیامت ہو، جب اللہ کے پیدا کردہ امور کونیہ میں بہت سا اختلال آ جائے گا مثلاً سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ درندوں کا گفتگو کرنا وغیرہ نوامیس جو اللہ کے امور کونیہ سے متعلق ہیں اور ہمارے روزمرہ کے مشاہدے سے خارج ہیں

ساتویں علامت

ساتویں علامت جس کی حضرت نبی کریم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے وہ

❶ عون المعبود (۱۱/ ۲۲۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زلزلوں کی کثرت اور اوقات کا سمٹ جانا، آج کے دور میں اس طرح کے زلزلوں کی کثرت آدمی کو تعجب میں ڈال دیتی ہے اور یہ زلزلے ہر آئے دن بڑھتے چلے جارہے ہیں حتیٰ کہ تقریباً کوئی مہینہ ایسا نہیں گذرتا کہ دنیا کے کسی مقام پر زلزلوں کے جھٹکے نہ آتے ہوں۔

بتائیے حضرت نبی کریم ﷺ کو چودہ صدیاں قبل اس غیبی امر کی کس نے خبر دی؟ (اس اللہ نے جو علام الغیوب ہے۔)

آٹھویں علامت

جبکہ قیامت کی علامتوں میں آٹھویں علامت جو دلائل نبوت میں سے ایک دلیل ہے وہ آپ ؐ کا اس بات کی خبر دینا کہ لوگوں میں کنجوسی بڑھ جائے گی ((وَ یُلْقَی الشُّحُّ))

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے مختلف احوال کے مطابق ان کے دلوں میں بخل سرایت کر جائے گا، یہاں تک کہ عالم اپنے علم میں بخل سے کام لے گا اور تعلیم اور فتویٰ ترک کر دے گا اور کاریگر اپنے ہنر کے سلسلے میں بخل سے کام لے گا حتیٰ کہ وہ کسی کو ہنر سکھانا چھوڑ دے گا اور مالدار اپنے مال میں بخل کرے گا حتیٰ کہ تنگ دست ہلاک ہو جائے گا (اِلَّا یہ کہ کسی کو اپنا ذاتی مفاد نظر آئے اور وہ کسی کو ہنر سکھا دے یا کسی کو چار روپے دے دے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ کہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں) اس حدیث سے مراد یہ نہیں کہ بخل کی بنیاد پڑ جائے گی، کیونکہ عموماً بخل کی خصلت ہر دور میں موجود رہی ہے۔ ◆

یہ سب کچھ دنیا میں کثرت سے ہو رہا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

نانویں علامت جو نبوت محمدیہ کی سچائی کی حیران کن دلیل ہے

امام مسلم رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم

◆ فتح الباری (۱۳/ ۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا۔

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حتّٰی یَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَکَاةِ مَالِهٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ أَرْضَ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأنْهَارًا)) ◆

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک مال بڑھ کر فالتو نہ ہو جائے حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو وہ کسی لینے والے کو نہ پائے گا اور یہاں تک کہ سرزمین حجاز پھر سے دریاؤں اور سرسبز چراگاہوں والی زمین نہ بن جائے۔''

کثرتِ مال کے متعلق تو گزشتہ سطور میں گفتگو ہو چکی ہے اب ہم اس پہلو پر گفتگو کریں گے کہ سرزمین عرب پہلے کی طرح دریاؤں اور چراگاہوں والی زمین بن جائے گی۔

چنانچہ یہ نبوی بشارت دو پہلوؤں پر مشتمل ہے ان میں سے پہلی تو یہ کہ جزیرہ عرب پہلے پانیوں اور سرسبز چراگاہوں والا خطہ تھا۔ اور دوسری یہ کہ وہ قیامت سے قبل اسی حالت کی طرف لوٹ آئے گا۔

اور یہ بات ہر خاص و عام کو معلوم ہے کہ آج کل جزیرہ عرب میں دریا اور نہریں نہیں ہیں اور اس کے صحراؤں میں سرسبز جنگلات بہت کم ہیں اور یہ حدیث اس حقیقت کا انکشاف کر رہی ہے کہ یہ پہلے سرسبز تھا اور یہ موجودہ حالت بدل کر پہلی صورت پر آ جائے گی جب قرآن مجید نے اللہ کے نبی ہود علیہ السلام کی قوم عاد، جو جزیرہ عرب کے جنوب میں صحرائے ربع خالی کے قریب آباد تھی۔ کے متعلق گفتگو کی ہے تو ان کو اپنا احسان یاد دلاتے ہوئے فرمایا۔

﴿وَ اتَّقُوا الَّذِیْٓ اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ○ اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ ○

◆ مسلم ح (۱۵۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴾ (الشعراء)

''اور اس ذات سے ڈرو جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جن کو تم جانتے ہو۔ اس نے تمہیں مویشیوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہیں باغات اور چشموں (سے بھی نوازا ہے)۔''

ان آیات میں قرآن نے بیان کیا ہے کہ ان کے آج کل کے لق ودق صحراء کسی دور میں پانیوں، باغوں سبزوں سے مالا مال تھے۔

پرانے شہروں میں سے فقط قوم عاد کے شہر ہی ایسے نہ تھے جنہیں صحراء کی ریت کے ذرات نے دفن کیا ہے بلکہ اور بھی ایسے بہت سے شہر تھے جو پچھلے دور میں آباد اور سرسبز شاداب تھے جنہیں ریت کے ٹیلوں نے غرق کر دیا تھا مثلاً جزیرہ عرب کے جنوب میں جدید دریافت شدہ شہروں (الفا اور اُوبار) کے کھنڈرات۔

صاف ظاہر ہے کہ اس طرز اور اس طرز کے شہر، لق ودق بے آب وگیاہ صحراؤں میں نہیں بنائے جائے بلکہ کثیر پانیوں والے سرسبز خطوں میں بنائے جاتے ہیں۔

جیالوجی اور آثار قدیمہ کے علماء کی تحقیقات میں بھی اس حدیث کے انکشاف کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ پورے جزم سے یہ بات کہتے ہیں کہ بیس ہزار سال قبل جزیرہ عرب کا خطہ بہت سے پانیوں والا خطہ تھا اور سرسبز وشاداب درختوں اور جھاڑیوں سے ڈھکا ہوا تھا اور اس میں بہت سے ایسے حیوانات تھے جو عموماً جنگلوں اور چراگاہوں میں پائے جاتے ہیں اور اس بات کی گواہی ان کے ان آثار سے ملتی ہے جو آج کل دریافت ہو رہے ہیں مزید برآں اس نبوی پیش گوئی کی سچائی کی توثیق ڈاکٹر ہال میکور نے ربع خالی کے موضوع پر اپنے P-H-D کے مقالے میں ذکر کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ آج سے اٹھارہ ہزار سال قبل بارشوں کے ادوار میں اس صحرائی خطے کو پانی کی جھیلوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ ◆[1]

◆ مجلہ الاعجاز العلمی شمار و نمبر۶ ص۔۳۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور جرمن جیالوجسٹ پروفیسر الفرید کروتر نے بھی سعودی عرب کی ملک عبدالعزیز یونیورسٹی میں منعقدہ علمی کانفرنس میں مذکورہ موقف کی موافقت کی ہے۔ اور اس نے مزید یہ بھی کہا کہ جزیرۃ العرب کا اسی حالت میں لوٹ آنا ریسرچ سکالرز کے ہاں مشہور مسئلہ ہے اور یہ علمی حقائق میں سے ایک حقیقت ہے اور ممکن ہے کہ ایسا ہو بھی جائے۔ اس نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے جس سے فرار ممکن نہیں۔

اور جب اسے حضرت رسول کریم ﷺ کی اس پیشگوئی کی خبر دی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے (وَ حَتّٰی تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وأَنْهَارًا) تو اس نے تعجب کیا اور کہا۔ یہ پیشگوئی تو اوپر کی طرف (یعنی اللہ کی طرف) سے وحی کے بغیر ممکن نہیں اور اس نے یہ بھی کہا کہ میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ اگر تم ان سب چیزوں کو جمع کرو اور ان تمام مسائل کو بھی جو قرآن میں تفصیلاً بیان ہوئے ہیں اور وہ مسائل جو زمین اور زمین کی تکوین اور عمومی علم کے متعلق ہیں تو لازماً تمہیں اس حقیقت کے اقرار پر آمادہ کر دیں گے کہ قرآن میں پیش کردہ مسائل بہت سے ذرائع کے مطابق صحیح ہیں اور آج کل کی علمی تحقیقات کے ذریعے ان کی توثیق ممکن ہے اور اس حد تک ممکن ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ قرآن سادہ آدمی کے لیے آسان سی علمی کتاب ہے اور اس میں ایسے بیان شدہ مسائل، جن کو اس وقت ثابت کرنا ممکن نہیں تھا، آج جدید علمی وسائل کی بنا پر آپ اس پوزیشن میں ہیں کہ ان کے ذریعے چودہ صدیاں قبل محمد ﷺ کی بیان کی ہوئی بات کو ثابت کر دیں۔ ◆

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم جزیرۃ العرب کی فضائی تصویر کا بھی ذکر کر دیں جو ہم تک خبر رساں اداروں کے ذریعے پہنچی ہیں۔ ان تصویروں کی روشنی میں جیالوجسٹ سکالرز نے انکشاف کیا ہے کہ جزیرہ عرب، زیرِ زمین پانی کی نہر کے اوپر تیر رہا ہے اور وہ کویت کی جانب سے مشرقی جزیرہ سے مغربی جزیرہ تک کی لمبائی میں

◆ إنه الحق هيئة الاعجاز العلمى رابطه العالم الاسلامى ص ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔فضائی تصویروں نے اس بات کو بھی واضح کیا ہے کہ کویت کے شمال مغرب کا وسیع و عریض رقبہ اس عظیم نہر کے ڈیلٹا کی نشان دہی کرتا ہے۔

بتایئے حضرت ﷺ کو ہزاروں سال قبل کے اس طرز کے جزیرہ عرب کی کس نے خبر دی؟

اور کس نے آپ کو خبر دی کہ جزیرہ عرب آئندہ ایام میں پہلے جیسا ہو جائے گا؟

بلاشبہ اللہ کی وحی نے جو آپؐ کی رسالت کی گواہی دیتی ہے۔

دسویں علامت

قیامت کی دیگر نشانیوں میں ایک ایسی نشانی جو قیامت سے پہلے رونما ہوگی اور ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ وہ آئے دن لوگوں میں پھیلتی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا:

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمِ الْحَرَامِ)) [1]

لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ آدمی پروا نہ کرے گا کہ جو کچھ وہ لے رہا ہے آیا وہ حلال ہے یا حرام؟

امام ابن التین فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ مال کے فتنے سے بچنے کے لیے اس بات کی خبر دی ہے اور یہ خبر آپؐ کی نبوت کے چند دلائل میں سے ہے آپؐ نے ایسے امور کی خبر دی ہے جو آپ ﷺ کے وقت میں نہ تھے۔اور اس خبر مین وجہ مذمت دونوں امور کو برابر قرار دینا ہے ورنہ حلال طریقے سے مال حاصل کرنا مذموم نہیں وہ جونسی صورت میں بھی ہو۔ [2]

آج کل مسلمان سود کے پھیل جانے اور اس کے اقتصادی زندگی میں مختلف

---

[1] بخاری ح (۲۰۵۹)

[2] فتح الباری (۴/ ۳۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورتوں میں داخل ہو جانے کی بنا پر آزمائش میں ہیں یہاں تک کہ جو لوگ اس سے دور رہتے ہیں وہ بھی اس کی سیاہی سے داغ دار نظر آتے ہیں اور ہمارے متعلق حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ قول سچ ثابت ہو رہا ہے۔

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ الرِّبَا، فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ)) [1]

''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ وہ سود کھائیں اور جو کوئی اسے نہ کھائے گا اس پر اس کا غبار (لازماً) پڑے گا۔''

امام سندھی رحمہ اللہ اس آفت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ وقت ہمارا یہی وقت ہے۔ إِنَّا لله وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ اس حدیث میں حضرت رسول کریم ﷺ کا روشن معجزہ ہے۔ [2]

اور یہ وبا ہمارے دور میں زیادہ واضح اور آشکار ہے آج کل سودی بنک لوگوں کے سرمائے کا محفوظ مقام بن گئے جہاں لوگ اپنے مال کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے رکھتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے اپنے حقوق اور تنخواہیں وصول کرتے ہیں اور ان کے ذریعے ہی اپنے سازو سامان وغیرہ کی قیمتیں ادا کرتے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن

گیارھویں علامت

امام احمد رحمہ اللہ نے ایک اور بات بھی روایت کی ہے اور حضرت نبی کریم ﷺ نے اس صورتحال کے متعلق خبر دی ہے کہ وہ آخری زمانے میں رونما ہوگی اور آجکل ہم اس کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی عام مسلمانوں کو سلام کہنے کی بجائے صرف اپنے جاننے والے کو سلام کہے گا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[1] النسائی ح (۴۴۷۹)۔ ابو داؤد ح (۲۸۹۳)۔ ابن ماجہ ح (۲۲۷۸)

[2] حاشیہ سندھی بر سنن نسائی (۷/ ۲۴۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔

((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ، لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ)) [1]

"قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ آدمی، کسی آدمی کو سلام کہے گا تو وہ محض جان پہچان کی بنا پر ہی کہے گا۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔

بارھویں علامت

((أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ، حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعِ الْأَرْحَامِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُورِ الْقَلَمِ)) [2]

"بیشک قیامت سے پہلے خاص لوگوں کو سلام کہنا اور تجارت کا اس قدر پھیل جانا کہ بیوی اپنے خاوند کی تجارت میں معاونت کرے گی اور قطع رحمی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور حق کی گواہی چھپا لینا اور قلم کے استعمال کا بڑھ جانا ہوگا۔"

اسی طرح حضرت رسول کریم ﷺ کا ان کاموں کے متعلق خبر دینا جو اکثر لوگ کر رہے ہیں مثلاً عام مسلمانوں کا ان لوگوں کو چھوڑ کر جن سے ذاتی تعارف نہیں، محض اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو سلام کہنا یہ آپؐ کی نبوت کے دلائل میں سے ہے کیونکہ یہ غیبی امر کی خبر ہے جسے سوائے اللہ کے یا اس کے جسے اللہ خود مطلع کر دے، اور کوئی نہیں جان سکتا گذشتہ حدیث دیگر علامات پر مشتمل ہے جو انسانی دنیا میں وقوع پذیر ہو رہی ہیں خاص طور پر قطع رحمی، جھوٹی شہادت اور کتمان حق۔

---

[1] مسند احمد ح (۳۸۴۸) شیخ احمد شاکر نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[2] مسند احمد ح (۳۸۷۰) ادب المفرد للبخاری ح (۱۰۴۹) صححه الحاکم (۴/ ۱۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھویں علامت

مزید برآں حدیث پاک نے ایک عجیب صورت حال سے پردہ اٹھایا ہے وہ ہے تجارت کا بڑھ جانا اور عورت کا اپنے شوہر کی تجارت میں شریک ہونا اور یہ صورتحال ہمارے اس دور میں بہت زیادہ ہے (کہ بیوی اپنے امور خانہ داری کے بجائے شوہر کے ذرائع انکم بڑھانے کے لیے نرسنگ، ایجوکیشن ماڈلنگ کے شعبوں میں جاب کر رہی ہے) اور اس سے بھی زیادہ عجیب خبر یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔

چودھویں علامت

((وَظُهُورِ الْقَلَمِ)) یعنی لوگوں کا کتابت (کمپوزنگ) سیکھنا اور یہ صورت حال ہمارے اس زمانے میں مکمل طور وقوع پذیر ہوئی ہے، کیونکہ عالم انسانیت میں ناخواندگی کی شرح تناسب گھٹ رہی ہے اور زوال کے راستے پر گامزن ہے اور خاص طور تعلیم کے ذرائع کی آسان دستیابی اور کیمونیکشن سورسز کی سہولت کی وجہ سے (مطلب یہ ہے کہ خیر القرون اور اس کے بعد کے ادوار میں بلند مقصد کی خاطر قلم استعمال ہوتا تھا لیکن آج کل ہر اہل و نا اہل شوقیہ طور پر قلم استعمال کر رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے چودہ صدیاں قبل کس طرح جان لیا کہ لوگوں میں قلم استعمال کرنے کا رجحان بڑھ جائیگا؟ (بدیہی جواب ہے کہ وحی اللہ کے ذریعے) اور جس دور میں آپؐ نے اس بات کی پیشگوئی فرمائی تھی اس دور میں کاتبین کی تعداد بمشکل ایک ہزار سے متجاوز ہوگی یہ پیشگوئی بھی نبوت کی علامات میں سے ایک مزید علامت ہے۔

پندرھویں علامت

نبوت محمدؐ یہ کے براہین سے متعلق ایک برہان یہ ہے کہ آپؐ نے علامات قیامت کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ)) ◆

قیامت کی علامات میں سے ہے کہ لوگ مساجد بنانے میں فخر و مباہات کریں گے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر انہیں بہت کم آباد کریں گے۔

جب حضرت ابن عباسؓ نے اس حدیث نبوی کی توثیق معلوم کی تو فرمایا، تم انہیں رنگ وروغن سے سجاؤ گے جس طرح یہود ونصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں کو سجایا۔ ◆

ابن رسلان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں روشن معجزے کا تذکرہ ہے کیونکہ آپؐ نے اپنے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کی خبر دی ہے اور اس وقت قاہرہ، شام اور بیت المقدس میں بادشاہوں کی طرف سے رنگ وروغن اور بیل بوٹوں سے آراستہ، بہت سی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ ◆ بلکہ برصغیر پاک و ہند میں بادشاہی مسجد لاہور، فیصل مسجد اسلام آباد، اور دیگر شہروں کی مساجد اس کی سچائی کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔

سولہویں علامت

ان عجیب اور آفتاب نیمروز کی طرح روشن پیشگوئیوں میں سے ایک پیش گوئی لوگوں کے فلائٹس اور پلازے بنانے میں مسابقت سے متعلق ہے اور آپؐ نے یہ پیش گوئی اس دور میں کی جب اتنی بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرت جبرائیلؑ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے قیامت کی علامات کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

((أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ

◆ نسائی ح (۶۸۹)۔ ابو داؤد ح (۴۴۹)۔ ابن ماجہ ح (۷۳۹)

◆ بخاری باب بنیان المساجد۔

◆ عون المعبود (۲/ ۸۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ)) ❶

لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تو برہنہ پا اور بھوکے ننگے چرواہوں کو دیکھے گا کہ وہ بلند و بالا پلازے اور فلائٹس بنانے میں مقابلے کریں گے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فقر و فاقہ اور بدحالی کا شکار رہنے والے دیہاتیوں اور خانہ بدوشوں کے ہاں روپیہ پیسہ عام ہو جائے گا اور وہ بلند و بالا مکانات بنانے میں مقابلہ جات کریں گے۔ ❷

ہمارے اس دور (۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰۰۹ء) میں علمی ترقی ہوئی ہے اور مال و دولت کی فراوانی ہو چکی ہے اور (اللہ کے فضل سے) بلند و بالا محلات اور پلازے تعمیر ہو چکے ہیں اور اس معاملے میں لوگوں کے اندر فخر و مباہات در آئے ہیں (اور عرب بدو بڑے فخر سے اجنبی اور غیر ملکی مزدوروں سے کہتے ہیں: أَتَدْرِي مَنْ أَنَا؟ لِي أَرْبَعَ فِلًا (جانتا ہے تو کہ میں کون ہوں؟ میرے چار پلازے ہیں)

اور اللہ نے اپنے فضل و کرم سے فقر و فاقہ کی شکایت کرنے والے ملک کو دولت سے مالا مال کر دیا ہے اور اب وہ دنیا کے امیر ترین ممالک میں شامل ہو گیا ہے اور اس کے باشندے دیگر امیروں کے مقابلے میں بلند و بالا پلازے اور محلات بنا رہے ہیں۔ اور یہ مصداق ہیں اس پیش گوئی کا جو حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمائی تھی۔

سترھویں علامت

اور اس طرح کی پیشگوئیوں میں سے ایک پیش گوئی جو زبان نبوت سے ادا ہوئی اور ہمارے اس دور میں وہ پوری ہوئی ہے وہ ہے لوگوں کا حیوانی سواریوں (گھوڑوں، خچروں، اونٹوں) سے بے نیاز ہو جانا اور ان کے بجائے جدید ٹیکنالوجی سے تیار شدہ کاروں، جہازوں وغیرہ ذرائع آمد و رفت کو استعمال کرنا، اس جدید صورتحال کے متعلق

❶ مسلم ح (۸)

❷ شرح صحیح مسلم (۱/ ۱۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔

﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النحل: ۸)

''اور گھوڑے اور خچر اور گدھے اس لیے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ تمہارے لیے) زینت بھی ہیں اور وہ ایسے ذرائع آمد و رفت پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔''

پس جب اللہ نے یہ جدید وسائل پیدا کئے ہیں تو حضرت رسولِ کریم ﷺ کی پیش گوئی پوری ہو گئی کہ:

((وَلَتُتْرَكُنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا)) ❶

(کہ تم جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دو گے پس ان پر سواری نہ کی جائے گی) حضرت رسولِ کریم ﷺ نے ایک حدیث شریف میں ان مرکوبات (سواریوں) کی چند صفات بھی ذکر کی ہیں جنہیں لوگ استعمال میں لائیں گے اور چند منکرات بھی جوان کے ساتھ ہوں گی۔

اٹھارویں علامت

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَيَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِيْ رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلَى السُّرُوْجِ كَأَشْبَاهِ الرِّجَالِ، يَنْزِلُوْنَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ نِسَاءُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلَى رُؤُسِهِمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ)) ❷

''عنقریب میری اُمت کے آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو نرم و ملائم گدّوں (فوم) پر سوار ہوں گے شکل صورت میں مردوں جیسے، وہ مسجد کے دروازوں پر سواریوں سے اتریں گے ان کی عورتیں نیم عریاں ہوں گی،

---

❶ مسلم ح (۲۵۵)   ❷ مسند احمد ح (۷۰۴۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سروں کے بال دبلے بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔"

انیسویں علامت

حضرت نبی کریم ﷺ نے قیامت سے قبل بہت سی ایسی ناگوار عادات کی خبر دی جو آپ ﷺ کی امت میں پیدا ہوں گی ان میں سے بہت سی عادتیں ہم آج کل کے مسلمانوں کے اندر دیکھ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم بعض مسلمان ملکوں میں کچھ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سوگ کی تقریبات (تیجا، ساتا، چالیسوں) میں اور قبروں پر یا مساجد کے دروازوں پر قرآن پڑھتے ہیں اور اس سے ان کے غرض اُجر و ثواب کی نہیں ہوتی بلکہ روپے پیسے اینٹھنے یا نمائش اور دکھلانے کی ہوتی ہے بلکہ ان میں سے کوئی تو فقط اتنا ہی قرآن پڑھتے ہیں جتنا روپیہ ملتا ہے یہ صورت حال مصداق ہے اس پیش گوئی کا جو آں حضرت ﷺ نے بیان فرمائی کہ

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)) ◆

"جو کوئی قرآن پڑھے تو چاہیے کہ وہ اس کے طفیل اللہ سے سوال کرے کیونکہ ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گی۔"

اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ قرآن کو تین طرح کے آدمی پڑھتے ہیں۔ ایک تو وہ جو فخر و مباہات کے لیے پڑھتا ہے دوسرا آدمی لوگوں سے حلوے مانڈے کھانے کے لیے پڑھتا ہے۔ تیسرا آدمی اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر پڑھتا ہے۔ ◆

مسلمانوں کے بہت سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے حالات پر گہری نظر رکھنے والے آدمی کو یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ وہ اپنی وضع قطع اور رسوم و رواج میں بلکہ ہیر اسٹائلز (حجامتوں) کے معاملے میں بھی دوسروں کی نقالی کر رہے ہیں۔ ان کے بارے

◆ ترمذی ح (۲۹۱۸)۔ احمد ح (۱۹۳۸۴)

◆ بیہقی شعب الایمان (۲۶۳۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ قول سچ ثابت ہوا کہ:

((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا حُجْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ فَمَنْ؟)) ◆

"تم پہلے لوگوں کے طور طریقے اختیار کرلوگے بالشت برابر بالشت کے اور بازو برابر بازو کے یہاں تک کہ اگر وہ سانڈھے کے بل میں گھسے تو تم بھی ان کے پیچھے گھسو گے ہم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول اس سے، یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا؛ اور کون؟"

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سَنَنَ، سین اور نون کے فتح (زبر) کے ساتھ۔ اور اس سے مراد راستہ ہے اور بالشت اور بازو۔

سانڈھے کے بل کی تمثیل بیان کرنے سے مراد شدت موافقت ہے اور موافقت سے مراد گناہوں اور انحرافات میں موافقت ہے نہ کہ کفر میں۔

اس حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا معجزہ بیان ہوا ہے۔ کیونکہ واقعتاً وہی ہو رہا ہے۔ جس کی آپ ﷺ نے خبر دی تھی۔ ◆

بیسویں علامت

اور یہ جو مسلمان خواتین میں چادروں اور شرعی ملبوسات سے بے نیازی اور ننگے سر اور ننگے منہ پھرنے کی قباحت در آئی ہے اور پردے کی بجائے جاذب نظر بے حجابی فیشن کی صورت اختیار کر چکی ہے، یہ بھی حضرت نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ پیشگوئی کی سچائی پر شاھد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ

◆ بخاری ح (۷۳۲۰)۔ مسلم ح (۲۶۶۹)

◆ شرح مسلم (۱۶/ ۲۱۹۔۲۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ۔ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رَؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا)) ❶

''دوزخیوں کی دو قسمیں، مجھے ابھی تک (اپنی امت میں دکھائی نہیں دیں)'' ایک تو وہ قوم (محکمہ) جس کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں جیسے کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کی پٹائی کرتے ہیں۔ اور ایسی عورتیں جو نیم عریاں ہیں لوگوں کی طرف مائل ہونے اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے والی ہیں ان کے سروں کے بال بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح گندھے ہوئے ہیں فقط لوگوں کی توجہ اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے۔ نہ وہ جنت میں داخل ہوں گی، اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی اور اس کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔''

امام نووی ؒ کے مطابق آپ ؐ کے قول ((رَؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ)) کا معنی یہ ہے کہ وہ سر پر لپیٹے جانے والی چیزوں سے اپنے سروں کو اونٹوں کی کوہانوں کی طرح بنائیں گی مثلاً بڑی کی پونی اور اوڑھنی وغیرہ (کلیپ) کے ساتھ۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نبوت کے معجزات میں سے ہے، کیونکہ جیسا آپ ؐ نے بیان فرمایا تھا بعینہ اسی طرح ہو چکا ہے چنانچہ اصحاب السیاط سے مراد ایس۔ پی کے ماتحت پولیس اہلکاران ہیں، جبکہ كَاسِيَاتٌ کی مختلف صورتیں ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ عورت اپنی خوبصورتی دکھانے کے لیے اپنے بدن کا کچھ حصہ کھول دے۔ چنانچہ ایسی عورتیں جو اس قدر باریک لباس پہنیں کہ اس کے نیچے والے اعضاء صاف نظر آئیں، وہ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ ہوں گی یعنی ظاہراً لباس میں ملبوس لیکن معناً ننگ

❶ مسلم ح (۲۱۲۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدن۔ ◆

اگر امام نووی رحمہ اللہ کے دور میں یہ کچھ تھا تو آج کل ہمارے زمانے میں یہ اس بھی زیادہ ہو رہا ہے۔

وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ العظيم

اکیسویں علامت

اور جو چیزیں قبل از قیامت وقوع پذیر ہوں گی ان میں سے لوگوں کے درمیان امانت کا ضیاع بھی ہے اور اس چیز کی حضرت رسول کریم ﷺ نے اس وقت خبر دی جب ان کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس طرح کی باتیں کر رہے تھے اسی طرح کرتے چلے گئے یہ دیکھ کر بعض لوگوں نے کہا کہ آپؐ نے اس کی بات کو ناپسندیدگی سے سنا ہے اور بعض نے کہا کہ آپؐ نے سنا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اپنی بات مکمل کر لی اور پھر فرمایا۔ قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا میں یہیں ہوں اے اللہ کے رسولؐ

آپؐ نے فرمایا:

(((فَإِذا ضُيِعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ) قَالَ۔كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قال صلى الله عليه وسلم : اِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) ◆

جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

اس نے پوچھا۔ امانت کے ضیاع سے مراد کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ جب مناصب نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت

◆ شرح مسلم (۱۷/ ۱۹۰) فیض القدیر للمناوی (۴/ ۲۰۸)

◆ بخاری ح (۶۴۹۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انتظار کر۔ امام ابن بطال اس علامت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سربراہان حکومت کو اپنے بندوں پر امین بنایا ہے اور ان پر واجب کر دیا ہے کہ وہ لوگوں سے خیر خواہی کریں، لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ اہل دین کو حکومتی مناصب پر فائز کریں اگر انہوں نے وہ بے دین لوگوں کو مناصب پر فائز کر دیا تو انہوں نے اس امانت کو ضائع کر دیا جو اللہ نے ان کو عطا کی تھی۔ ◆

آخری زمانے میں امانت کا ضیاع یہی ہے کہ مناصب ان لوگوں کے سپرد نہ کیے جائیں جو ان کے اہل ہیں بلکہ جان پہچان اور مال و دولت والوں کے سپرد کیے جائیں تاکہ دیگر لوگوں کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔

اور یہ امانت لوگوں میں تسلسل کے ساتھ کم ہوتی جائے گی حتیٰ کہ ایک ایسا دور آجائے گا کہ میرٹ کا معیار بدل جائے گا اور امانت اٹھالی جائے گی تو لوگ آپس میں بیع و شراء کریں گے اور ان میں کوئی ایک بھی ایسا نہ ہوگا کہ دیانت داری برتیں چنانچہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں کوئی دیانت دار آدمی ہے۔ اور کسی آدمی کے متعلق کہا جائے گا کہ واہ وہ کتنا عقل مند ہے اور کس قدر ذہین ہے اور وہ کتنا طاقتور ہے! اور اس (ممدوح) انسان کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ ◆

پاکستان کی ہر حکومت کی مرکزی اور صوبائی کابینہ اس علامت کے ظہور کا بیّن ثبوت ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بائیسویں علامت

ملت اسلامیہ مسلسل تفرقہ بازی اور کمزوری کا شکار ہو رہی ہے اور اس کے ممالک قریب اور دور والوں کی چراگاہ عام بنتے جا رہے ہیں اور انہیں یہ بات کام نہیں دے رہی کہ ان کی آبادی دس ملین سے بھی تجاوز کر رہی ہے، وہ سیلاب کی جھاگ کی طرح

◆ فتح الباری (۱۱/ ۳۴۲)

◆ بخاری ح (۷۰۸۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے وزن ہیں ان کے بارے میں حدیث نبوی یچ ثابت ہوئی ہے کہ:

((يُوْشَكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعٰى الآكِلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا۔ فَقَالَ قَائِلٌ۔ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ۔ بل اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ ولٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، ولَيَنْزِعَنَّ اللّٰه مِنْ صُدُوْرِ عُدُوِّكُمُ الْمُهَابَةَ مِنْكُمْ ،وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ۔ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَّةُ الْمَوْتِ)) [1]

''قریب ہے کہ اتحادی فوجیں تم پر یوں پل پڑیں جس طرح بھوکے کھانے کے دسترخوان پر پل پڑتے ہیں۔''

ایک کہنے والے نے کہا۔ اے اللہ کے رسول۔کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ایسا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا۔نہیں بلکہ تم اس دور میں بہت بڑی تعداد میں ہوگے لیکن سیلاب کی جھاگ کی طرح بے وزن ،اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دل سے تمہارا رعب وجلال نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وھن پیدا کر دے گا۔

ایک کہنے والے نے کہا۔اے اللہ کے رسول وَھن کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ مال وزر سے محبت اور موت سے نفرت۔

یہ تمام پیشگوئیاں اس داعی الی اللہ کی طرف سے ہیں جو بغیر وحی کے نہیں بولتا اور یہ صورتحال حضرت رسول کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کے دلائل میں سے ایک اور دلیل ہے لہذا ان واقعات اورحوادثات کی صدیوں پہلے پیش گوئی کرنا اور پھران کا بعینہ اسی طرح وقوع پذیر ہونا جس طرح کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خبر دی تھی یہ آپؐ کی سچی نبوت کی سچی دلیل اور برہانِ صادق ہے۔

❀❀❀

---

[1] ابوداؤد ح (۴۲۹۷)۔ احمد ح (۲۱۳۶۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت ایمان

قارئین کرام! اس طرح کے دلائل و براہین نے گذشتہ انبیائے کرام کی نبوت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے اور ان کے دعوائے رسالت کی سچائی کے اہرام تعمیر کیے ہیں اور ان دلائل کے ساتھ ہی انسانی دنیا پر اللہ کی حجت تمام ہوئی ہے تاکہ جو زندہ رہنا چاہتا ہے وہ یقین کے ساتھ زندہ رہے اور جو ہلاک ہونا چاہتا ہے وہ اپنی ہلاکت کے یقین کے ساتھ ہلاک ہو جائے ہم نے سیدنا و مرشدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے جتنے بھی دلائل ذکر کیے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا ہونیوالے آفتاب نبوت کی چند کرنیں ہیں۔ان کی روشنی میں ہم منکرین نبوت محمدیہ سے پوچھنے کی جسارت کرتے ہیں کہ۔

ایسا صادق اور امین شخص جسے اللہ نے ہزار کے قریب سچ ثابت ہونے والے مغیبات پر مطلع کیا ہو، کیا وہ سچا نبی نہیں؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے دعوائے نبوت میں تو سچا نہ ہو لیکن اس کے دعوے کو مستحکم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اسے مغیبات پر مطلع کردے تاکہ اس کے منکرین پر اس کی حجت تمام ہو جائے۔

بھلا وہ اللہ تعالیٰ کا ایسا پیارا اور چنیدہ رسول نہیں! جس کی دعاؤں کے لیے اس نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے اور انہیں شرف قبولیت عطا کر کے اس کی مرادیں پوری کر دیں۔ بھلا جس شخص کے دعوائے نبوت کی سچائی کو مستحکم کرنے کے لیے وہ اپنے امور کونیہ تبدیل کر دے اور اس کی برکت سے خرق عادت کے طور پر تھوڑے سے کھانے اور پانی کو کثیر کر دے اور اس کے لعاب اور پھونک سے مریضوں کو شفا بخش دے اور آسمان کے جگر پر چاند کو شق کر دے، بتایئے کوئی ہوش مند شخص اس کے ثبوت میں شک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا ہے؟

بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایسا نبی اور رسول ہیں جن کے مبعوث ہونے کی انبیائے کرام نے بشارت دی، اور حضرت ابراہیمؑ نے اس کی بعثت کے لیے دعاء مانگی اور مسیحؑ نے اُن کی بعثت کی نوید سنائی اور وہ جبل فاران کی چوٹی سے چمکا اور اُن کی تسبیح سے زمین گونج اٹھی اور علمائے اہلِ کتاب ان کی تسبیح کی صدائے بازگشت پر اسلام لائے۔قرآن نے کتنی خوبی کے ساتھ ان کی شہادت کا تذکرہ کیا ہے۔

﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا، قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ (رعد: ۴۳)

"کافر لوگ کہتے ہیں کہ تُو پیغمبر نہیں ہے کہہ دیجیے میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی بطور گواہ کے کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔"

حضرت نبی کریم ﷺ کی بے داغ سیرت اور شاندار کردار پر حقیقت پسندانہ غور و فکر نے غیر مسلم مفکرین اور فلاسفہ کو اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور کردیا کہ اس کائنات میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں ہے، نہ فضیلت کے اعتبار سے، نہ اوّلیت کے اعتبار سے نہ شخصیت کے اعتبار سے نہ اصولوں کی عمدگی کے اعتبار سے۔

اب ہم قائین کرام کے سامنے ان کی منصفانہ شہادتوں کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

مشہور فلاسفر گوئٹے اپنی کتاب "مغربی شاعر کا دیوان مشرق" میں لکھتا ہے ہم اہل یورپ اپنی تمام تر دانش کے باوجود وہاں تک نہیں پہنچ سکے جہاں محمد (ﷺ) پہنچ گئے تھے، اور نہ کوئی وہاں تک پہنچ سکے گا۔۔۔ میں نے انسانی دنیا کے لیے اعلیٰ مثال تلاش کرنے کے لیے تاریخ امم کا مطالعہ کیا تو مجھے محمدؐ النبی ﷺ کے سوا کوئی ایسا انسان نظر نہ آیا جسے لوگوں کے لیے اسوہ حسنہ قرار دیا جاسکے۔۔۔حق کو اس طرح غالب اور بلند کرنا واجب ہے جس طرح محمد (ﷺ) نے کیا، اس نے کلمہ توحید کے ساتھ پوری دنیا کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرنگوں کر دیا۔

فرانس کا فلسفی شاعر مارٹن اپنی کتاب ''سفر نامہ مشرق'' میں لکھتا ہے۔ میری زندگی کا اہم موڑ یہ ہے کہ میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا شعور سے مطالعہ کیا ہے اور مجھے ان میں پائیداری اور عظمت نظر آئی ہے۔ بھلا کس میں جرأت ہے کہ وہ تاریخی شخصیات میں سے محمد ﷺ جیسا انسان پیش کر سکے؟ بھلا دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے جو عظمت انسان کو پرکھنے والے تمام معیارات میں محمد ﷺ سے عظیم تر ہو؟ فتح ونصرت کے وقت اس کا طرز عمل، تبلیغ رسالت کے لیے اس کے مختلف ڈھنگ، اس کی طویل نمازیں، اس کے آسمانی مکالمے، یہ سب کچھ اس کے عقیدے کی مضبوط بنیادوں پر دلالت کرتے ہیں، ایسا رسول، ایسا خطیب، ایسا قانون دان، ایسا فاتح، ایسا مصلح العقاید جس نے عبادت الٰہی کے ایسے طریقے کی بنیاد رکھی جس میں تصویروں کے تقدس کا کوئی شائبہ نہ ہو، وہ محمد (ﷺ) ہی ہیں۔ محمد رسول (اللہ) نے ایسے تمام معتقدات کو ملیا میٹ کر دیا جو خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ تصور کیے جاتے تھے۔

مشہور مؤرخ ول ڈیورنٹ اپنے انسائیکلوپیڈیا قصة الْحِضَارَة میں لکھتا ہے۔

جب ہم کسی ایسے آدمی کی عظمت کا فیصلہ دینا چاہیں جس کا لوگوں کو راست پر لانے میں عظیم کردار ہو تو ہم فیصلہ دیں گے کہ مسلمانوں کے رسول حضرت محمد (ﷺ) ہی ایسے عظیم انسان ہیں جن کا تاریخ کے عظیم لوگوں میں کوئی ثانی نہیں اس نے تعصب اور خرافات کے خودسر گھوڑے کو لگام دی اور یہودیت، نصرانیت اور اپنے ملک کے قدیم مذہب کے مقابلے میں ایسا شفاف اور طاقتور مذہب قائم کیا جو ہمارے آج کے دن تک ایک ہولناک طاقت کی صورت میں موجود ہے۔

مؤرخ کانٹ کاتیانی اپنی کتاب تاریخ اسلام میں حضرت نبی کریم ﷺ کی دو خصلتوں کو خصوصیت سے بیان کرتا ہے اور وہ ہیں محبت اور امن اور بعض لوگ انہیں دانستہ طور پر پردہ اخفاء میں رکھنے میں مصروف ہیں وہ لکھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا رسول اللہ (محمد ﷺ) اس لائق نہیں کہ اس کی سیرت دنیا والوں کے سامنے پیش کی جائے تاکہ اس کے اور اس کی دعوت، جو وہ دنیا میں محبت وسلامتی پھیلانے کے لیے لائے ہیں، کے مخالفین اسے مٹانے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔

مشہور متشرق ہیل اپنی کتاب حضارۃ العرب میں لکھتا ہے محمد ﷺ نے کائنات کے سامنے امت نکالی، زمین میں اللہ کی عبادت کو فروغ دیا، عدالت اور معاشرتی مساوات کی بنیادیں رکھیں اور ایسی قوم میں نظم ونسق اور عزت واطاعت کا وصف پیدا کیا جو خودسر ہونے کی وجہ سے نظم نسق کے نام سے بھی واقف نہ تھی۔

ہسپانوی متشرق جان لیک اپنی کتاب (العرب) میں لکھتا ہے۔ محمدؐ کی زندگی کی تعریف، اللہ تعالیٰ کے اس قول وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سے زیادہ اچھے انداز میں بیان کرنا ممکن نہیں، حضرت محمد ﷺ حقیقی رحمت تھے، میں بڑے شوق اور بڑی چاہت سے ان پر درود سلام پڑھتا ہوں۔

اس سلسلے کی آخری شہادت سر گستاف گبن کی کتاب حضارۃ العرب میں پڑھیے وہ لکھتا ہے۔

جب لوگوں کی قدر و قیمت کا اندازہ ان کے جلیل القدر اعمال اور کارناموں کی بنا پر کیا جائے گا تو حضرت محمد ﷺ ایسی عظیم شخصیتوں میں عظیم تر نظر آئیں گے جن سے تاریخ واقف ہے یورپی دانشوروں نے اب محمد ﷺ کے ساتھ انصاف کرنا شروع کر دیا ہے باوجودیکہ مذہبی تعصب نے بہت سے مؤرخین کی بصیرت کو اندھا کر دیا ہے اور وہ ان کی فضلیت کا اعتراف کرنے سے گریزاں ہیں۔◆ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وَ مَلِيْحَةٌ مَاشَهِدَتْ لَهَا ضَرَّاتُهَا
وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

◆ دیکھیے عمادالدین خلیل کی کتاب قالوا عن الاسلام ص (۱۱۷۔۱۲۶) اور عبدالمعطی دلالاتی کی کتاب رَبِحَتُ مُحَمَّدَ وَلَمْ اَخْسَرِ الْمَسِيْح ص (۱۲۳۔۱۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمگیر شہرت کی حامل کتاب ''ہیروز آف ہیروز'' کا مصنف پروفیسر طامس کارلائل، کیمبرج یونیورسٹی انگلینڈ کا مایہ ناز استاد، اور شہرہ آفاق مؤرخ اور ادیب، اور انگلستان کا قابل فخر سپوت اور صحیح الاعتقاد عیسائی تھا۔

وہ اس حقیقت سے آگاہ ہونے کے باوجود کہ یوحنا (یحییٰ) علیہ السلام نے جنگلی جڑی بوٹیاں اور جنگلی شہد پر گزارا کر کے بستی بستی اور شہر شہر جا کر وعظ و تبلیغ کی اور ہزاروں پاپیوں کو توبہ تائب کرا کر بپتسمہ (غسل) دیا اور کلمہ حق کی خاطر گردن کٹوا دی۔

اور اس حقیقت کو جاننے اور ماننے کے باوجود کہ زکریا علیہ السلام نے اپنی مناجات سے فضاؤں میں گونج پیدا کر دی اور رب مہربان سے التجائیں کر کے بے موسم پھل حاصل کر لیا۔

اور اس حقیقت کے معترف ہونے کے باوجود کہ داؤد علیہ السلام نے وفور شجاعت سے ساڑھے بارہ فٹ لمبے زرہ پوش جرنیل جالوت کو میدان جنگ میں پچھاڑ کر اس کا سر کاٹ دیا تھا اور متفرق اسباط بنی اسرائیل میں جمعیت پیدا کر کے ایسی پائیدار سلطنت قائم کی تھی جس کا فرزندان یعقوبؑ خواب بھی نہ دیکھ سکتے تھے۔

اور وہ اس بات کو جاننے اور ماننے کے باوجود کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون مصر سے نجات دلائی اور اپنے معجزات سے بنی اسرائیل کے حوصلے بڑھائے اور انہیں بحر قلزم کے ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک پہنچایا۔

اور وہ اس حقیقت پر ایمان رکھنے کے باوجود کہ یسوع (عیسیٰ) علیہ السلام کلمۃ اللہ ہے اور اللہ نے اسے شفاء مرضیٰ، احیائے موتیٰ جیسے معجزات عطا فرمائے تھے اور انہوں نے یہودی فریسیوں کی بد اعمالیوں پر زبردست تنقید کی تھی اور لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لیے دن رات ایک کر دی اور اس کی پاداش سزائے موت کے مستوجب قرار پائے تھے لیکن پھر بھی اپنی کتاب ہیروز آف ہیروز کا آغاز حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ تذکرے سے کرتا ہے تو کیوں؟

صرف اس لیے کہ اس کی نگاہ میں محمد النبی ﷺ کے وعظ و ارشاد، دعا و مناجات، جدوجہد، حلم و کرم، جاہ و جلال، تواضع و فروتنی، سیاست و سیادت کے مقابلے میں آدم علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا مسیح علیہ السلام اللہ کے پیغمبروں اور پوری دنیا کے، ریفارمروں، فلاسفروں، کشور کشاؤں، شاعروں اور ادیبوں، سیاست دانوں اور جہانبانوں کے کارنامے سورج کے آگے چراغ رکھنے کے مترادف ہیں۔ ﷺ

(مستفاد از رحمۃ للعالمین قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

لہٰذا کائنات کے تمام گوشوں میں بسنے والے باشعور لوگوں کو اس مقدس رسول کی رسالت پر صدق دل سے ایمان لانا چاہیے اور ان کے خاکے بنانے والوں پر لعنت بھیجنی چاہیے۔

بھلا جس ذات والا برکات کو اللہ نے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی شان عطا کی ہو اور مشرق بعید سے لے کر مغرب بعید تک ہر گھڑی اور ہر پل اس پر درود پڑھے جا رہے ہوں اور اقصائے عالم کے شاہ و گدا اس کے جوتے صاف کرنے کی آرزو رکھتے ہوں کیا اس طرح کی اوچھی حرکتوں سے بھلا ان کی محبت میں کمی آ سکتی ہے، ہرگز نہیں۔

رَبِّ لَا تَسْلُبْنَا حُبَّهٗ اَبَدًا
وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ آمِيْنَا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنے والوں میں شامل فرمائے اور ہمیں ان کے دین پر قائم دائم رکھے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے دن ان کے حوض کوثر سے سیراب فرمائے اور ہمیں ان کے پاس فردوس بریں میں جگہ نصیب فرمائے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہدا اور صالحین کے پاس جو بہت ہی اچھے ساتھی ہیں (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ان کی یاد کا عالم بھی بندگی کی طرح
غموں میں بھی مجھے لذت سی ہے خوشی کی طرح

جو نام لیوا ہے ان کا دور ہو کہ قریب
نظر ہر ایک پہ ہے مخصوص امتی کی طرح

یہ آرزو ہے درِ مصطفیٰ پہ دم نکلے
یہ فرض بھی ہو ادا، قرضِ زندگی کی طرح

غمِ رسول فروزاں ہے جن کے سینوں میں
وہ ظلمتوں سے گزرتے ہیں روشنی کی طرح

عیاں ہیں جن پہ شہادت کے راز اے دانش
وہ لوگ موت پہ گرتے ہیں زندگی کی طرح

(احسان دانشؔ)

ہدیہ عقیدت منجانب:
میاں ثناء اللہ صاحب، بسم اللہ سویٹس، ٹریڈ سنٹر چوک یتیم خانہ لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول مجتبیٰ کہیے، محمدؐ مصطفیٰ کہیے
اللہ نے انہیں معراج منیر کہا پھر اس کے بعد کیا کہیے

جبین و رخ محمدؐ کے تجلّی ہی تجلّی ہیں
کسے شمس الضحیٰ کہیے، کسے بدر الدجیٰ کہیے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش بن جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِّ علیٰ کہیے

مرے سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستا کہیے

محمدؐ کی نبوت دائرہ ہے جلوۂ حق کا
اسی کو ابتدا کہیے اسی کو انتہا کہیے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہر چشمۂ آب بکا کہیے

(ماہر القادریؒ)

ہدیہ عقیدت منجانب:

آمنہ عبداللہ ہسپتال فاخر شاہ، کالونی روڈ، دیپال پور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

WWW.KitaboSunnat.com

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ، قدم لرزیدہ لرزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ، زباں لغزیدہ لغزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

غلامانِ محمدؐ اس طرح آئیں گے محشر میں
سرِ شوریدہ شوریدہ دلِ گرویدہ گرویدہ

وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فرقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

(اقبال عظیم آبادی)

ہدیہ عقیدت منجانب:
ڈاکٹر طارق محمود، راجپوت ہومیو پیتھک کلینک، لاری اڈا، پالپور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

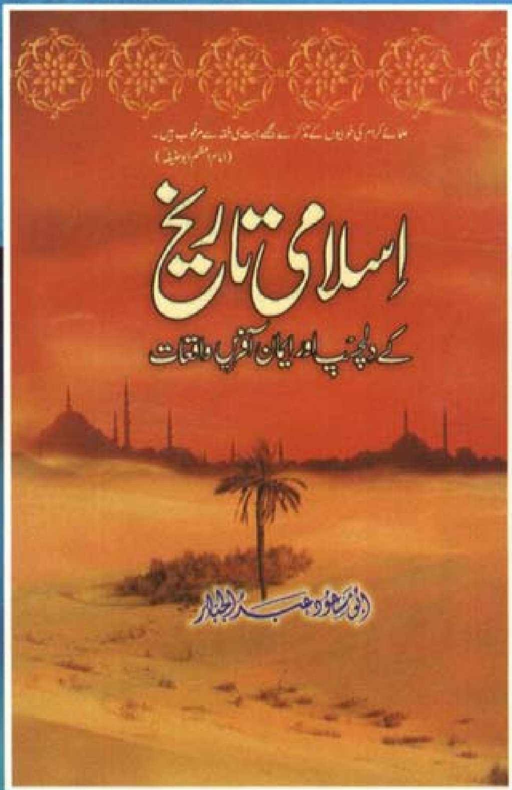

الھادی
للنشر والتوزیع
پبلشرز، بک سیلرز، پرنٹرز، ڈسٹری بیوٹرز
۳۸- غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔
فون: 042 37361473 موبائل: 0300-6609226
ای میل: alhaadi38@gmail.com

Designed by: Naveed Ahmad 0321-8401998

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ